کلام نبوی کی کرنیں
مولانا محمود الرشید حدوٹی
مصنف۔ صحافی۔ دینی سکالر۔ داعی الی اللہ۔
مکتبہ آب حیات مدینہ ٹاور مسلم ٹاؤن لاہور۔ Cell:-0321-9458876

بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِیثًا فَبَلَّغَہُ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَحْفَظُ مِنْ سَامِعٍ(ابن ماجہ)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی، پھر اسے پہنچا دیا، پس بہت سے وہ لوگ جنہیں حدیث پہنچائی گئی ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں۔

کلام نبوی ﷺ کی کرنیں

مصنف

مولانا محمود الرشید حدوٹی

ناشر

ادارہ آب حیات

جامعہ رشیدیہ، غوث گارڈن فیز ۲ جی ٹی روڈ مناواں لاہور

۰۳۰۰۹۴۵۸۸۷۶

ضابطہ

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کلام نبوی ﷺ کی کرنیں
مصنف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا محمود الرشید حدوٹی
طابع۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عبد اللہ پریس لاہور
اشاعت اوّل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپریل، مئی ۲۰۱۳
تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ساڑھے سات سو
کمپوزنگ و سرورق۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔محمد نواز اللہ عباسی
ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مکتبہ آب حیات، مدینہ ٹاور، مسلم ٹاؤن لاہور
قیمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۲۰۰ روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ آب حیات مدینہ ٹاور، مسلم ٹاؤن لاہور
جامعہ رشیدیہ، غوث گارڈن فیز ۲، جی ٹی روڈ مناواں لاہور
جامعہ دارالقرآن جامع مسجد فریدیہ اپر علیوٹ، مری

انتساب

آقائے نامدار، تاجدار مدینہ، مراد المشتاقین، راحۃُ للعاشقین، گنبد خضریٰ کے مکین، نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم، عبد اللہ کے دُرّ یتیم، آمنہ کے لعل، خاتم المرسلین، تاجدار اختم نبوت،

اپنے آقا و مولا

حضرت محمد عربی ﷺ کے نام

جن کی نگاہ کیمیاء اثر نے

ذرّوں کو اٹھایا صحرا کر دیا

قطروں کو ملایا دریا کر دیا

جن کی نگاہ کرم نے

مردوں کو مسیحا کر دیا

فہرست مضامین

اپنی بات

بِسم اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيم وَبِه نستعين

الْحَمدُ للهِ، ونحمده وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمن سيئات أعمالنَا، من يهده اللّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ. وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّهُ شَهَادَةً تَكُونُ لِلنَّجَاةِ وَسِيلَةً، وَلِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ كَفِيلَةً، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، الَّذِي بَعثه وطرق الْإِيمَانِ قَدْ عَفَتْ آثَارُهَا، وَخَبَتْ أَنْوَارُهَا، وَوَهَنَتْ أَرْكَانهَا، وَجَهل مَكَانهَا، فشيد صلوَات الله وسلامه عَلَيْهِ من معالمها مَا عَفا، وشفى من الغليل فِي تَأْيِيدِ كَلِمَةِ التَّوْحِيدِ مَنْ كَانَ عَلَى شفى، وأوضح سَبِيل الهادية لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْلُكَهَا، وَأَظْهَرَ كُنُوزَ السَّعَادَةِ لِمَنْ قَصَدَ أَنْ يَمْلِكَهَا. أَمَّا بَعْدُ؛ فَإِنَّ التَّمَسُّكَ بِهَدْيِهِ لَا يَسْتَتِبُّ إِلَّا بِالِاقْتِفَاءِ لِمَا صَدَرَ مِنْ مِشْكَاتِهِ، وَالِاعْتِصَامُ بِحَبْلِ اللّهِ لَا يَتِمُّ إِلَّا بِبَيَانِ كَشْفِهِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلَيهِ وَعَلٰى آلِه وَأَصحَابِه.امابعد

رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ موافق جولائی ،اگست ۲۰۱۲ءکی بابرکت ساعات میں اللہ تعالیٰ نے "کلام نبوی ﷺ کی کرنیں" مرتب کرنے کی توفیق عطاء فرمائی ہے،اس مختصر سے مجموعہ میں وہ مختصر مختصر تمام باتیں آگئی ہیں،جن پر عمل پیرا ہو کر ایک مسلمان کو ایک گونا مسرت حاصل ہوتی ہے، اس کی زندگی میں برکات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ان باتوں پر عمل کرنے کی وجہ سے اپنی رحمت کی چادر پھیلا دیتے ہیں۔

ان ارشادات بابرکات میں ایک چاشنی ہے،ایک حلاوت ہے،روشنی کا سامان ہے، یہ آقائے نامدار،تاجدار مدینہ ،مراد المشتاقین ،راحۃٌ للعاشقین،سید الاولین والآخرین حضرت محمد ﷺ کے نورانی ارشادات ہیں،بلکہ یوں کہہ لیجیے کہ یہ ان مبارک عادات کا مجموعہ ہے جن کو سنت رسول ﷺ سے تعبیر کیا جاتا ہے،جس کے فضائل ،مناقب اور محاسن قرآن کریم اوراحادیث میں موجود ہیں۔

آپ ﷺ کے ارشادات کو وحی سے تعبیر کیا گیا ہے،اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى (٣) إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى (۴)(النجم)
آپ ﷺ اپنی خواہشات سے بات نہیں کرتے، آپ ﷺ وہی بات کہتے ہیں جو آپ ﷺ کی طرف وحی کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے احکامات کی پیروی کرنے کا ارشاد فرمایا:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (٧)(الحشر)
جو کچھ آپ ﷺ تمہیں دیں اسے لے لو اور جس چیز سے تمہیں روکیں اس سے رُک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، بے شک اللہ تعالیٰ کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ ایک آیت مبارکہ میں آپ ﷺ کی پیرو ی کرنے کو اس طرح قرار دیا گیا گویا کہ وہ اللہ ہی کی پیروی ہے، ایک آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا ذکر کیا اور اطاعت کرنے والوں کو کامیاب قرار دیا، ارشاد ہے

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا (٧١)(الاحزاب)
جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے تحقیق وہ بہت بڑا کامیاب ہے۔

ایک آیت مبارکہ میں اطاعت رسول کرنے والے کے لیے بڑے اعزازات کا ذکر کیا گیا ہے، ارشاد ہے

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا (٦٩) ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ عَلِيمًا (٧٠)(النساء)
جو شخص اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتا ہے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا، انبیاء، صدیقین، شہدا اور نیکو کاروں میں سے، یہ لوگ بہت اچھے رفیق ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا کافی ہے۔ اور سب کچھ واضح ہو جانے کے بعد جو شخص رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرتا ہے، اس کے لیے کس قدر سخت وعید ارشاد فرمائی وہ اس آیت میں ملاحظہ فرمائیں، ارشاد ہے

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (۱۱۵)(النساء)

جو شخص عظیم رسول ﷺ کی مخالفت کرتا ہے،اس کے بعد کہ اس کے لیے ہدایت کاراستہ واضح ہو چکا ہے،وہ مسلمانوں کے راستے کے علاوہ دوسرے لوگوں کی پیروی کرتا ہے، ہم اسے وہ کچھ کرنے دیں گے جو وہ کرتا ہے،اور ہم اسے جہنم میں ڈالیں گے جو بہت برا ٹھکانہ ہے۔

اسی طرح آیت میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کرنے والے کو ڈرایا گیا کہ ایسا کرنے سے وہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں رہے گا،اور اس کے لیے ذلت والا عذاب ہو گا۔اسی طرح قرآن میں یہ بات واضح بتائی گئی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا طلب گار ہے تو وہ آپ ﷺ کی کامل پیروی کرے،اللہ تعالیٰ اسے اپنا دوست اور محبوب بنا لیں گے۔

احادیث کے ذخائر میں بھی ایسے مبارک ارشادات موجود ہیں جن کو دیکھ اور پڑھ کر مسلمان کو اطمینان حاصل ہوتا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! بیشک میں نے چھوڑی ہے تمہارے درمیان ایسی چیز کہ اگر تم اسے پکڑے رہو گے تو کبھی راہ سے نہیں ہٹو گے (وہ چیز) اللہ کی کتاب، اور اس کے رسول ﷺ کی سنت ہے۔اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ خوش وخرم رکھے اس آدمی کو جس نے مجھ سے حدیث سنی پھر اسے محفوظ کیا یہاں تک کہ دوسرے کو پہنچا دیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان مبارک ارشادات کی روشنی میں دنیا اور آخرت دونوں جہاں کی بھلائی عطاء فرمائے اور سنت رسول ﷺ کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین

خادم اسلام محمود الرشید حدوٹی

مدینہ ہاؤس، مسلم ٹاؤن، لاہور ۱۰ اپریل ۲۰۱۳، بدھ

اللہ تعالیٰ کا ذکر

<*> نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دن اور رات میں یہ ذکر بہت زیادہ کیا کرو
الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ
تمام کامل تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اس کی گنتی کے بقدر جو کچھ اس نے پیدا کیا اور تمام کامل تعریفیں اللہ کے لیے اس کی مخلوق بھر کے بقدر، اور تمام کامل تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اس کی تعداد کے بقدر، اور تمام کامل تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو آسمانوں اور زمینوں بھر کے مطابق، اور تمام کامل تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو کچھ اس کی کتاب نے شمار کیا اس کی گنتی کے بقدر، اور تمام کامل تعریفیں اللہ ہی کے لیے جو کچھ اس کی کتاب بھر میں شمار کیا گیا ہے، اور تمام کامل تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں ہر چیز کی تعداد کے بقدر، اور تمام کامل تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں ہر چیز بھر کے مطابق۔ {مستدرک حاکم ج ۲ ص ۱۵۰، مسند احمد ج ۲ ص ۲۴۸)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ ذکر کرے گا اس کے لئے اولاد اسماعیلؑ میں ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کے دس گناہ معاف کئے جائیں گے، اس کے دس درجات بلند کئے جائیں گے، وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا، اگر شام کو اس نے یہ ذکر کیا تو صبح تک اس کے لئے ایسا ہی ہو گا، وہ ذکر یہ ہے
لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ {سنن ترمذی ا بوداود}

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تو ان کو کہے تو اللہ تعالیٰ تیرے گناہوں کو معاف کر دے اگر چہ تو بخشا ہوا ہی ہو، تُو یہ کلمات کہہ

لا إِلَهَ إلاَّ الله العَلِيُّ العَظِيمُ لا إِلهَ إلاَّ الله الحَكِيمُ الكَرِيمُ لا إِلهَ إلاَّ الله سُبْحانَ الله رَبِّ السَّمَواتِ السَّبْعِ ورَبِّ العَرْشِ العَظِيمِ الحَمْدُلِلَّهِ رَبِّ العالَمِينَ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ بلند اور عظمت والا ہے، کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو حکمت والا، بہت کرم کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک ذات ہے، جو سات آسمانوں کا رب ہے، عرش عظیم کا رب ہے، تمام کامل تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو جہانوں کا رب ہے۔ {مصنف ابن ابی شیبہ ج٦ ص ٨٢، سنن نسائی}

<*> حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے

أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ ، تُكْثِرُوا مِنْ قَوْلِ لاَ حَوْلَ ، وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللّهِ (مسندابن ابی شیبہ ۱۰۹/۱،مصنف ابن ابی شیبہ ۱۹۴/۷)

کیا میں تیری راہنمائی جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف نہ کروں، وہ خزانہ یہ کلمات ہیں۔ لا حول ولا قوة إلا بالله

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ألا أنَبِّئُكم بِخَيْرِ أعْمالِكمْ وأزْكاها عِنْدَ مَلِيكِكمْ وأرْفَعِها في دَرَجاتِكمْ وَخَيْرٍ لكمْ مِنْ إِنْفاقِ الذّهَبِ والوَرِقِ وخَيْرٍ لكمْ مِنْ أنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكمْ فَتَضْرِبُوا أعْناقَهُمْ ويَضْرِبوا أعْناقَكمْ قَالُوا : بَلٰى يَا رَسُول الله ، قالَ :ذِكْرُ الله

کیا میں تمہیں تمہارے بہترین اعمال، تمہارے مالک کے نزدیک پاکیزہ ترین، اور تمہارے درجات میں بلند ترین، اور تمہارے لئے سونے اور چاندی کو خرچ کرنے سے بہتر، اور تمہارے لئے اس سے بہتر جب تم اپنے دشمن سے مقابلہ کرو، پھر تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں۔ وہ چیز نہ بتاؤں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ {ترمذی، کنزالعمال ۴۶۶/۲۴}

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا جَلَسَ قَومٌ يَذكُرُونَ اللّٰهَ تَعَالى فَيَقُومُونَ حَتّٰى يُقَالَ لَهُم قُومُوا قَد غَفَرَ اللّٰهُ لَكُم ذُنُوبَكُم وَبُدِّلَت سَيِّئَاتِكُم حَسَنَات

لوگ جب اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں، پھر اُٹھنے کا ارادہ کرتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے اُٹھو، جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے ہیں، اور تمہاری بُرائیاں نیکیوں کے ساتھ بدل دی گئی ہیں۔ (الجامع الصغیر ج۳ ص۴۹۱)

<*> حضرت ابو امامہ الباہلیؓ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میرے پاس سے گزرے تو میرے ہونٹ ہل رہے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ابو امامہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہوں، اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے دن اور رات کے سب سے زیادہ بہتر ذکر کے بارے میں نہ بتاؤں وہ یہ ہے، تو کہہ

سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ اللَّهُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءَ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ،وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ،وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ،وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ،وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ،وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ،وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَدَدَ مَا خَلَقَ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِلْءَ مَا خَلَقَ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَدَدَ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِلْءَ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَدَدَ مَا خَلَقَ،وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِلْءَ مَا خَلَقَ،

وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَدَدَ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِلْءَ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ،وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ، قُلْهُنَّ يَا أَبَا أُمَامَةَ وَعَلِّمْهُنَّ عَقِبَكَ؛ فَإِنَّهُنَّ أَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِكَ اللَّيْلِ مَعَ النَّهَارِ، وَذِكْرِكَ النَّهَارَ مَعَ اللَّيْلِ(الدعوات الكبير)

اللہ تعالیٰ پاک ذات ہے جو کچھ اللہ نے پیدا کیا اس کی تعداد کے بقدر، اور اللہ پاک ہے اس کی مخلوق بھر کے مطابق، اللہ تعالیٰ پاک ذات ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اس کی تعداد کے مطابق، اور پاک ہے اللہ آسمان اور زمین بھر کے مطابق، اللہ پاک ہے جو کچھ اس کی کتاب نے شمار کیا اس کی تعداد کے مطابق، اللہ پاک ہے اس کی کتاب کے شمار بھر کے مطابق، اللہ پاک ہے ہر چیز کی گنتی کے مطابق، اور تمام کامل تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اس کی مخلوق کی تعداد کے بقدر، تمام کامل تعریفیں اللہ ہی کے لیے آسمان اور زمین بھر کے مطابق، اور تمام کامل تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اس کی کتاب نے جو کچھ شمار کیا ہے اس کی تعداد کے بقدر، اور تمام کامل تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں ہر چیز کی گنتی کے مطابق، اور تمام کامل تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ہر چیز کی تعداد کے مطابق، اور اللہ بڑا ہے اس کی تعداد کے بقدر جو کچھ اس نے پیدا کیا، اور اللہ بڑا ہے اس کی مخلوق بھر کے مطابق، اور اللہ بڑا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اس کی گنتی کے مطابق، اور اللہ بڑا ہے جو کچھ اس کی کتاب نے شمار کیا ہے۔

<*> حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ کیا میں تجھے ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تو اسے کہے تو دن اور رات کی گردش بھی اسے نہ پہنچ سکے، میں نے عرض کیا: جی ہاں! ارشاد فرمائیں، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو کہہ

اَلحَمدُ لله عَدَدَ مَا أَحصیٰ كِتَابَه،

تمام کامل تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو اس کی کتاب نے شمار کی ہیں،

وَالحَمدُ للّٰه عَدَدَ مَا فِي كِتَابِه،

تمام کامل تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اس تعداد کے مطابق جو اس کی کتاب میں ہیں،

وَالحَمدُ للّٰه عَدَدَ مَا أَحصىٰ خَلقُه،

تمام کامل تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اس تعداد کے بقدر جو اس کی مخلوق نے شمار کی ہیں،

وَالحَمدُ للّٰه مِلءُ مَا فِي خَلقِه،

اور تمام کامل تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اس کی مخلوق کی تعداد کے بقدر،

وَالحَمدُ للّٰه مِلءُ سَمٰواتِه وَأَرضِه،

اور تمام کامل تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اس کے آسمان اور اس کی زمین کی بقدر،

وَالحَمدُ للّٰه عَدَدَ كُلِّ شَيء،

اور تمام کامل تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ہر چیز کی تعداد کے بقدر،

وَالحَمدُ للّٰه عَلىٰ كُلِّ شَيء وَتُسَبِّحُ مِثلُ ذٰلِكَ، وَتُكَبِّرُ مِثلُ ذٰلِكَ)

اور تمام کامل تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ہر چیز پر، اسی طرح سبحان اللہ کہے، اسی طرح اللہ اکبر کہے۔{الطبرانی واحمد، صحیح الترغیب)

<*> حضرت جویریہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے نکلے، پھر آپ ﷺ چاشت کے بعد واپس تشریف لائے، آپؐ اُسی حالت پر بیٹھی ہوئی تھیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ تو اُسی حالت پر بیٹھی ہوئی ہے جس پر میں تجھے چھوڑ کر گیا تھا، انہوں نے کہا کہ جی ہاں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ کہ میں نے تیرے بعد چار کلمات تین بار کہے تھے اگر اُن کا وزن کیا جائے اُن کلمات کے ساتھ جو تو نے آج کے دن کہے تو یہ ان کے برابر ہو جائیں، وہ کلمات یہ ہیں،

سُبحانَ اللّٰهِ وبِحمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِماتِهِ

اللہ تعالیٰ کی پاکی اور اس کی تعریف اس کی مخلوق کی تعداد کے بقدر، اور ایسی پاکی جس سے وہ ذات راضی ہو جائے، اور ایسی تعریف جو اس کے عرش کے وزن کے بقدر ہو، اور ایسی پاکی اور ایسی تعریف جو اس کے کلمات کی سیاہی کے بقدر ہو۔ { سنن ابی داود، صحیح مسلم)

<*> مسلم شریف کی روایت میں ہے

سُبحَانَ اللہ عَدَدَ خَلقِہ، سُبحَانَ اللہ رِضَا نَفسِہ، سُبحَانَ اللہ زِنَةَ عَرشِہ، سُبحَانَ اللہ مِدَادَ کَلِمَاتِہ

اللہ تعالیٰ کی پاکی اس کی مخلوق کی تعداد کے بقدر، اللہ تعالیٰ کی پاکی جس سے وہ راضی ہو جا ئے، اللہ تعالیٰ کی پاکی اس کے عرش کے وزن کے بقدر، اللہ تعالیٰ کی پاکی اس کے کلمات کی سیاہی کے بقدر (صحیح الترغیب)

<*> نسائی شریف کی روایت میں یوں ہے

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہِ، لَا إِلَہَ إِلَّا اللَّہُ، وَاللَّہُ أَكْبَرُ، عَدَدَ خَلقِہ،وَ رِضَا نَفسِہ،وَ زِنَةَ عَرشِہ،وَ مِدَادَ کَلِمَاتِہ

اللہ تعالیٰ کی پاکی اوراس کی تعریف، اور کوئی معبود نہیں مگر اللہ، اوراللہ بہت بڑا ہے، اس کی مخلوق کی تعداد کے بقدر، اوروہ جس سے وہ راضی ہو جائے، اوراس کے عرش کے وزن کے بقدر، اور اس کے کلمات کے سیاہی کی بقدر۔ (صحیح الترغیب)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قَالَ رَجُلٌ: الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، فَأَعْظَمَهَا الْمَلَكُ أَنْ يَكْتُبَهَا، وَرَاجَعَ فِيهَا رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَقِيلَ لَهُ: اكْتُبْهَا كَمَا قَالَ عَبْدِي كَثِيرً

ایک آدمی نے کہا:الحمدللّٰہ کثیراً توفرشتے نے اس کو بڑاجاناکہ اسے لکھے،اس سلسلے میں فرشتے نے اللہ تعالیٰ سے رابطہ کیا تواللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:اسے میرے بندے کے لئے لکھ لو،میری رحمت بہت زیادہ ہے۔(معجم الاوسط ۲/۳۰۷)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی نے اپنے ہاتھ کی پانچ انگلیوں کی گرہوں پر یہ کلمات

لَا إِلَہَ إِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ أَكْبَرُ، لَا إِلَہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِيكَ لَہُ، لَا إِلَہَ إِلَّا اللّٰہُ، لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ، لَا إِلَہَ إِلَّا اللّٰہُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ

کہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اِن کلمات کو دن کو کہے یا رات میں کہے یا مہینے میں کہے پھر وہ اسی دن مر جائے یا اسی رات میں مر جائے یا اسی مہینے میں مر جائے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔(السنن الکبریٰ)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، مِائَتَيْ مَرَّةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ، لَمْ يَسْبِقْهُ أَحَدٌ كَانَ قَبْلَهُ، وَلَا يُدْرِكُهُ أَحَدٌ بَعْدَهُ، إِلَّا بِأَفْضَلَ مِنْ عَمَلِهِ(مسنداحمد)

جس آدمی نے ہر روز دو سو بار یہ کلمات (لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ،)کہے تو کوئی شخص اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا جو اس سے پہلے تھا اور نہ اسے پہنچ سکتا ہے اس کے بعد والا، ہاں مگر وہ شخص جس نے اس سے بہتر عمل کیا۔

<*> آپ ﷺ نے صحابیات میں سے ایک کو فرمایا: کہ تو دس بار اللہ اکبر کہہ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ میرے لئے ہے اور تو سبحان اللہ دس بار کہہ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا یہ میرے لئے ہے اور تو کہہ اَللّٰھمَّ اغفِرلی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے ایسا کر دیا ہے، پھر تم دس بار بھی کہو گی تو وہ فرمائے گا کہ میں نے ایسا کر دیا ہے۔{طبرانی، صحیح الترغیب)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح اور شام سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمدِہ سو بار کہے تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے بہتر عمل نہیں لائے گا سوائے اس شخص کے جس نے اس کی طرح کہا یا اس سے زیادہ کہا{مسلم وترمذي، صحیح الترغیب)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دلانے والی نہیں ہے، صحابہؓ نے عرض کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ وہ اپنی تلوار مار کر کاٹ ہی ڈالے پھر بھی نہیں۔(ابن ابی الدنیا)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جس شخص کورات خوف زدہ کردے کہ وہ مشقت میں پڑ جائے، یامال خرچ کرنے سے اس لئے بخل کرے کہ وہ خرچ ہو جائے گا، یادشمن کے سامنے اس لئے بزدلی کرے کہ وہ اسے مارڈالے گا،تواسے چاہیے کہ وہ کثرت سے سُبحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمدِہ پڑھاکرے، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سُونے کا پہاڑاللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔{طبراني، صحیح الترغیب)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:سوبارلا الٰہ اِلّا اللّٰہ پڑھاکرو، یہ عمل کوئی گناہ نہیں چھوڑتااوراس سے کوئی عمل آگے نہیں بڑھتا۔(ابن أبي الدنیا، صحیح الترغیب)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے بندوں میں بہتر وہ ہو گاجو بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والاہو گا۔{احمد وطبراني)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:اللہ تعالیٰ نے کلام میں سے چار کاانتخاب کیاہے

سُبحَانَ اللهِ وَالحَمدُ لله وَلَا إله إِلَّا الله وَالله أَكبَر

جو شخص سبحان اللہ کہے گا اُس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں،اُس کی بیس خطائیں مٹادی جاتی ہیں،اور جس نے کہا:اللہ اکبر اس کے لئے بھی اسی طرح ہے،اور جس نے لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ کہااس کے لئے بھی اسی طرح ہے،اور جس نے کہاالحمدللہ ربِّ العَالَمِینَ اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں،اور تیس گناہ مٹادیئے جاتے ہیں۔{مسند أحمد)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:دوزخ کے بجائے جنّت لے لو۔کہو:سُبحَانَ اللّٰهِ وَلَااِلٰہَ اِلّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکبَر یہ کلمات قیامت کے دن سامنے سے، پیچھے سے بچاتے ہوئے آئیں گے اور یہ کلمات باقی رہنے والے نیک اعمال ہیں۔{نسائی والحاکم)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:زمین پر جو کوئی یہ کہے

لَا إِله إِلَّا الله وَ الله أَكبَرُ وَ لَا حَولَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِالله

تواس کی خطائیں مٹادی جائیں گی،اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہی ہوں۔ {ترمذي)

<*> آپ نے ارشاد فرمایا:
مَا مِنْ سَاعَةٍ تَمُرُّ بِابْنِ آدَمَ لَمْ يَكُنْ ذَكَرَ اللَّهَ فِيهَا بِخَيْرٍ إِلَّا خَسَرَ عِنْدَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
ابن آدم نے جس گزرتی گھڑی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا ہو گا، اس پر وہ قیامت کے دن افسوس کرے گا۔(المعجم الاوسط للطبرانی ج۸ص۱۷۵، شعب الایمان ج۲ص۵۴)

حضرت اُم ھانیؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں بوڑھی اور کمزور ہو گئی ہوں، مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو میں بیٹھ کر کروں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو سوبار سبحان اللہ کہہ لیا کر، یہ سوبار سُبحَانَ الله کہنا تیرے لئے سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہے جو تو اولاد اسماعیلؑ سے آزاد کرے، اور سوبار اَلحَمدُلله کہہ لیا کر یہ ایک سو زین کسے ہوئے، لگام لگے ہوئے گھوڑے جن پر تو اللہ کی راہ میں سوار ہو، ان کے برابر ہے۔ اور تو سوبار اللہ اکبر کہہ لیا کر پس یہ قلادہ بندھے ہوئے سو اونٹوں کے برابر ہے۔ اور سوبار لَااِلٰہَ اِلَّاالله کہہ لیا کر یہ جو کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہے اسے بھر دیں گے، اور کوئی عمل اس دن کسی شخص کا اس سے بہتر بلند نہیں ہو گا مگر یہ کہ جو اس سے بہتر لائے جو تو لائی ہے۔(احمد)

آپ ﷺ نے ایک صحابیؓ کو فرمایا: جب تو کہے سُبحَانَ اللهِ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تُو نے سچ کہا، اور جب تُو کہے اَلحَمدُلله تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں تُو نے سچ کہا، اور جب تو کہے لَااِلٰہَ اِلَّاالله تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تُو نے سچ کہا، اور جب تو کہے اللہ اَکبَر تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو نے سچ کہا، جب تو کہے اَللّٰھمَّ اغفِرلِی تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا، تو کہے اَللّٰھمَّ ارحَمنِی تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میں نے ایسا ہی کیا، اور تو کہے کہ اللّٰھمَّ ارزُقنِی تو اللہ فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا۔ {ابن اَبي الدنیا و بیھقي صحیح الترغیب)

☆☆☆

پنجگانہ نماز کے بعد کے اذکار

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ {السنن الکبری للنسائی،الدعاللطبرانی ۲۱۴/۱)

جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی وہ مرتے ہی جنت میں داخل ہوگا۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ، ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَة

جس نے نماز فجر جماعت کے ساتھ ادا کی، پھر وہ بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے، پھر اس نے دو رکعت نماز ادا کی، اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ہے۔ (شرح السنہ للبغوی جلد ۳ ص ۲۲۱)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَبَّحَ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَقَالَ: تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

جس نے ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر، کہا یہ ۹۹ ہوئے اور لا الہ الا اللہ وحدہ الخ یہ مکمل سو ہوئے یہ کہا تو اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ (مسلم)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلَى إِثْرِ المَغْرِبِ بَعَثَ اللَّهُ لَهُ

مَسْلَحَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوجِبَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُوبِقَاتٍ، وَكَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ مُؤْمِنَاتٍ { الترمذي، صحيح الترغيب)

جس شخص نے لاالہ الااللہ وحدہ الخ کو مغرب کی نماز کے بعد دس بار پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے مسلح محافظ مقرر کرتے ہیں جو شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں، یہاں تک کہ صبح ہو جائے، اور اس کے لئے جنت کو واجب کرنے والی دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں، اور ہلاک کرنے والی دس خطائیں مٹا دیتے ہیں، دس مومن غلام آزاد کرنے کے برابر اس کے لئے ثواب ہوتا ہے۔

بازار میں داخل ہونے کی دعا

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہو تو یہ کہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ

لا الہ الا اللہ وحدہ الخ تو اس کے لئے ہزار ہزار نیکی لکھی جاتی ہے، اور اس سے ہزار ہزار برائی مٹائی جاتی ہے، اور اس کے لئے ہزار ہزار درجہ بلند کیا جاتا ہے اور اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) اور سنن ابن ماجہ میں انہی الفاظ کے بعد یہ الفاظ ہیں ،وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے۔

جو شخص رات کو بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو بیدار ہو اور پھر یہ کہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا

قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، ثُمَّ دَعَا: رَبِّ اغْفِرْ لِي " قَالَ الْوَلِيدُ: أَوْ قَالَ: «دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ، فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ الخ پھر یوں کہے اللھم اغفرلی یادعامانگے تواس کی دعا قبول کی جائے گی، پھر اگر اس نے وضوء کیا پھر نمازادا کی تواس کی نماز قبول کی جائے گی۔(بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی صحیح الترغیب)

صبح اور شام کے اذکار

صبح اور شام کے اذکار، اوراد ووظائف کا بہتر اور افضل وقت فجر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج کے طلوع تک ہے، اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کے وقت اور شام کے وقت تین بار قل ھواللّٰہ احد،قل اعوذبرب الفلق اورقل اعوذبرب النَّاس پڑھ لیاکر، یہ تجھے ہر چیز سے کفایت کریں گی۔{ابو داود، صحیح الترغیب)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیّدُالاستغفار یہ ہے کہ بندہ یوں کہے

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لاَ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ " قَالَ: «وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ {بخاري وترمذي)

اے میرے اللہ !تومیرا رب ہے، توہی معبود ہے، تونے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر ہوں جس قدر استطاعت رکھتاہوں ،جوکچھ میں نے کیااس کے شر سے میں تیری پناہ چاہتاہوں، میں اپنے اوپر ہونے والی تیری نعمتوں

کا اقرار کرتا ہوں ،میں تیرے سامنے اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں ،پس تو مجھے معاف کردے، تیرے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں ہے۔

جو شخص دن کے وقت اسے یقین کے ساتھ کہے پھر وہ اسی دن شام سے پہلے فوت ہو جائے تو جنّت والوں میں سے ہو گا،اور جو اسے رات کے وقت یقین کے ساتھ کہے اور اسی رات کو صبح سے پہلے فوت ہو جائے تو جنّت والوں میں سے ہو گا۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:جو شخص ہر دن کی صبح اور ہر رات کی شام کو یہ کلمات پڑھے تو اُسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی،وہ کلمات یہ ہیں۔

بِسمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسمِه شَيء فِي الأَرضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ العَلِيمُ {ابو داؤد و ترمذي)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:جو شخص شام کو یہ کلمات تین بار کہے اسے اِس رات میں کوئی زہریلی چیز نقصان نہیں دے سکتی۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَاتِ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ {ترمذي وابن حبان)

آپ ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ سے فرمایا:میں تجھے وصیّت کرتا ہوں کہ جب تو صبح اور شام کرے تو یہ کہا کر

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحمَتِكَ أَستَغِيثُ أَصلِح لِي شَأنِي كُلَّه وَلَا تَكِلنِي إِلى نَفسِي طَرفَةَ عَين{ النسائي والحاكم ، صحيح الترغيب)

<*> حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ صبح اور شام کو یہ کلمات پڑھا کرتے تھے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي ، وَقَالَ عُثْمَانُ: عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي { أبو داود)

اے میرے اللہ !بے شک میں آپ سے دنیااورآخرت میں عافیت کاسوال کرتاہوں ، اے میرے اللہ !میں آپ سے اپنے دین ، اپنی دنیا ،اپنے گھراوراپنے مال میں معافی اورعافیت کاسوال کرتاہوں ،اے میرے اللہ !میرے عیبوں کوچھپادے ،میرے خوف کوامن سے بدل دے ،اے میرے اللہ !میری حفاظت فرما،میرے سامنے سے ،میرے پیچھے سے ،میرے دائیں سے ،میرے بائیں سے ،میرے اوپر سے ،اور میں آپ کی عظمت کی بدولت اس بات سے پناہ چاہتاہوں کہ اپنے نیچے سے اچک لیاجاؤں۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے سُبحَانَ اللہِ سوبار کہاتو یہ اس کے لئے سواونٹوں سے بہتر ہے،اور جس نے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے سوبار اَلحَمدُ للہِ کہاتو یہ اس کے لئے فی سبیل اللہ لادے گئے سوگھوڑوں سے بہتر ہے،اور جس نے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے سوبار اَللہُ اَکبَرَ کہاتو یہ اس کے لئے سوغلام آزاد کرنے سے بہتر ہے، اور جس نے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے سوبار
لَااِلٰہَ اِلَّااللہُ وَحدَہُ لَاشَرِیکَ لَہُ لَہُ المُلک وَلَہُ الحمدُوَھوَعَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِیرُ
کہاتو یہ قیامت کے روزاس طرح آئے گا کہ اس سے بہتر عمل کسی کانہیں ہوگا سوائے اس شخص کے جس نے اس کی طرح کہایااس سے زیادہ کہا۔{نسائی، صحیح الترغیب)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح اور شام کے وقت سبحان اللہ وبحمدہ سوبار کہاتو قیامت کے دن کوئی بھی اس سے بہتر عمل لے کر نہیں آئے گا،سوائے اس شخص کے جس نے اس جیسا کہایااس سے زیادہ کہا۔{مسلم، صحیح الترغیب)

<*> آپ ﷺ نے ارشادفرمایا:دوکلمات زبان پر ہلکے پھلکے ،میزان میں بھاری اوررحمٰن کوبہت پیارے ہیں،وہ کلمات یہ ہیں۔
سُبحَانَ اللہ وَ بِحَمدِہِ سُبحَانَ اللہ العَظِیمِ { متفق علیه)

صلوٰۃ وسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

<*> حضرت ابو طلحہ انصاریؓ فرماتے ہیں کہ

أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا طَيِّبَ النَّفْسِ يُرَى فِي وَجْهِهِ الْبِشْرُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَصْبَحْتَ الْيَوْمَ طَيِّبَ النَّفْسِ، يُرَى فِي وَجْهِكَ الْبِشْرُ، قَالَ: " أَجَلْ، أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ مِنْ أُمَّتِكَ صَلَاةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَهَا (احمد)

ایک صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش تھے، خوشی کے آثار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر نمایاں تھے، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ! آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہیں کہ چہرے سے بھی خوشی کے آثار دکھائی دے رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آنے والا آیا، پس اس نے کہا: جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے صلوٰۃ وسلام پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اوراس کی دس برائیاں مٹادیتے ہیں، اس کے دس درجات بلند کر دیتے ہیں، اوراس کے لیے اسی جیسے الفاظ لوٹاتے ہیں۔

<*> معجم کبیر طبرانی میں حضرت طلحہ انصاریؓ کی یہ روایت دوسرے الفاظ کے ساتھ یوں آئی ہے فرماتے ہیں

دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَارِيرُ وَجْهِهِ تَبْرُقُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا رَأَيْتُكَ أَطْيَبَ نَفْسًا وَلَا أَظْهَرَ بِشْرًا مِنْكَ فِي يَوْمِكَ هَذَا، فَقَالَ: " وَمَا لِي لَا تَطِيبُ نَفْسِي وَلَا يَظْهَرُ بِشْرِي وَإِنَّمَا فَارَقَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ السَّاعَةَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ مِنْ أُمَّتِكَ صَلَاةً كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا عَشَرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشَرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ بِهَا عَشَرَ دَرَجَاتٍ وَقَالَ: لَهُ الْمَلَكُ مِثْلَ مَا قَالَ: لَكَ قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ وَمَا ذَاكَ الْمَلَكُ

قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ بِكَ مَلَكًا مِنْ لَدُنِ خَلْقِكَ إِلَى أَنْ يَبْعَثَكَ لَا يُصَلِّ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا قَالَ: وَأَنْتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ

میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا درانحالیکہ آپ ﷺ کے چہرے کے خطوط چمک رہے تھے، پس میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! آج کے دن جس قدر میں نے آپ ﷺ کو خوش وخرم دیکھا ہے کبھی نہیں دیکھا، آپ ﷺ نے فرمایا: میں کیوں خوش نہ ہوں اور میری خوشی کیوں ظاہر نہ ہو مجھ سے جبریل اسی گھڑی میں جدا ہوئے ہیں اور فرمارہے تھے، یا محمد! آپ کی امت میں سے جو آپ ﷺ پر درود و سلام پیش کرے ،اللہ اس کے لیے اس کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اس کے دس گناہ معاف کردیتے ہیں ،اس کے دس درجات بلند کردیتے ہیں ۔اور ایک فرشتہ اسے کہتا ہے جیسا تو نے کہا تیرے لیے بھی ایسے ہی ہو۔میں نے کہا: اے جبریل! وہ فرشتہ کیا ہے ؟جبریل نے کہا کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو پیدا کیا ہے تب سے لے کر دوبارہ اٹھائے جانے تک ایک فرشتہ آپ ﷺ کے لیے مقرر کیا ہے، جس کی ڈیوٹی یہ ہے کہ جو بھی آپ ﷺ کی امت میں سے آپ ﷺ پر درود و سلام پیش کرے گا یہ فرشتہ اسے کہے گا کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل کرے۔(معجم کبیر ج۵ ص۱۰۰)

<*> حضرت طلحہ انصاری فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا ہم نے اس سلسلے میں آپ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّهُ أَتَانِي مَلَكٌ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ: أَمَا يُرْضِيكَ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ، إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا (مسنداحمدج۲۶ص۲۷۳)

میرے پاس ایک فرشتہ (جبریل) آیا اور کہنے لگا، اے محمد! بے شک آپ کا رب کہتا ہے کہ کیا آپ ﷺ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ ﷺ کی امت میں سے جو بھی آپ ﷺ پر سلام پیش کرے گا تو میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو آپ ﷺ پر سلام پیش کرے گا میں اس پر دس سلام پیش کروں گا۔

<*> طبرانی کی معجم الاوسط اور معجم الصغیر میں حضرت عمر فاروقؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حاجت کے لیے باہر نکلے تو انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ کسی کو نہیں پایا، جس سے انہیں ڈر لگا، چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں پانی لایا، آپ ﷺ کو میں نے سجدہ کی حالت میں دیکھا تو دور ہٹ کر پیچھے کھڑا ہو گیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو فرمانے لگے :اے عمر!تو جب مجھے سجدے میں دیکھ کر پیچھے ہٹا تو ٹھیک کیا تھا کیونکہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا

مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ مِنْ أُمَّتِكَ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ (معجم الاوسط ج٦ص ۳۵۳،معجم الصغیر ج۲ص۱۹۴)

آپ ﷺ کی امت میں سے کوئی ایک بار آپ ﷺ پر درود و سلام پیش کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے ،اس کے بدلے اس کے دس درجات بلند فرمائیں گے۔

<*> حضرت کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ پیش کروں ؟ایک دن نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ ہم آپ ﷺ پر سلام کس طرح پیش کریں، مگر آپ ﷺ پر صلوٰۃ کیسے پیش کریں؟ اس سوال پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:یوں کہو

اللهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ{بخاري و مسلم ، صحيح سنن ابن ماجة)

<*> سنن ابن ماجہ اور مسلم شریف کی روایت میں عَلٰی اَزوَاجِہٖ وَذُرِّیَتِہٖ کے الفاظ بھی آئے ہیں، اسی طرح ایک روایت میں علی عبدک ورسولک کا الفاظ بھی آئے ہیں۔

<*> القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب الشفیع میں علامہ محمد سخاویؒ نے ایک روایت بیان کی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَن صَلّٰی عَلَیَّ صَلاَۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللہ عَلَیہِ عَشراً وَمَن صَلّٰی عَلَیَّ عَشراً صَلَّی اللہ عَلَیہِ مِائَۃً وَّمَن صَلَّی عَلَیَّ مِائَۃً صَلَّی اللہ عَلَیہِ اَلفًا وَمَن صَلَّی عَلَیَّ اَلفًا زَاحَمَت کَتفُہُ کَتفِي عَلَی بَابِ الجَنَّۃِ(القول البدیع)

جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے ،جو مجھ پر دس باردرود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل کرے گا،جو مجھ پر سو باردرود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر ایک ہزار بار درود پڑھے گا اس کا کاندھا قیامت کے دن میرے کاندھے کے ساتھ جنت کے دروازے پر ٹکرائے گا۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ مَا صَلَّی عَلَيَّ، فَلْیُقِلَّ مِنْ ذَلِکَ أَوْ لِیُکْثِرْ) فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ ج۱ص۲۷)

جو بندہ مجھ پر درود پڑھے گا جس قدر پڑھے، فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں، یہ درود پڑھنے والے پر منحصر ہے چاہے تھوڑا پڑھے یا زیادہ۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: <*>

لَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِیدًا وَلَا تَجْعَلُوا بُیُوتَکُمْ قُبُورًا، وَصَلُّوا عَلَيَّ وَسَلِّمُوا حَیْثُمَا کُنْتُمْ فَسَیَبْلُغُنِي سَلَامُکُمْ وَصَلَاتُکُمْ(فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ ج۱ص۲۷)

میری قبر کو میلا گاہ نہ بناؤ اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور مجھ پر صلوۃ وسلام بھیجو جہاں کہیں تم ہو تمہارا صلوۃ وسلام مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔

<*> نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلَّہِ فِي الْأَرْضِ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِینَ یُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ

روئے زمین پر فرشتے سیّاحوں کی صورت میں گھومتے رہتے ہیں جو میرے امتی کا سلام لے کر مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؛ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تُعْرَضُ عَلَيْكَ صَلَاتُنَا وَقَدْ أَرِمْتَ؟ - يَقُولُونَ: قَدْ بَلِيتَ - قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ (احمد)

تمہارے دنوں میں بہترین دن جمعہ کا دن ہے، اس میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی میں ان کی روح قبض کی گئی، اسی میں صُور پھونکا جائے گا، اسی میں خوفناک آواز سے لوگ بے ہوش ہو جائیں گے ، پس تم مجھ پر صلوۃ وسلام زیادہ کرو، پس بے شک تمہارا درودو سلام مجھ پر پیش کیا جائے گا، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ کو ہمارا درودو سلام کیسے پہنچایا جائے گا، حالانکہ آپ ﷺ کو تو مٹی کھا چکی ہو گی، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے۔

<*> یزید رقّاشی سے روایت ہے

أَنَّ مَلَكًا مُوَكَّلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ يُبَلِّغُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ فُلَانًا مِنْ أُمَّتِكَ صَلَّى عَلَيْكَ(فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ ج اص۲۷)

اللہ تعالیٰ جمعہ کے دن ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو آپ ﷺ پر درودو سلام پڑھنے والوں کے صلوۃ وسلام آپ ﷺ تک پہنچاتا ہے اور کہتا ہے کہ یارسول اللہ !بے شک آپ ﷺ کی امت میں سے فلاں نے آپ ﷺ پر درودو سلام بھیجا ہے۔

<*> حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْبَخِيلَ الَّذِي إِذَا ذُكِرْتُ عِنْدَهُ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ (فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ)

بے شک بخیل وہ شخص ہے جب اس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ پڑھے

<*> حضرت سعید بن المسیبؓ فرماتے ہیں کہ

مَا مِنْ دَعْوَةٍ لَا يُصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَهَا إِلَّا كَانَتْ مُعَلَّقَةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ (فضل الصلوٰة علی النبیﷺ ج۱ص ۶۸)

جس دعا کے شروع میں نبی کریم ﷺ پر درود شریف نہ پڑھا جائے وہ آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی رہتی ہے۔

<*> حضرت علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں

إِذَا مَرَرْتُمْ بِالْمَسَاجِدِ فَصَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب تم مسجدوں کے قریب سے گزرو تو نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھا کرو۔

<*> منبہ بن وہب سے روایت ہے کہ

عَنْ مُنَبِّهِ بْنِ وَهْبٍ، أَنَّ كَعْبًا، دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرُوا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ كَعْبٌ: " مَا مِنْ فَجْرٍ يَطْلُعُ إِلَّا وَيُنَزَّلُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحُفُّوا بِالْقَبْرِ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوا وَهَبَطَ سَبْعُونَ أَلْفًا حَتَّى يَحُفُّوا بِالْقَبْرِ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ فَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبْعُونَ أَلْفًا بِاللَّيْلِ وَسَبْعُونَ أَلْفًا بِالنَّهَارِ

حضرت کعب حضرت عائشہ کے پاس گئے تو لوگوں نے نبی کریم ﷺ کا ذکر کرنا شروع کر دیا، پھر کعب نے کہا: جو فجر طلوع ہوتی ہے اس میں ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں جو نبی کریم ﷺ کی قبر کو گھیر لیتے ہیں، اپنے پر مارتے ہیں اور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھتے ہیں یہاں تک کہ شام ہو جاتی ہے، پھر وہ اوپر چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار مزید اترتے ہیں جو نبی کریم ﷺ کی قبر کو گھیر لیتے ہیں، وہ اپنے پر مارتے ہیں، پھر نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں، ستر ہزار رات کو اور ستر ہزار دن کو۔(فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ ج ۱ ص ۶۸، مؤلفہ قاضی ابو اسحاق بغدادی، مالکی،، محققہ البانی)

آیات اور سورتوں کے فضائل

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، وقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ(المعجم الاوسط ج1ص ٦٦)

قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے، اور قل یاایھاالکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ القِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ: يَا عَبْدِيَ ادْخُلْ عَلَى يَمِينِكَ الجَنَّةَ (رواه الترمذی)

جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے، اپنے دائیں کروٹ پر لیٹے، پھر ایک سو بار قل ھو اللہ احد پڑھے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے فرمائیں گے، اے میرے بندے! تو اپنی دائیں طرف سے جنت میں داخل ہو جا۔

<*> حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَنَزَلَ، فَمَشَى رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى جَانِبِهِ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ الْقُرْآنِ» ؟، قَالَ: فَتَلَا عَلَيْهِ: « {الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ}(صحیح ابن حبان ۵۱/۳)

<*> آپ ﷺ اپنے ایک سفر میں تھے کہ آپ ﷺ نے پڑاؤ کیا، آپ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص چلتا ہوا آپ ﷺ کی طرف آیا تو آپ ﷺ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا میں تجھے افضل قرآن کے بارے میں نہ بتاؤں؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے اس کے سامنے الحمدللہ رب العالمین (سورۃ الفاتحہ) تلاوت فرمائی۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حَتَّى يَخْتِمَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ، بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ (مسنداحمد ۳۷۶/۲۴)

جس نے قل ھواللہ احد دس بار پڑھ کر ختم کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت میں محل بنائیں گے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ البَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ {بخاري}

جس نے سورۃ البقرہ کی آخری دوآیتیں ایک رات میں پڑھیں تو یہ اس کو کفایت کریں گی۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ، لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ (سنن دارمی)

جس نے ایک رات میں دس آیتیں پڑھیں وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ لَيْلَةٍ، وَمَنْ قَرَأَ مِئَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ قَرَأَ أَرْبَعَمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْعَابِدِينَ، وَمَنْ قَرَأَ خَمْسَمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْحَافِظِينَ، وَمَنْ قَرَأَ سِتَّمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْخَاشِعِينَ، وَمَنْ قَرَأَ ثَمَانِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُخْبِتِينَ، وَمَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ أَصْبَحَ لَهُ قِنْطَارٌ، وَالْقِنْطَارُ أَلْفٌ وَمِئَتَا أُوقِيَّةٍ، الْأُوقِيَّةُ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ قَرَأَ أَلْفَيْ آيَةٍ كَانَ مِنَ الْمُوجِبِينَ (معجم کبیرج۸ص۱۸۰)

جس نے ایک سو آیات پڑھیں اس کے لیے ایک رات کی قنوت لکھ دی گئی، جس نے دوسو آیات پڑھیں وہ قانتین (اللہ کے لیے کمال انکساری وعاجزی کے ساتھ بندگی کا اظہار کرنے والے) میں لکھ دیا گیا، جس نے چار سو آیات پڑھیں وہ عبادت گزاروں میں شمار ہو گا، جس نے پانچ سو آیات پڑھیں وہ حافظین میں لکھ دیا گیا، جس نے چھ

سو آیات پڑھیں وہ خاشعین (اللہ سے ڈرنے والے) میں لکھ دیا گیا، جس نے آٹھ سو آیات پڑھیں وہ مخبتین (اظہار عجز وانکساری کرنے والے ،بے خوف، مطمئن،) میں لکھ دیا گیا، جس نے ایک ہزار آیت پڑھی اس کے لیے ایک قنطار ہو گیا، ایک قنطار ایک ہزار دوسو اوقیہ ہوتا ہے ،اور ایک اوقیہ زمین اور آسمان کے درمیان جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے اور جس نے دو ہزار آیات پڑھیں وہ موجبین میں سے ہو گیا۔

<*> آپ ﷺ نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی کو ارشاد فرمایا:

إِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ سُورَةً أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَا أَبْلَغَ مِنْ: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَدَعَهَا فِي صَلَاةٍ فَافْعَلْ

(اے عقبہ بن عامر) قُل اعوذ برب الفلق اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب اور بہت زیادہ بلیغ سورۃ ہے، اگر ہو سکے تو اسے نماز میں نہ چھوڑا کر، پس تو ایسا کر۔ (معجم الاوسط ٦/١٤٨)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَصْفَرَ الْبُيُوتِ بَيْتٌ لَيْسَ فِيهِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ، فَاقْرَءُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّكُمْ تُؤْجَرُونَ عَلَيْهِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ الم، وَلَكِنِّي أَقُولُ أَلِفٌ، وَلَامٌ، وَمِيمٌ (مستدرک حاکم ج١ص٧٥٥)

گھروں میں سب سے زیادہ خالی وہ گھر ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے کوئی چیز نہ ہو، پس قرآن پڑھا کرو، پس بے شک تمہیں اس پر ثواب دیا جائے گا، میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ اَلم ایک حرف ہے بلکہ میں کہتا ہوں الف لام اور میم۔ دوسری روایت میں آتا ہے کہ الف کی دس نیکیاں، لام کی دس نیکیاں اور میم کی دس نیکیاں ہیں۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ، وَارْتَقِ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا(سنن ابی داؤد)

حافظِ قرآن کو کہاجائے گا کہ قرآن پڑھتاجا، درجے چڑھتاجا، اور جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کے قرآن پڑھاکر تا تھا اسی طرح پڑھتاجا، پس بے شک تیری منزل آخری آیت کی تلاوت کے پاس ہے

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ(مسلم ، صحيح الترغيب)

کیا تمہیں معلوم ہے کہ آج کی رات ایسی آیات اتاری گئی ہیں، کہ ان جیسی کبھی بھی دیکھی نہیں گئیں، وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب النّاس ہیں۔

<*>حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ

ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهُ عَلَى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ، فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتَّى خَتَمَهَا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ضَرَبْتُ خِبَائِي عَلَى قَبْرٍ وَأَنَا لَا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ، فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ تَبَارَكَ الْمُلْكِ حَتَّى خَتَمَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هِيَ الْمَانِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ، تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ(سنن ترمذی)

ایک صحابی نے ایک قبر پر اپنا خیمہ نصب کر دیا، اسے معلوم نہیں تھا کہ یہ قبر ہے ، پس اچانک کیا سنتے ہیں کہ ایک انسان سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک کی تلاوت کر رہا ہے ، یہاں تک کہ اس نے یہ سورت مکمل کر لی، پھر یہ صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا، یارسول اللہ! میں نے اپنا خیمہ ایک قبر پر نصب کیا مجھے علم نہیں تھا کہ یہ قبر ہے، اس میں اچانک ایک انسان سورۃ الملک کی تلاوت کر رہا تھا یہاں تک کہ اس نے اسے مکمل کر لیا، اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ سورۃ عذاب قبر کو روکنے والی ہے ، یہ قبر کے عذاب سے نجات دلانے والی ہے۔

<*>حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

إِنَّ سُورَةً مِنَ القُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ المُلْكُ(ترمذی)

بے شک قرآن میں تیس آیات والی ایک سورت ہے جو آدمی کی سفارش کرتی ہے یہاں تک کہ اس کی بخشش کردی جاتی ہے۔

سوال سے گریز اور قناعت

<*> حضرت ابوذر غفاری ؓ سے روایت ہے کہ میرے دوست حضرت نبی اکرم ﷺ نے مجھے سات چیزوں کی وصیّت کی

أَمَرَنِي بِحُبِّ الْمَسَاكِينِ، وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونِي، وَلَا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقِي، وَأَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ الرَّحِمَ وَإِنْ أَدْبَرَتْ، وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَسْأَلَ أَحَدًا شَيْئًا، وَأَمَرَنِي أَنْ أَقُولَ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا، وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَأَمَرَنِي أَنْ أُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَإِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ (مسند أحمد)

مسکینوں کے ساتھ محبت رکھنے ،ان کے قریب ہونے ،اوراس شخص کی طرف دیکھنے کی جو مجھ سے کمتر ہو،اوراپنے سے اوپر والے کی طرف نہ دیکھنے کی ،اور یہ کہ میں صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ اعراض کرے،اور یہ کہ میں کسی سے بھی سوال نہ کروں ،اور مجھے حکم دیا کہ میں سچ کہوں اگرچہ سچ کڑواہو،اور مجھے حکم دیا کہ میں اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہ کروں ،اور یہ کہ میں لاحول ولا قوۃ الاباللہ زیادہ پڑھوں کیونکہ یہ عرش کے نیچے والے خزانوں میں سے ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثَلاثٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنْ كُنْتُ لَحَالِفًا عَلَيْهِنَّ لَا يَنْقُصُ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ فَتَصَدَّقُوا، وَلا يَعْفُو عَبْدٌ عَنْ مَظْلَمَةٍ يَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا وَلا يَفْتَحُ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ

اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تین چیزوں کی قسم کھاتا ہوں، صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا، پس تم صدقہ کرو، جو آدمی اللہ کی رضاجوئی کے لیے زیادتی کو معاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت کو زیادہ کریں گے، جو بندہ سوال کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔{مسند أحمد ج۳ص۲۰۸)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْتَلِي الْعَبْدَ بِمَا أَعْطَاهُ فَمَنْ رَضِيَ بِمَا آتَاهُ اللَّهُ بَارَكَ لَهُ وَوَسَّعَهُ، وَمَنْ لَمْ يَرْضَ لَمْ يُبَارِكْ فِيهِ وَلَمْ يَسَعْهُ (الآداب للبيهقى)

بے شک اللہ تعالیٰ نے بندے کو جو کچھ دیا ہے اس میں اُسے آزماتے ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہو تو اُسے اس میں برکت دی جاتی ہے اور اسے اس میں وسعت دی جاتی ہے، اگر وہ اس پر راضی نہیں ہوتا تو اُسے برکت نہیں دی جاتی، اور نہ ہی اُسے وسعت دی جاتی ہے۔(الآداب للبیہقیؒ ۱/ ۳۱۲)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَا أَبَا هُرَيْرَةَ كُنْ وَرِعًا، تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَكُنْ قَنِعًا، تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ، تَكُنْ مُسْلِمًا، وَأَقِلَّ الضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ

اے ابوہریرہ !پرہیز گار ہو جا تو تُو لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو جائے گا، قانع (جو کچھ ملے اُس پر راضی ہو جانا)ہو جا، تو تُو لوگوں میں سب سے زیادہ شکر گزار ہو جائے گا، جو کچھ اپنے لئے پسند کرے وہی کچھ لوگوں کے لئے بھی پسند کر تو تُو مومن ہو جائے گا، اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کر، تو تُو مسلمان ہو جائے گا، ہنسنا کم کر دے ، کیونکہ بہت زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔(ابن ماجہ)

تہجد کی نماز کی فضیلت

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأَبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَإِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى اللَّهِ، وَمَنْهَاةٌ عَنْ الإِثْمِ، وَتَكْفِيرٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الجَسَدِ

تہجد کی نماز تم پر لازم ہے، کیونکہ یہ تم سے پہلے والے نیک لوگوں کا طریقہ اور تہجد اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہونے کا ذریعہ ہے، گناہ سے بچنے کا ذریعہ، اور برائیوں کو مٹانے کا ذریعہ ہے اور جسمانی بیماریوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔{ترمذی)

<*>ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُهُ، فَإِنْ مَرِضَ قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ(مسنداحمد)

تم پر تہجد کی نماز لازم ہے، کیونکہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس نماز کو ترک نہیں کیا کرتے تھے، اگر بیمار ہوتے تو بیٹھ کر قرأت کرتے تھے۔

<*> حضرت ابو امامہ اور حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ۔

عَلَيْكُمْ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ وَلَوْ رَكْعَةً وَاحِدَةً

تم پر رات کی نماز لازم ہے اگرچہ ایک رکعت ہی کیوں نہ ہو۔ ایک رکعت کا ارشاد اس نماز کی اہمیت اور فضیلت بتانے کے لیے ہے۔(قیام اللیل محمد بن نصر المروزی ص۵۵)

<*>اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ

أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ وَرَغَّبَ فِيهَا حَتَّى قَالَ: عَلَيْكُمْ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ وَلَوْ رَكْعَةً وَاحِدَةً (قيام الليل)

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے رات کی نماز کا حکم دیا اور اس کی اس قدر ترغیب دی کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا تم پر تہجد کی نماز لازم ہے اگرچہ ایک رکعت ہی کیوں نہ ہو۔

<*> آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ يُخْفِيهَا عَنْ شِمَالِهِ، وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ أَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ(ترتيب الامالى الخميسيه للشجرى ج۱ص۲۸۴)

تین قسم کے آدمی اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں، ایک وہ آدمی جس نے رات کو قیام کیا، اللہ کی کتاب کی تلاوت کی ، ایک وہ آدمی جس نے اس طرح صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتا نہیں، اور ایک وہ آدمی ہے جو کسی میدان جہاد میں تھا اس کے ساتھیوں کو شکست ہو گئی مگر وہ دشمن کے سامنے ڈٹا رہا۔

<*> حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلاةُ اللَّيْلِ (شرح السنه للبغوی ج٤ص ٣٥)

اللہ کے مہینے رمضان المبارک کے بعد بہترین روزہ محرم کا ہے اور فرض نماز کے بعد بہترین نماز تہجد کی نماز ہے۔

<*> عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا ، قَالَ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ: لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَبَاتَ قَانِتًا وَالنَّاسُ نِيَامٌ (شعب الایمان ج۴ص ۴۶۸)

بے شک جنت میں ایک بالاخانہ ہے، جس کا بیرونی حصہ اس کے اندرونی حصے سے دیکھا جا سکتا ہے اور اس کا اندرونی حصہ اس کے بیرونی حصے سے دیکھا جا سکتا ہے، حضرت ابو مالک اشعری نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کن کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس شخص کے لیے ہے جو اچھی گفتگو کرتا ہے، جو کھانا کھلاتا ہے اور اللہ کی عبادت میں رات گزارتا ہے جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔

<*> حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا:

أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَفْرُوضَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ،(شعب الایمان)

فرض نماز کے بعد بہترین نماز رات کے درمیانی حصے کی نماز ہے۔

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
إِذَا بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَكْشِفُ الضُّرَّ أَكْشِفُ عَنْهُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَرْزِقُنِي أَرْزُقُهُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي أُعْطِيهِ (شعب الایمان)
جب رات کا ثلث باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں، کون ہے جو تکلیف کو دور کرانا چاہتا ہے؟ میں اس کی تکلیف کو دور کر دوں، کون ہے جو مجھ سے رزق طلب کرے میں اسے رزق دوں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اسے دوں؟

<*> حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مَنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ (شعب الایمان)
جو رات کی نماز کثرت سے پڑھتا ہے، اس کا چہرہ دن کو خوبصورت ہوتا ہے۔

<*> حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلَى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ
رات کی نماز کی فضیلت دن کی نماز پر اس طرح ہے جس طرح پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے کی فضیلت اعلانیہ صدقہ کرنے پر ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی ج۲ص۷۰۷)

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ (السنن الکبریٰ للبیہقی ج۲ص۲)
ہمارے پروردگار عزوجل ہر رات کو آسمان دنیا پر اترتے ہیں یہاں تک کہ اخیر ثلث رات باقی رہ جاتی ہے، پھر فرماتے ہیں، کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسے دوں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش مانگے تو میں اسے معاف کر دوں؟

<*> حضرت مسروق نے حضرت عائشہؓ سے ایک بار سوال کیا کہ
فَأَيُّ حِينٍ كَانَ يُصَلِّي؟ قَالَتْ: كَانَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى
آپ ﷺ کس وقت نماز پڑھا کرتے تھے؟ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا: جب آپ ﷺ مرغ کی اذان سنتے تو اٹھ جاتے، پھر نماز ادا کرتے تھے۔ (السنن الکبریٰ ج۳ ص۵)

<*> حضرت عمرو بن عبسہؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ ﷺ عکاظ میں قیام پذیر تھے، اس وقت میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا:
يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ مِنْ دَعْوَةٍ أَقْرَبُ مِنْ أُخْرَى أَوْ سَاعَةٍ نَبْغِي أَوْ نَبْتَغِي ذِكْرَهَا؟ قَالَ:نَعَمْ، إِنَّ أَقْرَبَ مَايَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِجَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ (السنن الكبرىٰ ج۳ص۲)
یارسول اللہ! کیا کوئی ایسی دعا ہے جو دوسری سے زیادہ قریب ہو؟ یا کوئی ایسی گھڑی ہے جسے ہم تلاش کریں؟ یا اس میں ذکر کو تلاش کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! بے شک سب سے زیادہ رب تعالیٰ بندے کے قریب رات کے آخری حصے کے درمیان میں ہوتے ہیں، اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو ایسا کر لے۔

<*> حضرت طاوٗس نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا کہ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: اللهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَ النَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، اللهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا

قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ (السنن الکبریٰ للبیہقی ج۳ ص۷)

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم جب رات کو اٹھتے تو تہجد کی نمازادا کرتے تھے ، پھر فرماتے ،اے میرے اللہ !تیرے لیے کامل تعریفیں ہیں ، تو آسمانوں ،زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے اس کانور ہے تیرے لیے کامل تعریفیں ہیں، تو آسمانوں، زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے اسے تھامنے والا ہے، تو آسمانوں، زمینوں اور جو کچھ ان میں اس کا بادشاہ ہے، تیرے لیے کامل تعریفیں ہیں، تو حق ہے، تیرا وعدہ سچا ہے، تیری بات سچی ہے، تیری ملاقات حق ہے ،جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے، محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم حق ہیں، تمام نبی حق ہیں ۔اے میرے اللہ ! میں تیرا تابعدار ہوں ، میں تجھ پر ایمان لایا، میں نے تجھ پر بھروسہ کیا، میں نے تیری طرف رجوع کیا، میں نے تیری وجہ سے لڑائی کی ، میں نے تجھے فیصل بنایا، پس مجھے معاف کر دے، جو میں نے اس سے پہلے کیا اور جو اس کے بعد کیا، جو میں نے چھپایا اور جو میں نے ظاہر کیا، تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

<*> حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ،رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ (مستدرک حاکم ج۱ ص۴۵۳)

اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھے اور تہجد کی نمازادا کرے اور اپنی بیوی کو جگائے، اگر وہ نہ جاگے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے، اللہ رحم فرمائے اس عورت پر جو رات کو اٹھے اور تہجد کی نمازادا کرے اور اپنے خاوند کو جگائے، اگر وہ نہ جاگے تو وہ اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔

<*> حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا الْعَبْدُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُهُمَا عَلَيْهِمْ

بندہ رات کے آخری حصہ کے درمیان میں جو دو رکعتیں ادا کرتا ہے وہ اس کے لیے دنیا اور اس کے اندر جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے، اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر ان دو رکعتوں کو فرض کر دیتا۔(الترغیب فی فضائل الاعمال ۱ / ۱۶۰)

<*> حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے مدینہ میں رسول کریم ﷺ سے ملاقات کی، اس ملاقات میں انہوں نے جو کلام سب سے پہلے آپ ﷺ کی زبان سے سنا وہ یہ تھا

أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ؛ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (قيام الليل محمدبن نصرمروزی)

اے لوگو! السلام علیکم کو عام کرو، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں اس وقت نماز ادا کرو (یعنی نماز تہجد) تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے

قرض کی ادائیگی

<*> حضرت علی المرتضیٰؓ کہتے ہیں کہ ایک مکاتب ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ آپ میری مدد فرمائیں، اس پر حضرت علیؓ نے اس مکاتب (وہ غلام جسے اپنا آقا یہ کہے کہ تو مجھے اتنا مال دے تو تُو آزاد ہے) کو یہ کہا کہ

أَلاَ أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صِيرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللَّهُ عَنْكَ، قَالَ: قُلْ: اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلاَلِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ (سنن ترمذی)

کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے نبی کریم ﷺ نے سکھائے تھے، اگر تجھ پر صیر پہاڑ جتنا بھی قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ اسے تجھ سے ادا کر دیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ کہہ: اے میرے اللہ! اپنے حلال کے ذریعے میری کفایت کر حرام سے بچا، اور اپنے فضل سے اپنے غیر سے مجھے بے نیاز کر دے۔

<*> آپ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو ارشاد فرمایا:

أَلَا أُعَلِّمُكَ دُعَاءً تَدْعُو بِهِ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ دَيْنًا لَأَدَّى اللَّهُ عَنْكَ؟ قُلْ يَا مُعَاذُ اللَّهُمَّ مَالِكُ الْمُلْكِ ، تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ ، وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ ، وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ، بِيَدِكَ الْخَيْرِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، رَحْمَانُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، تُعْطِي هُمَا مَنْ تَشَاءُ ، وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ ، ارْحَمْنِي رَحْمَةً تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ (معجم الصغير)

کیا میں تجھے وہ دعا نہ سکھاؤں کہ تو اس کے ذریعے دعا مانگے تو پہاڑ جتنا قرض بھی اگر تیر ے اوپر ہو گا تو اللہ تعالیٰ اسے تجھ سے ادا کر دے گا؟ اے معاذ! کہو

اے میرے اللہ! بادشاہوں کے بادشاہ، تو جسے چاہتا ہے بادشاہی دیتا ہے، جس سے چاہتا ہے بادشاہی کو چھین لیتا ہے، تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے، تیرے ہاتھ میں تمام بھلائیاں ہیں، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے، دنیا اور آخرت کا رحمان ہے، دنیا اور آخرت کا رحیم ہے، تو جسے چاہتا ہے اسے دنیا اور آخرت دونوں دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے دنیا اور آخرت دونوں روک لیتا ہے، میرے اوپر ایسی رحمت نازل فرما کہ اس کے ذریعے میں تیرے سوا کی مہربانی سے بے نیاز ہو جاؤں۔

غم اور دکھ کو دور کرنا

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک چیز کی خبر نہ دوں، جب تم میں کسی آدمی کو دنیا کے معاملات میں کوئی دکھ اور آزمائش پہنچے تو اس کے ساتھ دعا مانگے تو وہ دُور ہو جائے گی، وہ دعا حضرت یونسؑ کی ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، {ترمذی)

<*> آپ ﷺ دکھ، تکلیف اور تنگی کے وقت یہ کلمات ادا کیا کرتے تھے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ،وہ بلند اور عظمت والا ہے ،اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ، وہ حلم والا اور بہت زیادہ کرم کرنے والا ہے ،اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ،وہ عرش عظیم کا رب ہے ،اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ آسمانوں اور زمینوں اور عرش عظیم کا رب ہے۔(مسند احمد)

<*> حضرت اسماء بنت عمیس فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اپنے ان دو کانوں سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں

مَنْ أَصَابَهُ هَمٌّ أَوْ غَمٌّ أَوْ سَقَمٌ أَوْ شِدَّةٌ أَوْ أَذًى فَقَالَ: اللَّهُ رَبِّي لَا شَرِيكَ لَهُ كُشِفَ ذَلِكَ عَنْهُ (الدعاللطبرانی ص۳۱۳)

جس شخص کو کوئی غم یا کوئی بیماری یا کوئی سختی پہنچے تو وہ یوں کہے

اللَّهُ رَبِّي لَا شَرِيكَ لَهُ

تو وہ غم، بیماری اور سختی اس سے دور ہو جائے گی۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ: اللهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ (مسنداحمد)

پریشان حال آدمی کی دعا یہ ہے ،اے میرے اللہ! تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں ، مجھے آنکھ جھپکنے کی مہلت جتنا بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرے تمام کاموں کو درست کر دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

<*> حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ بِهِ هَمٌّ أَوْ غُمٌّ قَالَ: «يَا حَيُّ، يَا قَيُّومُ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ (مستدرک حاکم)

<*> آپ ﷺ کو جب کوئی غم یا پریشانی لاحق ہوتی تو آپ ﷺ یوں فرمایا کرتے تھے

يَا حَي يَا قَيُّوم بِرحمَتِكَ أَستَغِيثُ۔

نفلی روزے

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَفَّارَةُ سَنَتَيْنِ سَنَةٌ قَبْلَهَا، وَسَنَةٌ بَعْدَهَا (مسندابن الجعد)

عرفہ کا روزہ دو سالوں کا کفارہ ہے، ایک سال اس سے پہلے اور ایک سال اس کے بعد کا۔

<*> حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے عرفہ اور عاشورہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كَفَّارَةُ سَنَتَيْنِ. وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ. فَقَالَ: كَفَّارَةُ سَنَةٍ

عرفہ کا روزہ دو سالوں کا کفارہ ہے اور عاشورہ کا روزہ ایک سال کا کفارہ ہے۔ (مسند احمد)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صِيَامُ الْمَرْءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُبَاعِدُهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ تِسْعِينَ عَامًا (مسندالشاميين)

اللہ تعالیٰ کے راستے میں آدمی کا روزہ اُسے جہنم سے نوے سال کی مسافت دُور کر دیتا ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ : الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا : الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إلى ما شاء الله قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِلاَّ الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ طَعَامَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ : فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفُ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ {مسلم)

ابن آدم کا ہر عمل دُگنا کیا جاتا ہے، ایک نیکی کا اجر دس نیکیوں کے مثل بلکہ سات سو نیکیوں تک بڑھایا جاتا ہے، یہاں تک کہ جتنا اللہ تعالیٰ چاہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں مگر روزہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ ہوں، وہ اپنی خواہشات کو چھوڑتا ہے، اپنے کھانے کو چھوڑتا ہے میرے لئے، روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، ایک خوشی اس کی

افطار کے وقت اور ایک خوشی اس کی اپنے رب سے ملاقات کے وقت، اور روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے ہاں مُشک کی خوشبو سے زیادہ ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

السَّحُورُ كُلُّهُ بَرَكَةٌ ، فَلاَ تَدَعُوهُ وَلَوْ يَجْرَعُ أَحَدُكُمْ جُرْعَةَ مِنْ مَاءٍ ، فَإِنَّ اللهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ

سحری ساری کی ساری برکت ہے، اسے مت چھوڑو اگرچہ تم میں سے کوئی ایک گھونٹ پانی ہی پی لے، اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں، فرشتے سحری کھانے والوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔(مسند احمد، صحیح الترغیب والترھیب)

دعاء یعنی اللہ تعالیٰ سے مانگنا

<*> حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ {بخاري }

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! کیا تم پسند کرتے ہو کہ دعا میں کوشش کرو تو کہو

اللّٰهُمَّ أَعِنَّا عَلَى شُكرِكَ وَ ذِكرِكَ وَ حُسنِ عِبَادَتِكَ {مسند أحمد }

اے میرے اللہ! اپنے شکر کے لیے ہماری مدد فرما، اپنے ذکر اور اپنی اچھی عبادت کے لیے ہماری مدد فرما۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین بار اللہ تعالیٰ سے جنّت کا سوال کرے تو جنّت کہتی ہے

اللّٰهُمَّ أَدخِلهُ الجَنَّةَ

اے اللہ! اسے جنّت میں داخل فرما،

اور جو شخص تین بار اللہ تعالیٰ سے دوزخ کی پناہ مانگے تو دوزخ کہتی ہے

اللّٰهُمَّ أَجِرهُ مِنِّي {مسند أحمد وابن ماجة)

اے اللہ !اسے مجھ سے پناہ عطاء فرما۔

صحت اور عافیت

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالفَرَاغُ

دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں بہت سے لوگ نقصان پہنچائے گئے ہیں، ایک صحت اور دوسری فراغت ہے۔(بخاری، ترمذی)

خاموشی کی فضیلت

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَهُ، وَمَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ أَعْذَرَ إِلَى اللَّهِ قَبِلَ عُذْرَهُ {الترغيب فى فضائل الاعمال)

جس نے اپنے غصے کو قابو میں رکھا، اللہ تعالیٰ اپنے عذاب کو اس سے قابو میں رکھتے ہیں، جس نے اپنی زبان کو روکے رکھا اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے، جس نے اللہ تعالیٰ کی طرف معذرت کی اللہ تعالیٰ اس کے عُذر کو قبول فرمائیں گے۔

نمازِ چاشت کی فضیلت

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ، اكْفِنِي أَوَّلَ النَّهَارِ بِأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ، أَكْفِكَ بِهِنَّ آخِرَ يَوْمِكَ {مسندأحمد وأبو يعلى ، صحيح الترغيب)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں، اے ابن آدم ! تو مجھے دن کے ابتدائی حصہ میں چار رکعت سے کافی ہو جا، میں تجھے تیرے دن کے آخری حصہ میں ان کے ساتھ کفایت کروں گا۔

جہاد اور سرحدی حفاظت کی فضیلت

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عِنْدَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

ایک گھڑی اللہ تعالیٰ کے راستے میں کھڑا ہونا، حجر اسود کے پاس شبِ قدر کے قیام سے بہتر ہے۔{ابن حبان)

<*> حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا جہاد افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَنْ تُجَاهِدَ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ فِي ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ {حلية الاولياء)

بہترین جہاد یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات میں اپنے نفس اور اپنی خواہشات سے جہاد کر۔

اذان، موٴذن اور اذان کے بعد دعا کی فضیلت

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ، وَأَجْرُهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلَّى مَعَهُ

موٴذن کی آواز کی بلندی کے بقدر مغفرت کی جاتی ہے، اوراس کے لئے ثواب ہے ان کی مثل جو اس کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ ایک دوسری روایت میں یوں ہے(معجم کبیر)

يُغْفَرُ لِلْمُؤَذِّنِ مَدَّ صَوْتِهِ، وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ، {أحمد)

اذان دینے والے کی آواز کی بلندی کے بقدر مغفرت کر دی جاتی ہے، اوراس کے لئے ہر تَر اور خُشک چیز گواہی دیتی ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ {مسلم وترمذي)

جس نے موذن کی اذان سنتے وقت یوں کہا: کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے ربّ ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اذان سن کر یوں کہا:

مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلاَةِ القَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الوَسِيلَةَ وَالفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ القِيَامَةِ {بخاري)

اے میرے اللہ !اس دعوتِ تامہ کے ربّ، اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب، حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ عطاء فرما، اور فضیلت عطاء فرما، اور انہیں وہ مقام محمود عطاء کر جس کا تُو نے اُن سے وعدہ کیا ہے، تو اُس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

والدین کے ساتھ نیکی اور حُسن سُلوک

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رِضَا الرَّبِّ فِي رَضَا الوَالِدَيْنِ، وسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِهِمَا {معجم كبير)

اللہ تعالیٰ کی رضا والدین کی رضا میں، اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔

<*> حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا:

إِنِّي جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ، قَالَ: فَارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا (مستدرک حاكم كتاب البروالصله)

میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں تا کہ ہجرت پر آپ ﷺ کی بیعت کروں اور میں اس حال میں آیا ہوں کہ میرے والدین رو رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: تو واپس چلا جا اور جا کر ان کو اسی طرح پھر سے ہنسا دے جس طرح تو نے ان کو رُلایا ہے۔

<*> حضرت ابو عبد الرحمن ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے شادی کر لی، اس کی ماں نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا، وہ شخص اس سلسلے میں حضرت ابوالدرداء سے پوچھنے کے لیے آیا تو انہوں نے اسے کہا کہ تو عورت کو طلاق دے دے اور اپنی ماں کی فرماں برداری کر کیونکہ میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے کہ

الْوَالِدَةُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَأَضِعْ ذَلِكَ أَو احْفَظْهُ (مستدرک حاکم)

والدہ جنت کے درمیانی دروازوں میں سے ہے، تو اسے اکھاڑ دے یا اس کی حفاظت کر۔

<*> مستدرک حاکم ہی میں ابو عبد الرحمن ؓ کی روایت میں والد کو جنت کا درمیانی دروازہ قرار دیا گیا ہے۔

<*> حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ

كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ تُعْجِبُنِي وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِي: طَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ امْرَأَةً قَدْ كَرِهْتُهَا فَأَمَرْتُهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَأَبَى فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقِ امْرَأَتَكَ وَأَطِعْ أَبَاكَ» قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَطَلَّقْتُهَا (مستدرک حاکم)

میرے نکاح میں ایک عورت تھی جو مجھے بہت اچھی لگتی تھی، اور میرے والد حضرت عمر ؓ اسے ناپسند کرتے تھے، میرے والد حضرت عمر ؓ نے مجھے فرمایا: کہ میں اسے طلاق دے دوں مگر میں نے اسے طلاق دینے سے انکار کر دیا، پھر حضرت عمر ؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! عبد اللہ بن عمر کی بیوی کو میں پسند نہیں کرتا اس لیے میں نے اسے حکم دیا کہ تو اسے طلاق دے دے، مگر اس نے اسے

طلاق دینے سے انکار کر دیا ہے، اس پر مجھے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ اے عبد اللہ بن عمر! اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور اپنے والدین کی تابعداری کر، اس پر میں نے اپنے بیوی کو طلاق دے دی۔

<*> حضرت علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں
لَعَنَ اللّٰہُ الْعَاقَّ لِوَالِدَیْہِ (مستدرک حاکم کتاب البروالصلہ)
اللہ تعالیٰ ماں اور باپ کے نافرمان پر لعنت کرے۔

<*> حضرت کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ، ہم لوگ منبر کے قریب ہوئے تو آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، آپ ﷺ نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین، دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین، تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین، جب آپ ﷺ منبر سے نیچے اتر آئے تو ہم نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آج ہم نے آپ ﷺ سے ایسی بات سنی ہے جو پہلے نہیں سنی، تو آپ ﷺ نے انہیں بتایا کہ جبریل امین میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ بربادی ہو اس شخص کے لیے جو رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی بخشش نہ ہو، میں نے کہا: آمین، پھر جبریل نے کہا: بربادی ہو اس شخص کے لیے جس کے سامنے آپ ﷺ کا نام آئے اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے، میں نے کہا: آمین، اور تیسری بات جبریل نے کہی:
بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ عِنْدَهُ أَوْ أَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ: آمِینَ(مستدرک حاکم، کتاب البروالصلہ)
اس شخص کے لیے بربادی جو اپنے والدین کو بڑھاپے میں پائے، یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے میں پائے اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کرا سکیں، تو میں نے کہا: آمین۔

<*>حضرت سہل بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ طُوبَى لَهُ زَادَ اللَّهُ فِي عُمْرِهِ (مستدرک حاکم)

اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جس نے اپنے والدین کے ساتھ اچھاسلوک کیا کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر زیادہ کریں گے۔

<*>حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بَرُّوا آبَاءَكُمْ تَبَرَّكُمْ أَبْنَاؤُكُمْ (مستدرک حاکم)

اپنے والدین کے ساتھ اچھاسلوک کرو، تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھاسلوک کرے گی

<*> حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں

كُلُّ الذُّنُوبِ يُؤَخِّرُ اللَّهُ مَا شَاءَ مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُعَجِّلُهُ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ مستدرک حاکم)

ہر گناہ کی سزا کو اللہ تعالیٰ قیامت تک مؤخر کر دیں گے جو اس میں سے چاہیں گے، مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا کو اللہ تعالیٰ دنیا میں نافرمان کو مرنے سے پہلے دیں گے۔

<*> معاویہ بن جاہمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَشِيرُهُ فِي الْجِهَادِ، قَالَ: " أَلَكَ وَالِدَةٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اذْهَبْ فَأَكْرِمْهَا، فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلَيْهَا(شعب الایمان

وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ آپ ﷺ سے جہاد پر جانے کا مشورہ کریں، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیری والدہ ہے ؟ میں نے کہا کہ جی ہاں ! آپ ﷺ نے فرمایا: تو چلا جا اور جا کر اس کی عزت واکرام کر، پس جنت ماں کے قدموں کے قریب ہے۔

<*> ابن ابی خیثمہ کی روایت میں ہے کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نَوْمُكَ عَلَى السَّرِيرِ بِرًّا بِوَالِدَيْكَ تُضْحِكُهُمَا، وَيُضْحِكَانِكَ أَفْضَلُ مِنْ جِهَادِكَ بِالسَّيْفِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ (شعب الایمان للبیهقی)

<*> تیرا اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہوئے چارپائی پر سونا، اس طرح کہ تو ان دونوں کو ہنسادے، اور وہ دونوں تجھے ہنسادیں، یہ تیرے تلوار کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے بہتر ہے۔

<*> حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کرنے لگا،

يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، وَإِنِّي مُوسِرٌ، وَإِنَّ لِي أُمًّا وَأَبًا وَأُخْتًا وَأَخًا وَعَمًّا وَعَمَّةً وَخَالًا وَخَالَةً، فَأَيُّهُمْ أَوْلَى بِصِلَتِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمَّكَ، وَأَبَاكَ، وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ، وَأَدْنَاكَ أَدْنَاكَ (شعب الایمان للبیهقی)

یارسول اللہ! میں دیہاتی آدمی ہوں، میں غریب ہوں، اور میری ماں ہے، باپ ہے، بہن ہے، بھائی ہے، چچا ہے، چچی ہے، خالہ ہے، ماموں ہے، ان میں میری صلہ رحمی کا کون زیادہ حق دار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں، تیرا باپ، تیری بہن، تیرا بھائی، اسی طرح قریب کا رشتہ دار اور اس سے قریب کا رشتہ دار۔

گویا کہ آپ ﷺ نے بہت ہی مختصر انداز میں صلہ رحمی کے حق دار رشتہ داروں کی وضاحت کے ساتھ ساتھ ان کی ترتیب بھی قائم فرمادی، کہ سب سے پہلے والدہ، پھر والد، پھر بہن، پھر بھائی، اس کے بعد دیکھ لیا جائے، جو جس قدر زیادہ قریبی رشتہ دار ہے وہ اسی قدر زیادہ صلہ رحمی کا حق دار ہے۔

<*> حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُمِدَّ اللهُ فِي عُمْرِهِ، وَيَزِيدَ فِي رِزْقِهِ، فَلْيَبَرَّ وَالِدَيْهِ، وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھادے، اس کے رزق میں اضافہ فرمادے، تواسے چاہیے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھاسلوک رکھے اور صلہ رحمی کرے۔(شعب الایمان للبیہقی)

<*>حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا نَظَرَ الْوَالِدُ إِلَى وَلَدِهِ،يَعْنِي فَسُرَّ بِهِ، كَانَ لِلْوَلَدِ عِتْقُ نَسَمَةٍ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ،وَإِنْ نَظَرَ سِتِّينَ وَثَلثمِائَةِ نَظْرَةً؟ قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ

جب والد اپنے بیٹے کو دیکھے یعنی اسے دیکھ کر خوش ہو جائے تو یہ ایسے ہے جیسے بیٹے نے ایک غلام آزاد کر دیا، راوی کہتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ !اگر وہ تین سو ساٹھ بار نظر ڈالے تو پھر؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ اکبر تو بھی اسی طرح ہے۔(شعب الایمان للامام بیہقیؒ)

<*> حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ إِلَى وَالِدَتِهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَانَ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ قَالُوا:وَإِنْ نَظَرَإِلَيْهَاكُلَّ يَوْمٍ مِائَةَمَرَّةٍ؟قَالَ:نَعَمْ، اللهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ

جو نیکوکار بیٹا اپنی ماں کو پیار بھری نظر سے دیکھتا ہے تو اس کی ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب ہوتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اگر وہ اس کی طرف ہر روز سو بار دیکھے تو؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں! اللہ اکبر واطیب۔(شعب الایمان للامام بیہقیؒ)

<*> حضرت عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

النَّظَرُ إِلَى الْوَالِدِ عِبَادَةٌ،

والد کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔(شعب الایمان للامام بیہقیؒ)

<*> امام بیہقی نے اپنی کتاب شعب الایمان میں حضرت ابن عباسؓ کے حوالے سے ایک روایت پیش کرتے ہوئے اسے غیر قوی قرار دیا ہے ،جس میں آپ ﷺ کاارشاد ہے

مَنْ قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيِ أُمِّهِ كَانَ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ (شعب الايمان)

جس نے اپنی ماں کی دو آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، یہ بوسہ اس کے لیے جہنم کی آگ سے آڑ بن جائے گا۔

دنیااور خواہشات

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ {ترمذي وابن ماجه)

دنیاملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے یہ ملعون ہے سوائے اللہ تعالیٰ کی یاد کے ،اور وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ دنیا سے محبوب رکھتا ہے اور عالم اور متعلم کے۔

علامہ ابوالحسن نورالدین سندی ابن ماجہ کے حاشیہ میں اس روایت کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ

الْمُرَادُ بِالدُّنْيَا كُلُّ مَا يَشْغَلُ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى وَيُبْعِدُ عَنْهُ، وَلَعْنُهُ بُعْدُهُ عَنْ نَظَرِهِ تَعَالَى،(حاشيه ابن ماجه السندى)

یہاں دنیا سے مراد ہر وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دے اور اس سے دور کر دے اور لعنت کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی نظر سے دور ہونا۔

علامہ مناوی جامع الصغیر کی شرح التیسیر میں لکھتے ہیں کہ

مَلعُونَةٌ أَي مَترُوكَةٌ مُبعَدَةٌ مَتْرُوكٌ مَّا فِيهَا أَو مَترُوكَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَالأَصفِياءِ كَمَا فِي خَبَرِ لَهُم الدُّنْيَا وَلنَا الآخِرَةُ(التيسيرشرح جامع الصغير)

ملعونۃ کا مطلب ہے متروکہ یعنی چھوڑی ہوئی، دور کی ہوئی، یا جو کچھ اس میں ہے وہ چھوڑا ہوا ہے، یا حضرات انبیاء اور صالحین کی متروکہ ہے جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے ان کے لیے دنیا ہے اور ہمارے لیے آخرت ہے۔

علامہ مناوی دنیا کو ملعون قرار دینے کی دوسری وجہ یہ لکھتے ہیں کہ

لِأَنَّهَا غرت النُّفُوس بزهرتها ولذتها فأمالتها عَن الْعُبُودِيَّة إِلَى الْهوى

اسے ملعون اس لیے کہا گیا کیونکہ اس کی چمک دمک اور اس کی لذت دلوں کو دھوکے میں ڈالتی ہے اور اسے بندگی سے خواہشات کی طرف مائل کر دیتی ہے۔(التیسیر)

نماز کی فضیلت

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا، حَرُمَ عَلَى النَّارِ

جس نے ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی حفاظت کی اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔(سنن ابی داوٗد)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ

جس نے ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار رکعت ادا کیں، اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیں گے۔(ترمذی، نسائی)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ {ترمذي ، صحيح الترغيب)

جس نے اللہ کے لیے چالیس دن تک تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نماز ادا کی ،اُس کے لئے دو برأتیں لکھ دی جاتی ہیں، ایک دوزخ سے اور دوسری نفاق سے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رَحِمَ اللَّهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا {أحمد ،أبو داود)

اللہ تعالیٰ اُس بندے پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے کی چار رکعتیں پڑھیں۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ{أبو داود)

اندھیرے میں مسجدوں کی طرف آنے والوں کو قیامت کے دن مکمل نُور کی خوشخبری سنادو۔(سنن ابی داوٗد)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُحَاسَبُ بِصَلَاتِهِ ، فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ

سب سے پہلے قیامت کے دن بندے سے جس چیز کا حساب لیاجائے گا وہ اس کی نماز کا حساب لیاجائے گا،اگر وہ درست ہے تو تحقیق بندہ کامیاب وکامران ہوگیااور اگر وہی خراب ہے تو بندہ ناکام ونامراد ہوگیا۔(مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۲۷٦)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا(مسلم)

جو شخص تم میں سے جمعہ کے بعد نماز پڑھے تو چار رکعت پڑھے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ(مسلم)

جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے،پھر اٹھ کر دو رکعتیں ادا کرے،اپنے دل اور چہرے کو اس طرف متوجہ کیے ہوئے ہو تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ {مسلم صحيح الترغيب)

جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی وہ ایسا ہے گویا وہ آدھی رات تک کھڑا رہا، اور جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی وہ ایسا ہے گویا اس نے ساری رات نماز ادا کی۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ، لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا {بخاري ومسلم)

اگر لوگوں کو پتا چل جائے کہ اذان اور صفِ اوّل میں کیا رکھا ہے پھر وہ اسے قُرعہ اندازی کے بغیر نہ پاسکیں تو وہ قُرعہ اندازی کریں، اور اگر انہیں پتا چل جائے کہ تکبیرِ اُولیٰ میں کیا رکھا ہے تو وہ اس کی طرف دوڑ لگائیں، اور اگر انہیں پتا چل جائے کہ عشاء اور فجر کی نماز میں کیا رکھا ہے تو وہ ان کی طرف گھسٹ کر آئیں (تہجیر: تکبیر اُولیٰ، عتمہ: نماز عشاء)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ

میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ میں ایک ہزار نماز ادا کرنے سے بہتر ہے، سوائے مسجد الحرام کے، اور مسجد الحرام میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ میں ایک لاکھ نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔ (مسند احمد، سنن ابن ماجہ)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ {ترمذي وابن ماجة ، صحيح الترغيب }
مسجد قُباء میں ایک نمازادا کرنا ایک عمرہ ادا کرنے کی طرح ہے۔

<*> آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا، فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ، {مسند أحمد والأربعة ، صحيح الترغيب }

جو بندہ گناہ کرے، پھر اچھی طرح وضوء کرے، پھر اٹھ کر دو رکعت نماز ادا کرے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیں گے۔

<*> آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ إِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِيَ وَإِنْ مَاتَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ

تین آدمیوں کا اللہ تعالیٰ ضامن ہے، اگر وہ زندہ رہیں تو انہیں رزق دیا جاتا ہے، اور ان کی کفایت کی جاتی ہے، اگر وہ فوت ہو جائیں تو انہیں اللہ تعالیٰ جنّت میں داخل کرتا ہے، وہ شخص جو گھر میں داخل ہو اور سلام کہے، پس اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے، اور جو شخص مسجد کی طرف نکلا تو اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے، اور جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلا تو اس کا ضامن بھی اللہ تعالیٰ ہے۔ (صحیح ابن حبان ٢ / ٢٥٢)

<*> آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مُنْتَظِرُ الصَّلاَةِ بَعْدِ الصَّلاَةِ، كَفَارِسٍ اشْتَدَّ بِهِ فَرَسُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، عَلَى كَشْحِهِ وَهُوَ فِي الرِّبَاطِ الأَكْبَرِ{أحمد والطبراني ، صحيح الترغيب }

ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والا اس گھڑسوار کی طرح ہے جس نے اپنا گھوڑا جہاد فی سبیل اللہ کے لئے تیار کیا ہو

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا، فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ» ، وَالشَّاهِدُ: النَّجْمُ {احمد،مسلم والنسائي)

بے شک یہ نماز (نماز عصر) تم سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی، مگر انہوں نے اِسے ضائع کر دیا، پس تم میں جو شخص آج اس کی حفاظت کرے اس کے لئے دوہرا ثواب ہے، اور اس کے بعد مغرب کی نماز تک کوئی نماز نہیں ہے۔ شاہد کا معنی یہاں ستارہ ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ، وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحَى لَا يَنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ، وَصَلَاةٌ عَلَى أَثَرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ (أبو داؤد)

جو شخص اپنے گھر سے پاک ہو کر فرض نماز کی طرف نکلا، پس اُس کا اجر مُحرِم حاجی کی طرح ہے، اور جو شخص چاشت کی نماز کی تسبیح کی طرف نکلا، اُسے اِسی کام نے کھڑا کیا تو اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی طرح ہے، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی ادائیگی کہ ان دونوں کے درمیان کوئی فضول کلام نہیں کیا تو اسے علّیین میں لکھا جاتا ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنْزِلِكَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَمْنَعانِكَ مَخْرَجَ السَّوْءِ، وَإِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَمْنَعانِكَ مَدْخَلَ السَّوْءِ

جب تو اپنے گھر سے نکلے تو دو رکعت پڑھ لیا کر یہ تجھے بُرائی کی جگہ میں نکلنے سے روکیں گی، اور جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو دو رکعت پڑھ لیا کر یہ تجھے بُرائی کی جگہ میں داخل ہونے سے روکیں گی۔ (البزار، شعب الایمان للبیہقیؒ)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰه وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَصِلُونَ الصُّفُوفَ { ابن ماجه)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں صفیں ملانے والوں پر۔

علم، عالم اور طالِب علم

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ

علم کو لکھنے کے ساتھ محفوظ رکھو۔(مستدرک حاکم ۱/۱۸۶،ابن ابی شیبہ ۱/۴۳۵)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلى كُلِّ مُسْلِمٍ وَإِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ يُسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْبَحْرِ{ كنزالعمال ج٦ص٢٢٠ ابن عبد البر)

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، بے شک طالب عِلم کے لئے ہر چیز بخشش مانگتی ہے، یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يَعْلَمَهُ، كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حِجَّتُهُ (معجم كبيرطبراني ج٨ص٩٤)

جو شخص صرف خیر سیکھنے کے لئے مسجد کی طرف گیا، یا خیر جاننے کے لئے، اس کے لئے اجر ہے جیسے اپنا حج مکمل کرنے والے کا اجر۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا الدُّنْيَا لأَرْبَعَةِ نَفَرٍ : عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالاً وَعِلماً ، فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ ، وَ يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ، وَيَعْلَمُ للّٰهِ فِيهِ حَقّاً ، فَهذا بأفضَلِ المَنَازِلِ . وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْماً، وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالاً ، فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ ، يَقُولُ : لَوْ أَنَّ لِي مَالاً لَعَمِلتُ بِعَمَلِ فُلانٍ ، فَهُوَ بنيَّتِهِ ، فأجْرُ هُمَا سَوَاءٌ . وَعَبْدٍ رَزَقَهُ الله مَالاً ،

وَلَم يَرْزُقْهُ عِلْماً ، فَهُوَ يَخبطُ فِي مَالِهِ بغَيرِ عِلْمٍ ، لاَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ ، وَلاَ يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ ، وَلاَ يَعْلَمُ للهِ فِيهِ حَقّاً ، فَهذَا بأَخْبَثِ المَنَازِلِ . و عَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللهُ مَالاً وَلاَ عِلْماً ، فَهُوَ يَقُولُ : لَوْ أنَّ لِي مَالاً لَعَمِلْتُ فِيهِ بعَمَلِ فُلاَنٍ ، فَهُوَ بنِيَّتِهِ ، فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ {أحمد والترمذي،الترغيب)

دنیاچارآدمیوں کے لئے ہے،ایک وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطاء فرمایا،پس وہ اس کے ذریعے اپنے رب سے ڈرتا ہے،اس کے ذریعے صلہ رحمی کرتا ہے،اوراس میں اللہ تعالیٰ کا حق جانتا ہے،یہ بندہ بہترین مراتب پر ہے،دوسرا وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم توعطاء فرمایا مگر مال نہیں دیا، وہ سچی نیّت رکھتاہے اور کہتاہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں کام کرتا،پس اس کا معاملہ اس کی نیّت کے ساتھ ہے،پس ان دونوں کا اجر برابر ہے، تیسرا وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطاء فرمایا مگر اسے علم نہیں دیا،وہ اپنے مال میں بغیر غور وفکر کام کرتا ہے،نہ اس کے بارے میں اپنے ربّ سے ڈرتا ہے اور نہ ہی صلہ رحمی کرتا ہے،اور نہ ہی اس میں اللہ تعالیٰ کا حق جانتاہے،تو یہ بندہ بہت گندے مراتب پرہے،چوتھاوہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیااور نہ ہی علم عطاء کیا،پس وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں کام کرتا،پس یہی اس کی نیّت ہے،پس ان دونوں کا گناہ برابر ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَرْبَعَةٌ تَجْرِي عَلَيْهِمْ أُجُورُهُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ مُرَابِطٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا أُجْرِيَ لَهُ مِثْلُ مَا عَمِلَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَجْرُهَا لَهُ مَا جَرَتْ وَرَجُلٌ تَرَكَ وَلَدًا صَالِحًا فَهُوَ يَدْعُو لَهُ { جامع صغيرج١ص١٤٤،معجم كبيرج٧ص٢٠٩)

چارآدمیوں کا اجران کی موت کے بعد جاری رہتاہے،ایک وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے فوت ہوا،دوسرا وہ آدمی جس نے علم پر عمل کیا،تواسے اس کے

عمل کے بقدر اجر دیا جائے گا، تیسرا وہ آدمی جس نے صدقہ جاریہ کا کام کیا، اس کے لئے اس کا اجر ہے جو اس نے جاری کیا، چوتھا وہ آدمی جس نے نیک اولاد چھوڑی جو اس کے لئے دعا کرتی ہے۔

<*> آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

فَضْلُ العَالِمِ عَلَى العَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أدْنَاكُمْ إنَّ اللهَ وَمَلاَئِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّماوَاتِ وَالأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِي النَّاسِ الخَيْرَ{معجم کبیر الطبرانی ج۷ص۲۳۸، ترمذی)

عالم کی عابد پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح میری فضیلت تم میں سے ادنٰی شخص پر ہے، بے شک اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں اور اس کے فرشتے، آسمان والے اور زمین والے، یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں، یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں لوگوں کو بھلائی اور نیکی سکھانے والے کے لئے دعا مانگتی ہیں۔

<*> آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

سَبْعٌ يَجْرِي لِلْعَبْدِ أَجْرَهُنَّ وَهُوَ فِي قَبْرِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ مَنْ عَلَّمَ عِلْماً أَوْ أَجْرَى نَهْراً أَوْ حَفَرَ بِئْراً أَوْ غَرَسَ نَخْلاً أَوْ بَنَى مَسْجِداً أَوْ وَرَّثَ مُصْحَفاً أَوْ تَرَكَ وَلَداً يَسْتَغْفِرُ لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ {کنزالعمال ۳۱/ ۳۹۲، البزار۲/۳۴۶)

سات چیزوں کا اجر بندے کو اس وقت ملتا ہے جب وہ مرنے کے بعد اپنی قبر میں ہوتا ہے، جس نے علم سکھایا، یا نہر جاری کی، یا کنواں کھودا، یا درخت لگایا، یا مسجد تعمیر کی، یا قرآن کا وارث بنایا، یا اولاد چھوڑی جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے بخشش کی دعا کرتی ہے۔

صبر کی تلقین

<*> آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مَا رُزِقَ عَبْدٌ خَيْرًا لَهُ وَلَا أَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ {الحاكم)

بندے کو صبر سے زیادہ وسیع اور بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔

<*> آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ {سنن دارمی ج۱ص۳۸۷،سنن ترمذی،سنن ابی داؤد،سنن نسائی، البخاری، کنزالعمال ۱۲۱/٦، مسندابی یعلی ج۲ص۵۰۵)

میرے پاس کوئی خیر کی چیز ہوتی ہے تو میں تم سے اُسے ذخیرہ نہیں کرتا،جو شخص سوال سے بچنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اُسے بچائے گا،جو شخص استغناء اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے غنی کر دے گا، جو شخص صبر اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے صبر عطاء فرمائے گا، کوئی شخص صبر سے زیادہ وسیع اور بہتر کوئی چیز نہیں دیا گیا۔

<*> حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے، کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ!

مَنْ أَشَدُّ النَّاسِ بَلاءً ؟ قَالَ : الأَنْبِيَاءُ ، قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : ثُمَّ الْعُلَمَاءُ قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : ثُمَّ الصَّالِحُونَ كَانَ أَحَدُهُمْ يُبْتَلَى بِالْفَقْرِ حَتَّى مَا يَجِدُ إِلاَّ الْعَبَاءَةَ يَلْبَسُهَا ، وَيُبْتَلَى بِالْقُمَّلِ حَتَّى يَقْتُلَهُ ، وَلأَحَدُهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِالْبَلاءِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِالْعَطَاءِ{ الآداب للبيهقي ۱/ ۴۴۴، ابن ماجه)

لوگوں میں آزمائش کس کی زیادہ ہوتی ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرات انبیاءؑ کی، عرض کیا پھر ان کے بعد کس کی ؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پھر علماء کرام کی ،عرض کیا پھر کس کی ؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پھر نیکوکاروں کی، ان میں سے کسی کو چھوٹی چیونٹی کے ذریعے آزمائش میں ڈالتاہے، یہاں تک کہ وہ اسے مارڈالتی ہے، کسی کو ان میں سے فقر میں مبتلا کر دیتاہے، یہاں تک کہ وہ پہننے کے لئے ایک چوغہ تک نہیں پاتا، ان میں کسی کو آزمائش بہت زیادہ خوش کرتی ہے، تمہاری عطاء ونوازش سے۔

<*> آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ ابْتَلاَهُ اللَّهُ فِى جَسَدِهِ أَوْ فِى مَالِهِ أَوْ فِى وَلَدِهِ ثُمَّ صَبَرَ على ذلك حتى يبلغه المنزلة التي سَبَقَت له مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ {معجم کبیرطبرانی ۳۱۸/۲۲،سنن ابی داود)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کسی بندہ کے لئے کوئی مرتبہ طے کیا جاتا ہے، وہ اس تک اپنے عمل کی وجہ سے نہیں پہنچ سکتا، تو اللہ تعالیٰ اسے آزمائش میں ڈال دیتے ہیں، اس کے جسم میں یا اس کے مال میں یا اس کی اولاد میں، پھر وہ اس پر صبر کرتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو ایسے مرتبے تک پہنچا دیتا ہے جو اس کے لئے مقرر کیا تھا۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلاَ نَصَبٍ وَلاَ سَقَمٍ وَلاَ حَزَنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهَمُّهُ إِلاَّ كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ{ ابن ابی شیبہ ۳/ ۲۳۰،بخاری،مسلم)

کسی مومن کو کوئی تھکاوٹ اور درد، کوئی بیماری اور غم، یہاں تک کہ اسے جو پریشانی پریشان کرے تو اس کی بُرائیاں اس کے ذریعے مٹا دی جاتی ہیں۔

عمدہ اخلاق

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أفضلُ الْمُؤْمِنينَ إسْلاماً مَنْ سَلِمَ المُسْلِمُونَ مِنْ لِسانِهِ وَيَدِه وأفْضَلُ المُؤْمِنينَ إيمَاناً أحْسَنُهُمْ خُلُقاً وأفْضَلُ المُهاجِرِينَ مَنْ هَجَرَ ما نَهى اللَّهُ تعالى عَنْهُ و أفضلُ الجهادِ منْ جاهَدَ نَفْسَهُ في ذاتِ اللَّهِ عزّ وجَل{ کنزالعمال ۳۳۶/۳۱)

اہل ایمان میں اسلام کے لحاظ سے وہ شخص بہترین ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں، اور ایمان کے لحاظ سے وہ مومن سب سے بہترین ہے جو ان میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھا ہو، اور مہاجرین میں سے وہ شخص سب سے بہترین ہے

جس نے اس چیز کو چھوڑ دیا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے، اور افضل جہاد اس شخص کا ہے جس نے اللہ کے لیے اپنے نفس میں جہاد کیا۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُما كُنْتَ، وأتْبِعِ السَّيِّئَةَ الحَسَنَة تَمْحُها، وخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ { المعجم الصغير طبراني ١/ ١٩٠، ترمذي وأبو داؤد)

اللہ تعالیٰ سے ڈر جہاں کہیں بھی تو ہو، بُرائی کے پیچھے نیکی کو لگا دے وہ بُرائی کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آ۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إنّ الرَّجُلَ ليُدْرِكُ بِحسْنِ خُلُقِهِ دَرَجاتِ قائِمِ اللَّيْلِ صائِمِ النَّهَارِ

آدمی اپنے عمدہ اخلاق کی وجہ سے رات کو نوافل پڑھنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کے درجات کو پا سکتا ہے۔ {شعب الایمان للبیہقی ج٦ ص٧ ٢٣، مسند احمد و آبو داوَد)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا، الْمُوَطَّؤُنَ أَكْنَافًا، وَإِنَّ شِرَارَكُمُ الثَّرْثَارُونَ الْمُتَفَيْهِقُونَ الْمُتَشَدِّقُونَ {شعب الايمان)

تمہارے بہترین لوگ تم میں اخلاق کے اعتبار سے اچھے لوگ ہیں، وہ لوگ جو الفت رکھتے اور الفت کئے جاتے ہیں، اور تمہارے بدترین لوگ فضول بکواس کرنے والے، بہت پھیلا کر گفتگو کرنے والے (متکبر لوگ)، اور بلا احتیاط ہر قسم کی گفتگو کرنے والے ہیں۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ { ترمذی، ،كنزالعمال ١٠٨/٢١)

تم میں بہترین وہ شخص ہے جس کی خیر کی اُمید رکھی جاتی ہے، اور اس کے شر سے محفوظ رہا جاتا ہے، اور تم میں بُرا وہ شخص ہے جس کی خیر کی اُمید نہیں رکھی جاتی، اور نہ ہی اس کے شر سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
عَلَيْكَ بِحُسْنِ الخُلُقِ وَطُولِ الصَّمْتِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَاتَجَمَّل الخَلاَئِقُ بِمِثْلِهِمَا {الفتح الكبير ج۲ص۲۲۳، کنزالعمال ۲۹/ ۱۸)
تم پر حُسن اَخلاق اور لمبی خاموشی لازم ہے، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مخلوق ان دو کی مثل کسی چیز سے آراستہ نہیں ہوتی۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مَا مِنْ عَبْدٍ إِلاَّ وَلَهُ صِيتٌ فِي السَّمَاءِ ، فَإِنْ كانَ صِيتُهُ فِي السَّمَاءِ حَسَناً وُضِعَ فِي الأَرْضِ وَإِنْ كانَ صِيتُهُ فِي السَّمَاءِ سَيِّئاً وُضِعَ فِي الأَرْضِ{المعجم الاوسط ۵/ ۲۵۷، الجامع الكبير ۱،فتح البارى ٤/۲٦۷)
کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جس کا ذِکر اور شہرت آسمان میں نہ ہو، پس اگر اس کا ذِکر اور شہرت آسمان میں اچھی ہے تو زمین میں رکھ دی جاتی ہے، اور اگر اس کا ذِکر اور شہرت آسمان میں بُری ہے تو زمین میں رکھ دی جاتی ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ شَيْئاً أَفْضَلَ مِنَ الصَّلاَةِ وَصَلاَحِ ذَاتِ الْبَيْنِ وَخُلُقٍ حَسَنٍ{الجامع الصغيرج۳ص۵۰۰، کنزالعمال ۲۱/۱۹۵)
ابن آدم کا کوئی عمل نماز، باہمی صلح جوئی اور حُسن اَخلاق سے بہتر نہیں ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اَلبِرُّ: حُسْنُ الخُلُقِ، وَالإِثْمُ ما حاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ{ترمذی،السنن الکبریٰ ۱۹۲/۱۰،مستدرک حاکم۲۶۳/۲، مسلم)
نیکی اچھے اَخلاق کو کہتے ہیں، اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو اس بات کو ناپسند کرے کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔

بعض دنوں اور اوقات کی فضیلت

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبانَ فيَغْفِر لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إلاّ لِمُشْرِكٍ أوْ مُشاحِنٍ{

سنن ابن ماجہ لقزوینی ۱/۴۴۴،صحیح ابن حبان ۴۸۱/۱۲)

اللہ تعالیٰ شعبان کی نصف شب میں اپنی تمام مخلوق کو معاف کر دیتے ہیں،سوائے مشرک اور بُغض رکھنے والے کے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهُ فِي عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ؟ قَالَ : وَلا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلاَّ رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ {سنن صغریٰ لاحمد البیہقی ۱/ ٤٣٣، المعجم الکبیر للطبرانی ۹/۱۱، ۱٦/۱۳،)

ذی الحجہ کے دس دنوں کے عمل سے کسی دن کا عمل افضل نہیں ہے، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں ہے، مگر وہ آدمی جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلا اور ان میں سے کوئی چیز واپس نہیں لایا۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ، وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان اور ثواب کی نیّت سے کھڑا رہا اُس کے پہلے والے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، اور جس شخص نے رمضان میں ایمان اور ثواب کی نیت سے روزہ رکھا اس کے پہلے والے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔{ بخاری، کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۳۴)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ لا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا ، إِلاَّ رَجُلاً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ ، فَيُقَالُ : أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا{ ترمذی، مسلم، کنزالعمال ۱۹۲/۲۷)

جنت کے دروازے پیر اور جمعرات کو کھول دیئے جاتے ہیں، پھر ہر مومن بندے کی بخشش کی جاتی ہے، جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا، مگر وہ آدمی کہ اُس اور اُس کے بھائی کے درمیان عداوت ہو، پھر کہا جاتا ہے ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کرلیں۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ ، فَيُنَادِي مُنَادٍ : هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهُ ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى ، هَلْ مِنْ مَكْرُوبٍ فَيُفَرَّجُ عَنْهُ ، فَلاَ يَبْقَى مُسْلِمٌ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ إِلاَّ اسْتَجَابَ اللَّهُ ، عَزَّ وَجَلَّ ، لَهُ إِلاَّ زَانِيَةً تَبْغِي بِفَرْجِهَا ، أَوْ عَشَّارًا{ المعجم الكبير ج۹/۵۹، كنزالعمال ٤٣٣/٣٤)

آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ،پھر ایک آواز دینے والا (فرشتہ) آواز دیتا ہے، ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اُس کی دعا قبول کی جائے؟ ہے کوئی سوال کرنے والا کہ اُسے دیا جائے؟ ہے کوئی پریشان حال جس کی پریشانی دور کردی جائے؟ پس جو مسلمان کوئی دعا کرتا ہے اُس کی دعا اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ مگر بدکار عورت جو اپنی شرم گاہ کے ذریعے کمائی کرتی ہے، یا عشّار۔

(کنز العمّال میں لکھا ہے:

العشارِ اَلّذی یَأخُذُ أَموَالَ النَّاسِ بغَیر حَقٍّ شَرعِی وَذَلكَ عَلَی سَبیل الضَّرَائب البَاطِلَةِ۔

عشّار وہ شخص ہے جو لوگوں کے اموال حق شرعی کے بغیر وصول کرتا ہے، اور یہ ناجائز ٹیکس ہیں۔ معجم الوسیط میں عشّار کا معنیٰ یوں لکھا ہے،

اَلعِشَارُ مَن يَّأخُذُ عَلى السلع مكسا،
جو شخص سامان پر ٹیکس لیتاہے۔علامہ جلال الدین سیوطی نے عَشَّار کا معنیٰ یہ لکھاہے،
الذى يأخذ العشور الظالمة من التجار والقوافل ونحوها،
عَشَّار وہ ہے جو تاجروں اور قافلوں وغیرہ سے ظالمانہ ٹیکس لیتاہے۔نبی اکرم ﷺ نے
عشار کے بارے میں فرمایا:
خَطِيئَةُ الْعَشَارِ أَنَّ عَلَيْهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ لَعْنَةُ الله وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَمَنْ يَلْعَنِ الله فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا،
عشار کی غلطی یہ کہ اس پر ہر روز اللہ تعالیٰ، فرشتے اور تمام لوگ لعنت کرتے ہیں، اور جس پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتاہے تو آپ اس کے لئے ہر گز کوئی مددگار تلاش نہیں کر سکتے)
<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ صلاة الْعَصْرِ إِلَى غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ{الجامع الصغير ١/ ٢٣٨،كنزالعمال ٤٠،/ص ٢٨٩،رواه الترمذي)
جمعہ کے دن وہ گھڑی تلاش کرو جس میں دعا کی قبول ہونے کی اُمید کی جاتی ہے، عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک۔

مال، اِنفاق اور صدقات

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
أفْضَلُ الدَّنانِيرِ دِينارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ على عِيالِهِ وَدِينارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ على دابَّتِهِ في سَبِيلِ الله ودِينارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ على أصْحابِهِ في سَبِيلِ الله عزَّ وَجَلَّ
بہترین دینار میں سے ایک وہ دینار ہے جسے آدمی اپنے گھر والوں پر خرچ کرتاہے، اور ایک وہ دینار ہے جسے آدمی اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے پر خرچ کرتاہے، اور ایک وہ دینار ہے

جسے آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔{ترمذی، کنز العمال ج۶ص۶۱)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كُلُّ امْرِئٍ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتَّى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ

ہر شخص اپنے صدقہ کے زیر سایہ ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردیاجائے گا۔{الجامع الصغیر ج۳ص۶۷۲ صحیح ابن حزیمہ ج۴ص۹۴، کنزالعمال ج۶ص۴۱)

<*> ایک آدمی نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟

اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تُطْعِمُ الطَّعَامَ ، وَتَقْرَأُ السَّلامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ { البخاری)

کھانا کھلا اور اس شخص کو سلام کر جسے تو جانتا ہے یا نہیں جانتا۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الَّذِي يَأْتِيهِ بِها لَوْ جِئْتَ بِها بالأَمْسِ لَقَبِلْتُها فأَمَّا الآنَ فلا حاجَةَ لِي فيها فلا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُها {الجامع الصغير لسيوطی ج۲ص۸،الفتح الكبير ج۲ص۲۷)

صدقہ کیا کرو، پس عنقریب تم پر ایک زمانہ آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر چلے گا، پس وہ شخص جس کے پاس وہ صدقہ لے کر آئے گا وہ کہے گا اگر تو یہ صدقہ کل لے کر آتا تو میں اسے قبول کر لیتا، اب تو مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، پس وہ شخص کوئی بندہ ایسا نہیں پائے گا جو اس صدقہ کو قبول کرے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ ، وَحَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ ، وَأَعِدُّوا لِلْبَلاَءِ الدُّعَاءَ

اپنے بیماروں کا علاج صدقہ کے ساتھ کیا کرو اور اپنے مالوں کی حفاظت زکوٰۃ کے ساتھ کیا کرو، اور آزمائشوں کے لئے دعا تیار کرو۔(السنن الکبریٰ للبیہقی ج۳ص۳۸۲)

استغفار کے فضائل

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفاراً كَثِيراً { كنز العمال ج٣٤ص٣٠٠،)

اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو اپنے نامۂ اعمال میں بہت زیادہ استغفار پائے گا۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَلاَ أُبَالِي يَا ابْنَ آدمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلاَ أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ أَنَّكَ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لاَ تُشْرِكُ بِي شَيْئاً لأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً{ الترمذى، كنزالعمال ج٢٧/٣٢)

اے ابنِ آدم! بے شک تو نے مجھ سے دعا کی اور تو نے مجھ سے بخشش کی امید رکھی، تیری طرف سے جو کچھ تھا میں نے اسے معاف کیا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے، اے ابنِ آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں کو پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی مانگے، میں تجھے معاف کروں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے، اے ابن آدم! اگر تو میرے پاس زمین بھر خطائیں لے کر آئے اور پھر مجھے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا ہو گا تو میں تیرے پاس زمیں بھر مغفرت لے کر آؤں گا۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْباً فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰه لِذلِكَ الذَّنْبِ إِلاَّ غَفَرَ اللّٰه لَهُ{الفتح الكبير ١٠٩/٣)

جو بھی بندہ کوئی گناہ کرے پھر وہ اچھی طرح وضو کرے، پھر اُٹھ کھڑا ہو پھر دو رکعت نماز ادا کرے، پھر اس گناہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیں گے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کہا:

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذي لا إِلهَ إِلاَّ هُوَ الحَيَّ القَيُّومَ وأَتُوبُ إِليْهِ، غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ { ترمذي ، ابن ابی شیبہ ج۸ص۷۸ ، ابی داود)

میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں وہ ذات کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر وہی، وہ زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے، اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں، تو اُس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اگرچہ وہ میدان جنگ سے ہی کیوں نہ بھاگا ہو۔ (میدانِ جنگ سے بھاگنا کبیرہ گناہ ہے، معلوم ہوا کہ بعض کبیرہ گناہ بھی توبہ سے معاف ہو جاتے ہیں۔

غیبت یعنی پیٹھ پیچھے کسی کی بدگوئی کرنا

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ بِالْمَغِيبِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ (المعجم الكبير للطبرانی ۱۷۶/۲۴)

جس نے پس پشت اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا، اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اُسے دوزخ کی آگ سے آزاد کرے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ نَصَرَ أَخَاهُ بِظَهْرِ الْغَيْبِ نَصَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ{سنن کبریٰ)

جس نے اپنے بھائی کی پیٹھ پیچھے مدد کی اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں مدد کرے گا۔

وضو کی فضیلت

<*>حضرت عثمانؓ کے غلام حمران نے کہا کہ میں حضرت عثمانؓ کی خدمت میں وضو کا برتن لے کر حاضر ہوا، آپؓ نے وضو کیا، پھر آپؓ نے فرمایا کہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے بہت سی باتیں بیان کرتے ہیں، جن کو میں نہیں جانتا، کہ وہ کیا ہیں ؟ ہاں میں

نے نبی اکرم ﷺ کو اس طرح وضو کرتے دیکھا ہے، جس طرح تم مجھے وضو کرتے دیکھ رہے ہو، پھر

آپ نے فرمایا کہ اس طرح وضو کرنے کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَوَضَّأَ هكَذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَكَانَتْ صَلاَتُهُ وَمَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً{الفتح الكبير۳/۱۷۳ ۱۸، کنزالعمال ۶/۱۲)

جس نے اس طرح وضو کیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے، اور اس کا نماز پڑھنا اور اس کا مسجد کی طرف جانا اس سے زائد عمل ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الصَّلاَةِ ، فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ { ترمذی ، ومسلم)

کیا میں تمہیں اس چیز کی راہنمائی نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ غلطیوں کو مٹاتے اور اس کے ساتھ درجات کو بلند کرتے ہیں، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ہاں! یارسول اللہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مکارہ (سردی کی شدّت، جسمانی تکلیف کے باوجود) کے باوجود مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف بہت زیادہ قدم بڑھانا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، پس یہ اپنے نفس کو اطاعت کے اوپر روکنا ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أيُّما رَجُلٍ قامَ إلى وَضُوئِهِ يُرِيدُ الصَّلاةَ ثمَّ غَسَلَ كفَّيْهِ نَزَلَتْ كل خَطِيئَتُهُ مِنْ كَفَّيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطرَةٍ فإذا غَسَلَ وَجْهَهُ نَزَلَتْ خَطِيئَتُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فإذا غَسَلَ يَدَيْهِ إلى المِرْفِقَيْنِ وَرِجْلَيْهِ إلى الكَعْبَيْنِ سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ هُوَ لهُ ومِنْ كُلِّ خَطِيئَةٍ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ فإذا قامَ إلى الصَّلاةِ رَفَعَهُ الله عَزَّوَ جَلَّ بِها دَرَجَةً وإنْ قَعَدَ قَعَدَ سالِماً

جو آدمی نماز کا ارادہ کرتے ہوئے اپنے وضو کے برتن کی طرف اٹھا، پھر اس نے اپنے ہاتھ دھوئے تو پہلے قطرے کے ساتھ ہی اس کی تمام خطائیں گر جاتی ہیں، پھر جب اس نے اپنا منہ دھویا تو اس کے کانوں، اس کی آنکھوں کی خطائیں پہلے قطرے کے ساتھ ہی گر جاتی ہیں، پھر جب اس نے اپنے ہاتھ کہنیوں سمیت اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے تو وہ ہر گناہ سے محفوظ ہو گیا، اور ہر خطاء سے، وہ اس دن کی طرح ہو گیا جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا، پھر جب وہ نماز کی طرف اٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے درجے کو بلند کرتے ہیں، اگر اس طرح نماز ادا نہ کی بیٹھ گیا تو خطاء سے محفوظ ہو گیا۔(احمد، ترمذی)

وضو کے بعد دعا کی فضیلت

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَقُولُ : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلاَّ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ {السنن الكبریٰ للبیهقی ۱/ ۷۸، ابی داود، ابن حبان ۳/۳۲۵)

تم میں جو شخص وضوء کرے پھر یوں کہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، تو اس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

بیمار پرسی کرنے کا ثواب

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُودُ مَرِيضاً مُمْسِياً إِلاَّ خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُصْبِحَ وَمَنْ أَتَاهُ مُصْبِحاً خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُمْسِيَ { أبو داؤد والحاكم)

جو آدمی شام کے وقت کسی بیمار کی بیمار پرسی کرے گا تو اس کے ساتھ ستّر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو اس کے لئے صبح تک بخشش کی دعا مانگتے ہیں، اور جو شخص صبح کو مریض کے پاس آتا ہے اس کے ساتھ ستّر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو اس کے لئے شام تک بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔

<*> آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

خَمْسٌ مَنْ فَعَلَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللهِ ، عَزَّ وَجَلَّ ، : مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ خَرَجَ مَعَ جِنَازَةٍ ، أَوْ خَرَجَ غَازِيًا ، أَوْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُرِيدُ تَعْزِيرَهُ وَتَوْقِيرَهُ ، أَوْ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ فَسَلِمَ النَّاسُ مِنْهُ وَسَلِمَ مِنَ النَّاسِ

پانچ چیزیں ہیں، جو شخص ان میں سے کوئی ایک کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے، جس نے بیمار کی عیادت کی، یا جنازے کے ساتھ نکلا، یا جہاد کے لئے نکلا، یا جو شخص امام کے پاس اس کی مدد اور اس کی عزت کے ارادے سے گیا یا اپنے گھر میں بیٹھا رہا کہ لوگ اس سے محفوظ رہیں اور وہ لوگوں سے محفوظ رہے۔ (المعجم الکبیر طبرانی ج ۲۰ ص ۳۷، کنز العمال)

دعا کب قبول کی جاتی ہے؟

<*> آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

اطْلُبُوا اسْتِجابَةَ الدُّعاءِ عِنْدَ الْتِقاءِ الجُيُوشِ، وإقامَةِ الصَّلاةِ، وَنُزُولِ الغَيْثِ(الفتح الكبير١٨١/١، **كنزالعمال ١٥٥/٢٦**)

لشکروں کے ٹکراؤ کے وقت، نماز کھڑی ہونے کے وقت اور بارانِ رحمت کے نزول کے وقت دعا کی قبولیت مانگو۔

<*> آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

الدُّعَاءُ بَينَ الأَذَانِ وَ الإقَامَةِ مُستَجَابُ فَادعُوا { أبو يعلى }

اذان اور اقامت کے درمیان دُعا قبول ہوتی ہے پس تم دُعا مانگو۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دَعْوَةُ الرَّجُلِ لأَخِيه بِظَهْرِ الغَيْبِ مُسْتَجابَةٌ ومَلَكٌ عِنْدَ رَأسِهِ يَقُولُ آمِينَ ولَكَ بِمِثْلِ ذَلِكَ{ كنزالعمال ۲۶/ ۱۵۱،مصنف ابن أبي شيبة)

پیٹھ پیچھے آدمی کی اپنے بھائی کے لئے دُعا قبول کی گئی ہے اورایک فرشتہ اس کے سر کے پاس ہوتا ہے جو کہتا ہے قبول ہو اور تیرے لئے بھی اسی طرح ہو۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثَلاَثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٍ : دَعْوَةُ الصَّائِمِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ

{الجامع الصغیر ج۲ص ۳۲، جامع الاحادیث ج۱۱ص ۴۲۴، جامع الکبیر لسیوطی ج۱)

تین دعائیں قبول کی گئی ہیں: روزہ دار کی دعا، مظلوم کی دعا، اور مسافر کی دعا۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللہ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِترمذی، کنزالعمال۲۶/۲۰،مسندابی یعلیٰ موصلی۱/۲۸۳)

جسے یہ بات خوش کرے کہ اللہ تعالیٰ مشکلات اور مصائب میں اس کی دعا قبول کرے تو اسے چاہیے کہ وہ خوشحالی میں بہت زیادہ دعا کرے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ، أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ، وَوَقْتُ الْمَطَرِ

دو چیزیں رد نہیں کی جاتیں یا بہت کم رد کی جاتی ہیں: اذان کے وقت کی دعا اور بارش کے وقت مانگی جانے والی دعا۔ (سنن ابی داؤد)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا يَرُدُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ دُعَاءَهُمُ: الذَّاكِرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيرًا، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَالْإِمَامُ الْمُقْسِطُ {الدعاللطبرانی ،شعب الایمان البیهقي)

تین آدمیوں کی دعا اللہ تعالیٰ رد نہیں کرتے: بہت زیادہ ذکر کرنے والا، مظلوم اور عدل کرنے والا حکمران۔

نرمی کی فضیلت

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا أرادَ الله بِأهْلِ بَيْتٍ خَيْراً أدْخَلَ عَلِيْهُم الرِّفْقَ

جب اللہ تعالیٰ کسی گھر والے پر خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو ان پر نرمی داخل کر دیتے ہیں۔

{الجامع الصغیر ج ا ص ۶۴، ۶۹، کنز العمال ج ۲۹ ص ۷۱)

<*> حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ ، وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لاَ يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ

بے شک اللہ تعالی خود رفیق ہیں اور نرمی کو پسند کرتے ہیں، اور نرمی پر وہ چیز عطاء فرماتے ہیں جو سختی کرنے پر نہیں عطاء فرماتے۔ {اتحاف الخیرۃ المھرہ ج ۶ ص ۳۲)

حافظ ابوالفضل عراقی نے نرم روی اور نرم خوئی پر بہت ہی خوبصورت شعر کہا

لَم أَرَ مِثلَ الرِّفقِ فِي لِينِه... أَسرَعُ لِلعَذرَاءِ مِن خِدرِهَا

مَن يَّستَعِن بِالرِّفقِ فِي أمرِه... يَستَخرِجُ الحَيَةَ مِن جُحرِهَا

<*> علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی جامع الصغیر میں ایک روایت نقل فرمائی ہے،

إذا أرادَ الله بِأهْلِ بَيْتٍ خَيْراً فَقَّهَهُمْ في الدِّينِ ووَقَّرَ صَغِيرُهُمْ كَبِيرَهُمْ ورَزَقَهُمْ الرِّفْقَ في مَعيشَتِهِمْ والقَصْدَ في نَفَقاتِهِمْ وَبَصَّرَهُمْ عُيُوبَهُمْ فَيَتُوبُوا منها وإذا أرادَ بِهِمْ غَيْرَ ذلك تَرَكَهُمْ هَمَلاً

جب اللہ تعالیٰ کسی گھر والوں کے ساتھ نیکی کا ارادہ کرتے ہیں تو ان کو دین میں سمجھ عطاء فرما دیتے ہیں، اوران کے چھوٹے بڑوں کی عزت کرتے ہیں، اوران کی معیشت نرم کر دیتے ہیں، اور ان کے اخراجات میں میانہ روی ہوتی ہے، اورانہیں ان کے عیب دکھا دیتے ہیں، پھر وہ اس سے توبہ کر لیتے ہیں، اور اگر اللہ تعالیٰ کو اس کے علاوہ منظور ہوتا ہے تو پھر ان کو ڈھیلا چھوڑ دیتے ہیں۔

<*>خرائطی نے اپنی کتاب مکارم الاخلاق میں حضرت عائشہؓ کی روایت نقل کی ہے، جسے علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی جامع الاحادیث میں خرائطی کے حوالے سے یوں نقل کیا ہے،

إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمْ بَابَ الرِّفْقِ، وَإِذَا أَرَادَ بِأَهْلِ بَيْتٍ شَرًّا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الْخُرْقَ (مکارم الاخلاق للخرائطی ج۱ص۲۳۱)

جب اللہ تعالیٰ کسی گھر والوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو ان پر نرمی کے دروازے کھول دیتے ہیں، اور جب کسی گھر والوں کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتے ہیں تو ان میں سختی داخل کر دیتے ہیں۔

<*>حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبِيدٍ خَيْرًا رَزَقَهُمُ الرِّفْقَ فِي مَعَاشِهِمْ، وَإِذَا أَرَادَ بِهِمْ شَرًّا أَوْ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ رَزَقَهُمُ الْخُرْقَ فِي مَعَاشِهِمْ(شعب الایمان)

جب اللہ تعالیٰ کچھ بندوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو ان کی گزران میں نرمی پیدا کر دیتے ہیں، اور جب ان کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتے ہیں تو ان کی گزران میں سختی پیدا کر دیتے ہیں۔

<*>علامہ ابو بکر البیہقی نے اپنی شعب الایمان میں ایک روایت نقل کی ہے

الرِّفْقُ يُمْنٌ، والْخُرْقُ شُؤْمٌ، وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الرِّفْقَ، فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ، وَإِنَّ الْخُرْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ، الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ كَانَ الْحَيَاءُ رَجُلًا لَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا، وَإِنَّ الْفُحْشَ مِنَ الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ فِي النَّارِ، وَلَوْ كَانَ الْفُحْشُ رَجُلًا لَكَانَ رَجُلًا سُوءًا، وَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَخْلُقْنِي فَحَّاشًا

نرمی برکت ہے اور سختی نحوست ہے، جب اللہ تعالیٰ کسی گھر والوں کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو ان میں نرمی داخل کر دیتے ہیں، نرمی کسی بھی چیز میں ہوتی ہے تو اسے خوب صورت کر دیتی ہے اور سختی کسی بھی چیز میں ہوتی ہے تو اسے عیب دار کر دیتی ہے، حیاء

ایمان میں سے ہے، اور ایمان کاصلہ جنّت ہے، حیاء والا آدمی نیک آدمی ہے اور بد گوئی گناہ میں سے ہے، اور گناہ کاصلہ دوزخ ہے، بد گو آدمی بُرا آدمی ہے، (آپ ﷺ نے فرمایا) مجھے اللہ تعالیٰ نے بد گوئی کرنے والا پیدا نہیں کیا۔

<*> مسلم، ابوداود اور ابن ماجہ میں ایک روایت ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ كُلَّهُ (ابوداؤد)

جو شخص نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ ہر بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔

<*> طبرانی میں حضرت ابن عمرؓ کی ایک روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا أَعْطَى أَهْلُ الْبَيْتِ الرِّفْقَ إِلَّا نَفَعَهُمْ (معجم الكبيرطبراني)

جن گھر والوں کو نرمی دی گئی اُس نے انہیں نفع دیا۔

<*> علی بغدادی کی مسند ابی الجعد میں حضرت عائشہؓ کی ایک روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا:

يَا عَائِشَةُ مَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

اے عائشہ! جو شخص نرمی کے حصہ سے محروم کر دیا گیا وہ دنیا اور آخرت کی بھلائی کے حصہ سے محروم کر دیا گیا۔

<*> علامہ مناوی نے فیض القدیر میں حضرت امام غزالیؒ کا ایک قول نقل فرمایا ہے،

اَلرِّفقُ مَحمُودٌ وَضِدُّهُ اَلعُنفُ وَالحِدَةُ وَالعُنفُ يَنتِجُهُ الغَضَبَ وَالفَظَاظَةَ وَالرِّفقُ وَاللَّينُ يَنتِجُهُمَا حُسنَ الخُلُقِ وَالسَّلَامَةَ وَالرِّفقُ ثَمرَةٌ لَا يُثمِرُهَا إِلَّا حُسنَ الخُلُقِ وَلَا يُحسِن الخُلُقَ إِلَّا بِضَبطِ قُوَّةِ الغَضَبِ وَقُوَّةِ الشَّهوَةِ وحِفظُهُمَا عَلَى حَدِّ الاِعتِدَالِ وَلِذَلِكَ أَثنىٰ المُصطَفَى ﷺ عَلى الرِّفقِ وَبَالَغَ فِيهِ (ج ا ص ۲۶۳)

نرمی قابل ستائش ہے اور اس کے مقابلے میں سختی اور گرمی ہے، سختی کا نتیجہ غصہ اور بد اخلاقی ہے، نرمی اور ملائمت دونوں کا نتیجہ عمدہ اخلاق اور سلامتی ہے، نرمی ایک ایسا درخت ہے جو عمدہ اخلاق کا پھل دیتا ہے، اور اخلاق کی عمدگی غصہ اور شہوت کی طاقت کو

قابو کیے بغیر، اوران دونوں کو حدّ اعتدال میں رکھے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی، اسی لئے تو حضرت مصطفیٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نرمی کی مبالغے کی حد تک تعریف فرمائی ہے۔

<*> بحر المدید فی تفسیر القرآن المجید میں ایک ارشاد نبوی نقل کیا گیا ہے،

أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْناً مَا، عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْماً مَا. وأَبْغِض بَغِيضَكَ هَوْناً مَا، عسى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْماً مَا

اپنے گہرے دوست کے ساتھ نرمی والا معاملہ کر ہو سکتا ہے کہ وہ ایک دن تیرے ساتھ سخت دشمنی رکھنے والا ہو جائے، اوراپنے ساتھ سخت دشمنی رکھنے والے کے ساتھ نرمی کا معاملہ کر ہو سکتا ہے کہ وہ ایک دن تیرا گہرا دوست ہو جائے۔

شہید کون ہیں؟

<*> آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ أُمَّهُ بِسَرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ

قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، سِقط (وہ ناتمام بچہ جو اپنی میعاد سے پہلے گر جائے) اپنی ماں کو اپنی ناف سے کھینچے گا، جب کہ اس نے اس پر صبر کیا ہو اور ثواب کی امید رکھی ہو۔ (مسند احمد)

<*> آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ الله ، المَقْتُولُ فِي سَبِيلِ الله شَهِيدٌ وَالمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الجَنْبِ شَهِيدٌ وَالمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الحرِيقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الهَدْمِ شَهِيدٌ وَالمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجَمعٍ شَهِيدَةٌ{ ابن ابی شیبہ ۲/ ۴۷۰،أبو داؤد و النسائي)

شہید فی سبیل اللہ کے علاوہ شہادت سات قسم پر ہے، اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارا گیا شہید ہے، طاعون کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے، پانی میں ڈوبنے والا شہید ہے، ذات الجنب (پہلو میں جسے پھوڑا نکلا ہوا ہو، نمونیہ کی بیماری والا) والا شہید ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنے

والا شہید ہے، جل کر مرنے والا شہید ہے، کسی چیز کے نیچے دب کر مر جانے والا شہید ہے، حمل میں مر جانے والی عورت شہید ہے۔

شہادت کا اجر پانے والے

ان کے علاوہ مختلف احادیث میں بہت سے ایسے لوگوں کا ذکر ملتا ہے جنہیں شہید کا رتبہ دیا گیا ہے، یا جنہیں شہید قرار دیا گیا ہے۔ان میں ہم نے مختلف کتب حدیث سے تلاش کر کے ایک اچھی خاصی تعداد شہدا کی جمع کی ہے۔

(۱)مجاہد۔

(۲)طاعون میں مرنے والا۔(۳)پیٹ درد سے مرنے والا

(۴)ڈوب کر مرنے والا۔(۵)ذات الجنب والا (نمونیہ)

(۶) جل کر مرنے والا۔(۷)حمل میں مرنے والی۔(۸)دب کر مرنے والا۔

(۹)شہادت کا پختہ ارادہ رکھنے والا، مگر شہادت کا اتفاق نہ ہو سکا۔

(۱۰)(سِل) پھیپھڑوں کی بیماری میں مرنے والا۔(مسند احمد)

(۱۱)مسافر جس بھی بیماری میں مرے۔(دار قطنی)

(۱۲)بخار میں مرنے والا۔(دیلمی)

(۱۳)لدیغ، جسے کسی چیز نے ڈسا ہو۔

(۱۴)الشریق (۱۵) جسے درندے نے چیر پھاڑ کھایا ہو۔

(۱۶)جانور کے اوپر سے گر کر مرنے والا۔(طبرانی)

(۱۷)پہاڑ سے گر کر مرنے والا۔ طبرانی۔

(۱۸)راہ خدا میں بستر مرگ پر مرنے والا۔ مسلم

(۱۹)اپنے مال کی حفاظت میں مارا گیا۔

(۲۰)اپنے دین کی خاطر مارا گیا۔

(۲۱)اپنے خون کے لئے جسے مارا گیا۔
(۲۲)اپنے گھر والوں کی خاطر مارا گیا۔ اصحاب السنن(۲۳)جو ظلماً مارا گیا۔ (مسند احمد)
(۲۴)کسی کو ظلماً قید رکھا گیا اور جیل میں ہی وہ مر گیا۔ ابن مندہ۔
(۲۵) وَالمَيِّتُ عِشقًا وَّقَد عَفَّ وَكَتَمَ (أخرجه الديلمي من حديث ابن عباس
(۲۶)طالب علمی میں مرنے والا۔(بزار)
(۲۷)عورت بچے کی پیدائش کے دوران مرنے والی۔(ابو نعیم)
(۲۸)طاعون کی وجہ سے اپنے شہر میں ہی صبر کرنے والا۔(مسند احمد)
(۲۹)اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہرہ دینے والا۔
(۳۰)امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے باعث ظالم بادشاہ کے حکم سے مارا جانے والا۔
(۳۱)عورتوں میں سے جس نے غیرت پر صبر کیا۔ بزار، طبرانی
(۳۲)جس نے ایک دن میں پچیس باریوں کہا: اللّٰهُمَّ بَارِك لِي فِي المَوتِ وَفِي مَا بَعدَ المَوتِ۔ طبرانی، یہ بھی شہید ہے۔
(۳۳)جس نے چاشت کی نماز پڑھی، ہر ماہ تین دن کے روزے رکھے، سفر اور حضر میں وتر ترک نہ کئے۔(طبرانی)
(۳۴)امت کے فساد کے زمانے میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سنت پر عمل کرنے والا۔(طبرانی)
(۳۵)سچا اور امانت دار تاجر بھی شہادت کی موت مرے گا۔ حاکم۔
(۳۶)جس نے اپنی بیماری میں چالیس بار لا إله إلا أنت سبحانك إني كنت من الظالمين پڑھا اور مر گیا تو وہ بھی شہید ہے۔ حاکم۔
(۳۷)وجالب طعام إلى بلد(اخرجه الديلمي)
(۳۸)ثواب کی نیت رکھنے والا موذن۔ طبرانی۔
(۳۹)اپنی بیوی اور اپنے ماتحتوں میں اللہ تعالیٰ کے احکامات نافذ کرنے اور انہیں حلال کھلانے والا بھی شہید مرے گا۔

(۴۰)برف کے ساتھ غسل کرنے والا، جسے ٹھنڈ لگی اور وہ مر گیا۔

(۴۱)جس نے آپ ﷺ پر سو بار درود پڑھا اور وہ مر گیا تو شہید مرا۔ابن ابی شیبہ ۔

(۴۲)جس نے صبح وشام یہ کہا:

اللّٰهُمَّ إني أشهدك أنك أنت الله الذي لا إلٰه إلا أنت وحدك لا شريك لك وأن محمدا عبدك ورسولك أبوء بنعمتك علي وأبوء بذنبي فاغفر لي إنه لا يغفر الذنوب غيرك

اور مر گیا تو وہ شہید مرا۔(الاصبہانی)

(۴۳)جس نے صبح کے وقت تین باریوں کہا:

أعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم

اور سورہ حشر کی تین آیات پڑھیں، پھر مر گیا تو شہید مرا۔ترمذی۔

(۴۴)جو شخص جمعہ کے دن مرا تو اس نے شہادت کی موت پائی۔(حمید)

(۴۵)جس نے شہادت کی سچی تمنا کی وہ مرے گا تو شہادت کی موت مرے گا۔ (مسلم)

مذکورہ حالات میں مرنے والے کو شہیدوں کا اجر ملے گا،اس طرح مرنے والوں کی تعداد ساٹھ ہے جسے اوجز المسالک اور علامہ سیوطی کی ابواب السعادۃ فی اسباب الشھادۃ میں دیکھا جاسکتا ہے۔

حضرات محدثین کرام نے اپنی شروحات میں اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ شہادت کے مختلف مراتب اور درجات میں جو اجر وثواب ہے یہ صرف امت محمدی کے لیے ہے، مختلف قسم کی شہادتوں کا ملنا بھی امت محمدی کی شان ہے ورنہ اس سے پہلے کی امتوں کو یہ اعزاز وافتخار حاصل نہیں تھا، ان امتوں کے لیے شہادت کا مرتبہ اسی شخص کے لیے تھا جو راہ خدا میں جان دے جاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کا اجر

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللهِ سَبْعُ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُحَلَّى حُلَّةَ الإِيمَانِ وَيُزَوَّجُ اثْنَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الأَكْبَرِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَيَشْفَعُ فِي سَبْعِينَ إِنْسَاناً مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ

شہید کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں سات مرتبے ہیں، اس کو پہلی دفعہ خون گرتے ہی معاف کر دیا جاتا ہے، وہ جنّت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے، وہ ایمانی زیور سے مزیّن کیا جاتا ہے، موٹی آنکھوں والی بہتّر حوروں سے اس کی شادی کی جائے گی، قبر کے عذاب سے بچایا جائے گا، بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا، اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا، اس میں سے ایک موتی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے، وہ اپنے گھر والوں میں سے ستر کی سفارش کرے گا۔ (ابن ماجہ، مسند احمد)

<*> ہیثمی کی مجمع الزوائد میں ہے،

فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يَحْمِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا ابْتَدَرَتْ إِلَيْهِ ثِنْتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، فَإِذَا اسْتُشْهِدَ فَإِنَّ أَوَّلَ قَطْرَةٍ تَقَعُ مِنْ دَمِهِ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ كُلَّ ذَنْبٍ وَتَمْسَحَانِ الْغُبَارَ عَنْ وَجْهِهِ تَقُولَانِ قَدْ أَنَا لَكَ وَيَقُولُ قَدْ أَنَا لَكُمَا (معجم کبیر طبرانی ج۲)

جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسلحہ اٹھاتا ہے تو دو حوریں اس کی طرف بڑھتی ہیں، جب وہ شہادت پا جاتا ہے تو اس کے خون کے پہلے قطرے پر اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف کر دیتے ہیں، اس کے چہرے سے گرد و غبار کو صاف کرتی ہیں، اور وہ کہتی ہیں تیرا وقت آچکا ہے، وہ کہتا ہے تم دونوں کا وقت آچکا ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ

الشَّهِيدُ لَا يَجِدُ أَلَمَ الْقَتْلِ، إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مَسَّ الْقَرْصَةِ

شہید کو قتل کی اتنی بھی تکلیف نہیں ہوتی جتنی تم میں سے کسی کو چیونٹی کے کاٹے کی تکلیف ہوتی ہے۔ (المعجم الاوسط ج ۱ ص ۹۲)

علامہ بغوی کی شرح السنہ کی جلد دس، علامہ بیہقی کی السنن الکبریٰ جلد نو، امالی ابن بشران جلد ایک میں أَلَمَ الْقَرْصَةِ کے الفاظ آئے ہیں، جس کا معنی ہے چیونٹی کے کاٹنے کا درد۔ جب کہ سنن نسائی میں الْقَرْصَةَ يُقْرَصُهَا کے الفاظ آئے ہیں۔

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں کہ

شہید سے حقیقی اور حکمی دونوں مراد ہیں، ان دونوں کو قتل کا درد نہیں ہوتا، ایک روایت میں مس القتل کے الفاظ آئے ہیں، جس کا مطلب ہے موت کی شدت، یعنی شہید کو اس قدر بھی تکلیف نہیں ہوتی جس قدر تم میں سے کسی کو ایک چیونٹی کے کاٹنے سے تکلیف ہوتی ہے، مس القرصہ کا معنی ہے چیونٹی کے کاٹنے کا درد، ایک قول یہ بھی ہے کہ قرص کا معنی یہ ہے کہ اس کو اتنی بھی تکلیف نہیں ہوتی جتنی کہ کسی انسان کی چمڑی کو ناخن سے پکڑنے سے درد ہوتا ہے۔

علامہ طیبی کہتے ہیں کہ قَرص کا معنی ہے انگلیوں کے کنارے سے کسی چیز کو پکڑنا، یعنی انگلیوں سے پکڑنے سے جس قدر تکلیف ہوتی ہے شہید کو اتنی تکلیف بھی نہیں ہوتی، احادیث کی کتب میں اس روایت کے ساتھ حضرت خبیبؓ انصاری کے وہ اشعار بھی مذکور ہیں، جن سے استدلال کیا گیا ہے کہ انہیں بھی تختہ دار پر تکلیف نہیں ہوئی۔

وَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا ... عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ ... شَارَكَ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ

حضرت خبیب انصاریؓ وہ پہلے شخص ہیں جن کو زمانہ اسلام میں تختہ دار پر چڑھایا گیا، آپؓ بدر کے معرکے میں شریک ہوئے، بدر میں انہوں نے اپنے ہاتھ سے حارث کو قتل کیا تھا، حارث کافر تھا، غزوہ رجیع میں سن تین میں گرفتار کیے گئے، مکہ لائے گئے، جہاں حارث بن عامر کے بیٹوں نے انہیں قتل کرنے کے لیے خرید لیا، آپؓ ان کے پاس قیدی کے طور پر رہے، پھر بنو حارث نے انہیں تنعیم میں پھانسی دی، مواہب میں ہے جب

حضرت خبیب کو وہ حرم سے پھانسی کے لیے لے کر نکلے تو حضرت خبیبؓ نے انہیں کہا کہ مجھے دو رکعت نماز ادا کرنے دو، پھر حضرت خبیب نے یہ اشعار پڑھے۔

<*> آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

الشُّهَدَاءُ عَلَى بَارِقٍ نَهْرٍ بِبَابِ الْجَنَّةِ فِي قُبَّةٍ خَضْرَاءَ، يَخْرُجُ عَلَيْهِمْ رِزْقُهُمْ مِنَ الجَنَّةِ بُكْرَةً وَعَشِيًّا (رواه أحمد)

شہداء جنت کے دروازے پر گنبد خضراء میں ایک نہر پر ہوں گے، صبح وشام جنّت کا رزق ان کے لئے نکلے گا۔

<*> حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ الله جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِيحه ريح المْسك ولونه لَوْنَ الزَّعْفَرَانِ عَلَيْهِ طَابَعُ الشُّهَدَاءِ وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ مُخْلِصًا أَعْطَاهُ اللّٰهُ أَجْرَ شَهِيدٍ وَإِنْ مَاتَ على فرَاشه (مواردالظمآن الى زوائدابن حبان ۳۸۹/۱)

جو شخص اللہ کے راستے میں زخمی ہوا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی اوراس کا رنگ زعفران کی طرح ہوگا،اس پر شہدا کی مہر لگی ہوگی اور جس نے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کیا اللہ اسے شہید کا اجر عطاء فرمائیں گے اگرچہ وہ بستر پر ہی مرے۔

قیامت کے دن مشرکین کی اولاد کا مقام

<*> آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

أَطْفالُ المُشْرِكِينَ خَدَمُ أَهْلِ الجَنَّةِ { المعجم الاوسط طبرانی ۵/ ۲۹۴)

مُشرکوں کے بچے جنّت والوں کے خادم ہوں گے۔

حلال وحرام

<*> آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ {أبو داؤد)

جس نے اپنے بھائی کو ایک سال چھوڑے رکھا، پس وہ اس کا خون بہانے کی طرح ہے۔

<*>حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لاَ يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أنْ يَهْجُرَ مُؤْمِناً فَوقَ ثَلاَثٍ ، فإنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلاَثٌ ، فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ ، فَإنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الأَجْرِ ، وَإنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالإِثْمِ ، وَخَرَجَ المُسَلِّمُ مِنَ الهِجْرَةِ { أَبُو داود)

تین دن سے زائد مومن کو چھوڑ دینا کسی مومن کے لئے حلال نہیں ہے، اگر تین دن میں اس کے پاس سے گزرے تو اس سے ملاقات کرے اور اسے سلام کرے، اگر اس نے اس کے سلام کا جواب دیا تو اجر میں دونوں برابر ہیں، اگر اس نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا تو وہ گناہ لے کر لوٹا، اور سلام کرنے والا چھوڑنے کے زمرے سے نکل گیا۔ امام ابو داود نے فرمایا: کہ اگر یہ ترک تعلق اللہ تعالیٰ کے لئے ہے تو پھر یہ اس وعید میں نہیں آتا۔ آپ ﷺ نے اپنی بعض ازواج کو چالیس دن تک چھوڑے رکھا، حضرت ابن عمرؓ نے اپنے ایک بیٹے کو تاحیات چھوڑے رکھا(ابو داؤد)

<*> آپ ﷺ نے حضرت ابو ہریرہؓ کا ہاتھ پکڑ کر یہ پانچ باتیں بتائیں

(۱)اتَّقِ المَحَارِمَ تَكُنْ أعْبَدَ النَّاسِ

اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچو تم سب سے زیادہ لوگوں میں عبادت گزار ہو جاؤ گے۔

(۲)وارْضَ بما قَسَمَ الله لَكَ تَكُنْ أغْنى النَّاس

اللہ تعالیٰ نے جو تیری قسمت میں لکھا ہے اس پر راضی ہو جا، تو لوگوں میں سب سے زیادہ مالدار ہو جائے گا۔

(۳)وأحسِنْ إلى جارك تَكُنْ مُؤمِناً

اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کر تو ایماندار ہو جائے گا۔

(۴)وأحِبَّ لِلنَّاسِ ما تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِماً
لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے کرو تو مسلمان ہو جاؤ گے۔
(۵)ولا تُكْثِرِ الضَّحِك فإنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكَ تُميتُ القَلْبَ
زیادہ مت ہنسو، زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے (سنن ترمذی)

حیاء کی فضیلت

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
الْحَيَاءُ وَالْإِيمَانُ قُرِنَا جَمِيعًا، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ { الحاكم)
حیاء اور ایمان دو جڑواں چیزیں ہیں، جب ان دو میں سے ایک اُٹھ جائے تو دوسری بھی اُٹھ جاتی ہے۔
<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ، حیاء سراسر خیر ہے۔{مسلم)
<*> آپ ﷺ نے فرمایا: مَا كَانَ الحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ (ترمذی)
جب حیاء کسی چیز میں ہوتی ہے تو اسے خوبصورت بنا دیتی ہے
<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: إِذَا لَم تَستَحيِ فَاصنَع مَا شِئتَ ،
جب تجھ میں حیاء نہ رہے تو جو مرضی ہے کر{الادب المفرد)
<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ أَوْ سَبْعُونَ بَابًا، أَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَأَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ (سنن ابن ماجہ)
ایمان کے ساٹھ یا ستر سے کچھ اوپر شعبے ہیں، ان میں افضل لا الہ الا اللہ کہنا، ان میں سب سے کم درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا اور حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے۔
<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ،
بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ حیاء والا اور پردہ پوشی کرنے والا ہے۔{الادب للبیہقی)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا، وَإِنَّ خُلُقَ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ

ہر دین کے کچھ اخلاق ہیں اور دین اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔(**سنن ابن ماجہ**)

<*> حضرت موسیٰ کے بارے میں آتا ہے،

فيه الحياءُ والخَفَرُ وكان يستتر،(اطراف المسند)

ان میں شرم اور حیاء بہت زیادہ تھی،وہ اسی لئے چھپ کر غسل کرتے تھے۔

<*> آپ ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ ﷺ بہت زیادہ حیاء والے تھے، یہاں

أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ

دوشیزہ سے بھی زیادہ حیاءدار تھے۔(جیسے دوشیزہ اپنے پردے میں) جب آپ ﷺ کسی چیز کو ناپسند کرتے تو ہم آپ ﷺ کے چہرے سے پہچان لیتے تھے۔(مسلم شریف)

<*> ایک روایت میں ہے، كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَدِيدُ الْحَيَاءِ

آپ ﷺ بہت حیاء والے تھے{اتحاف الخیرہ المھرہ)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خَمْسٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ: الْحَيَاءُ، وَالْحِلْمُ، وَالْحِجَامَةُ، وَالسِّوَاكُ، وَالتَّعَطُّرُ

پانچ چیزیں حضرات انبیاء کی سنت ہیں۔حیاء، حلم، حجامہ، مسواک کرنا، خوشبو لگانا۔

ایک روایت میں نکاح کا ذکر بھی ہے۔(تاریخ الکبیر للبخاری)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَوَّلُ مَا يُرْفَعُ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ الْحَيَاءُ وَالإِيمَانُ ، فَسَلُوهُمَا اللَّهَ

سب سے پہلے اس امت سے جو چیز اٹھائی جائے گی وہ حیاء اور ایمان ہے، پس تم اللہ سے ان دونوں کا سوال کرو۔ایک روایت میں حیاء اور امانت کا ذکر ہے۔(اتحاف الخیرۃ المھرہ)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: الْحَيَاءُ فِي الْعَيْنَيْنِ{امثال الحدیث ابو اصبہانی)

حیاء آنکھوں میں ہوتی ہے۔

<*> آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: إِنَّ الْحَيَاءَ مِنْ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ،
حیاء شرائع اسلام میں سے ہے۔{معجم الکبیر طبرانی ج ۱۰ ص ۱۶۶)

<*> آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، {بخاری)

حیاء ایمان میں سے ہے۔

<*> آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ خُلُقًا ، وَخُلُقُ الإِيمَانِ الْحَيَاءُ

ہر چیز کے لئے اخلاق ہوتے ہیں اور ایمان کا اخلاق حیاء ہے۔{ابن ابی شیبہ ۸ /۳۳۸)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قِلَّةُ الْحَيَاءِ كُفْرٌ {ابن ابی شیبہ ج۸ ص۳۳۶)

حیاء کا کم ہونا کفر ہے۔

<*> آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنْ الْإِيمَانِ
حیاء اور جھگڑے کے وقت زبان کی اٹکن دونوں ایمان کے حصے ہیں۔
{مشکل الآثار ج۶ ص۲۹۷)

<*> حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْعِيَّ مِنَ الْإِيمَانِ وَهُمَا يُقَرِّبَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدَانِ مِنَ النَّارِ

بے شک حیا اور اٹکن ایمان میں سے ہے اور یہ دونوں جنت سے قریب کرتی ہیں اور دوزخ سے دور کرتی ہیں۔(مسند الشامیین للطبرانی ج۲ ص۶۴)

<*> آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو ارشاد فرمایا:

يَا عَلِي إِنَّ الإِسلَامَ عُريَانٌ لِبَاسُهُ التَّقوَى وَرِيَاشُه الهُدَى وَزِينَتُهُ الحَيَاءُ وَعِمَادُهُ الوَرَعُ وَمِلَاكُهُ العَمَلُ الصَّالِحُ وَأَسَاسُ الإِسلَامِ حُبِّي وَحُبُّ أَهلِ بَيتِي

اے علیؓ! اسلام بے لباس ہے، اس کا لباس تقویٰ ہے، ہدایت اس کا عمدہ سامان ہے، حیاء اس کی زینت ہے، ورع اس کا ستون ہے، نیک عمل اس کا سرمایہ ہے، میری اور میرے اھل بیت کی محبت اسلام کی بنیاد ہے۔{کنز العمال ج۱۳ ص۶۱۹)

<*>ایک شخص نے آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی کا تذکرہ کیا، تو دوسرے بندے نے اسے کہا: کہ کیا تو اس کی غیبت کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَن أَلقَى جِلبَابَ الحَيَاءِ فَلَا غِيبَةَ لَهُ{كنزالعمال ج٣ص١٤٢٩)

جو حیاء کی چادر اوڑھ لے اس کے لئے غیبت جائز نہیں ہے۔

<*>آپ ﷺ انصار میں سے ایک آدمی کے پاس سے گزرے، وہ شخص اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں وعظ کر رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا:

دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ{كنزالعمال ج٣ص١٢٤٥)

اسے چھوڑ دے حیاء ایمان میں سے ہے۔

صحابہ کرام آپ ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے، عرض کرنے لگے، یارسول اللہ! کیا حیاء دین میں سے ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: بَل هُوَ الدِّينُ كُلُّهُ بلکہ حیاء پورا دین ہے۔ {کنز العمال ج۳ص۱۲۴۵)

آپ ﷺ نے فرمایا: اَلحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ وَأَحيىٰ أُمَّتي عُثمَانُ{کنز العمال ج۳ ص ۲۲۹)

حیاء ایمان میں سے ہے اور میری امت میں سب سے زیادہ حیاء والا عثمان ہے۔

<*>حضرت جابر بن عبداللہ نے حضرت علی سے پوچھا: کہ مؤمن کی نشانی کیا ہے؟ تو حضرت علیؓ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے عرض کیا۔ یارسول اللہ! مَا عَلَامَۃ المُؤمِن؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سِتَّةُ أَشيَاءَ حَسَنٌ ولٰكِن في سِتَّةٍ مِنَ النَّاسِ أَحسَنُ: العَدلُ حَسَنٌ ولٰكِن في الأُمَرَاءِ أَحسَنُ، وَالسَّخَاءُ حَسَنٌ ولٰكِن في الأَغنِيَاءِ أَحسَنُ، اَلوَرعُ حَسَنٌ و لٰكِن في العُلَمَاءِ أَحسَنُ، اَلصَّبرُ حَسَنٌ ولٰكِن في الفُقَرَاءِ أَحسَنُ، اَلتَّوبَةُ حَسَنٌ ولٰكِن في الشَّبَابِ أَحسَنُ، اَلحَيَاءُ حَسَنٌ ولٰكِن في النِّسَاءِ أَحسَنُ

چھ چیزیں اچھی ہیں مگر چھ لوگوں میں بہت ہی اچھی ہیں، عدل کرنا اچھا ہے مگر حکمرانوں میں بہت ہی اچھا ہے، سخاوت کرنا اچھا ہے مگر مالداروں میں بہت ہی اچھا ہے، تقویٰ اختیار کرنا اچھا ہے مگر علماء میں بہت ہی اچھا ہے، صبر کرنا اچھا ہے مگر فقیروں میں بہت ہی اچھا ہے، توبہ کرنا اچھا ہے مگر نوجوانوں میں بہت ہی اچھا ہے، حیاء کرنا اچھا ہے مگر عورتوں میں بہت ہی اچھا ہے۔{کنز العمال ج۱۳ص۴۶۶)

<*> أول ما يَنزَعُ الله مِنَ العَبدِ الحَيَاءَ فَيَصِيرُ مقاتاً ممقتاً ثُمَّ يَنزَعُ عَنهُ الأَمَانَةَ فَيَصِيرُ خَائِناً مَخُوناً ثُمَّ يَنزَعُ عَنهُ الرَّحمَةَ فَيَصِيرُ فَظّاً غَلِيظاً وَيَخلَعُ رِبقَةَ الإِسلَامِ مِن عُنُقِهِ فَيَصِيرُ شَيطَاناً لَعِيناً ملعناً

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ بندے سے حیاء سلب کرتے ہیں، پھر وہ ناپسندیدہ قرار دیا جاتا ہے، پھر اس سے امانت سلب کرتا ہے، پھر وہ خیانت کار بن جاتا ہے، پھر اس سے نرم دلی سلب کرتا ہے، پھر وہ سخت اور سنگدل ہو جاتا ہے، اور وہ اسلام کی ڈوری اپنی گردن سے نکال دیتا ہے تو وہ لعنتی شیطان بن جاتا ہے۔(کنز العمال ۳/۲۳۹)

تقدیر پر ایمان

(۱۶۱)۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ

بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی اچھی یا بری تقدیر پر ایمان نہ لائے اور اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ یہ نہ جان لے کہ جو کچھ اسے پہنچا ہے وہ اس سے ٹل نہیں سکتا تھا، اور جو کچھ اس سے ٹل گیا وہ اسے پہنچ نہیں سکتا تھا۔

<*> حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي القَدَرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ، فَقَالَ:

«أَبِهَذَا أُمِرْتُمْ أَمْ بِهَذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ؟ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِينَ تَنَازَعُوا فِي هَذَا الأَمْرِ، عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَلَّا تَتَنَازَعُوا فِيهِ {ترمذی)

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہماری طرف آئے تو ہم لوگ تقدیر پر بحث کر رہے تھے آپ ﷺ غصے میں آ گئے، یہاں تک کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا، گویا کہ آپ کے چہرے پر انار کے دانوں کا عرق نچوڑ دیا گیا ہو، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم لوگوں کو اس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ کیا میں اس لئے بھیجا گیا ہوں؟ تم لوگوں سے پہلے کی قومیں اسی مسئلے میں بحث و مباحثہ کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں، میں تم لوگوں کو قسم دیتا ہوں کہ اس مسئلے میں آئندہ بحث و تکرار نہ کرنا۔

<*> حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَرُدُّ القَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيدُ فِي العُمْرِ إِلَّا البِرُّ {ترمذی)

قضاء کو صرف دعا ہی بدل سکتی ہے اور عمر کو نیکی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بڑھا سکتی۔

<*> حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ: يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ بَعَثَنِي بِالحَقِّ، وَيُؤْمِنُ بِالمَوْتِ، وَبِالبَعْثِ بَعْدَ المَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالقَدَرِ

کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لائے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں اس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے موت پر ایمان لائے موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اور تقدیر پر ایمان لائے۔ (ترمذی شریف)

<*> حضرت مطر بن عکامسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا قَضَى اللَّهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً {ترمذی)

جب اللہ تعالیٰ نے بندے کی موت کسی جگہ لکھی ہوتی ہے تو وہ اس کے لیے وہاں جانے کی کوئی ضرورت پیدا کر دیتا ہے۔

<*>ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا، یارسول اللہ!
أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: هِيَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ {ترمذی)
یہ رُقیہ جن سے ہم دم کرتے ہیں اور یہ دوائیں جن سے ہم علاج کرتے ہیں اور یہ بچاؤ کی چیزیں جن سے ہم بچتے ہیں کیا یہ اللہ کی تقدیر کو ٹال سکتی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا یہ بھی تقدیر الٰہی میں سے ہیں۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعٍ: بِرِزْقِهِ وَأَجَلِهِ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، فَوَاللَّهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوْ: الرَّجُلَ يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ بَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الجَنَّةِ، فَيَدْخُلُهَا. وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الجَنَّةِ، حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ ذِرَاعَيْنِ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا {بخاری، کتاب القدر)
تم میں سے ہر ایک شخص اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع رہتا ہے پھر یہ چالیس دن میں بستہ خون کی شکل میں ہو جاتا ہے، پھر چالیس دن میں گوشت کالو تھڑا ہو جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرشتہ کو بھیجتا ہے اور چار چیزوں یعنی رزق، موت، بدبخت یا نیک بخت ہونے کے متعلق لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے واللہ تم میں کوئی آدمی دوزخیوں کا کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک ہاتھ یا گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے اس پر کتاب (نوشتہ تقدیر) غالب آتی ہے پس وہ جنتیوں کے عمل کرتا رہتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے اور ایک شخص جنتیوں کے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک یا دو گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے، اس پر کتاب غالب آجاتی ہے پس وہ دوزخیوں کے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔

جمعہ کے فضائل اوراحکام

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَوْمُ الْجُمُعَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً ، مِنْهَا سَاعَةٌ لَا يُوجَدُ عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاها ، وَالْتَمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْر

جمعہ کے دن بارہ گھڑیاں ہوتی ہیں، ان میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے جس میں کوئی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو عطاء فرمائے، پس اس کو تلاش کرو عصر کے بعد آخری گھڑی میں۔(سنن ابی داوٗد، سنن النسائی)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الإِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كانَ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا مِنْ بَيْتِهِ إِلَى المَسْجِدِ عَمَلُ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا { ابن ابی شیبہ ۱۵/ ۲)

جو شخص جمعہ کے دن (اپنی بیوی) کو نہلائے (یعنی اس کے ساتھ صحبت کرے) اور خود بھی نہائے پھر نماز کے لیے جلدی جائے، پیدل جائے سوار ہو کر نہ جائے اور امام سے نزدیک ہو کر توجہ سے خطبہ سنے، خاموش رہے اور بیہودہ بات نہ کرے تو اس کے ہر قدم پر جو وہ اپنے گھر سے مسجد تک اٹھاتا ہے، اس کو ایک سال کے روزوں اور ایک سال کی شب بیداری کا ثواب ملے گا۔

<*> حضرت عبایہ بن رفاعہ نے فرمایا کہ میں جمعہ کے لئے جارہا تھا، مجھے ابو عبس ملا اور کہنے لگا کہ میں نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ الله حَرَّمَهُ الله عَلَى النَّارِ {البخاري)

جس آدمی کے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوئے، اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کردیں گے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا صَلَّى أحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعاً {النسائي،مسلم)

تم میں جو شخص جمعہ کی نماز ادا کرے تو اسے چاہیے کہ اس کے بعد چار رکعت ادا کرے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ

جس نے سورۃ الکہف جمعہ کو پڑھی اس کے لئے دو جمعوں کے درمیان ایک نور روشن ہو گا۔(سنن نسائی، سنن بیہقی، صحیح الترغیب)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

التَمِسُوا الساعةَ الّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الجُمُعَةِ بَعْدَ العَصْرِ إلى غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ

جمعہ کے دن عصر کے بعد سے سورج غروب ہونے تک وہ گھڑی تلاش کرو جس میں ثواب کی امید رکھی جاسکتی ہے۔{ترمذی)

مصائب اور آزمائشوں پر ثواب

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا أحَبَّ اللهُ قومًا اِبتَلاهُم {الترمذي و أحمد)

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت کرتے ہیں تو اسے آزمائش میں ڈال دیتے ہیں

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَوَدُّ أهلُ العَافِيَةِ يومَ القِيَامَةِ حِينَ يُعطَى أَهلُ البَلاءِ الثَّوَابَ لَو أَنَّ جُلُودَهُم كانت قُرِضَت فِي الدُّنيا بالمَقَارِيضِ {ترمذي)

جب قیامت کے دن آزمائش والوں کو اجر و ثواب دیا جائے گا تو دنیا میں عافیت سے رہنے والے چاہیں گے کہ کاش دنیا میں ان کی چمڑیاں قینچیوں کے ساتھ کاٹی جاتیں۔

<*> حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا ابْتَلَاهُ ، فَمَنْ حُبِّهِ إِيَّاهُ يَمَسُّهُ الْبَلَاءُ حَتَّى يَدْعُوَهُ فَيَسْمَعَ دُعَاءَهُ(شعب الایمان)

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب بناتے ہیں تو اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتے ہیں، اس کی اس کے ساتھ محبت میں سے یہ ہے کہ اسے جب آزمائش پہنچتی ہے تو وہ دعا کرتا ہے ، پھر اللہ اس کی دعا کو سنتا ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَى ، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت رکھتے ہیں تو اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتے ہیں، جو اس پر راضی ہو گیا اس کے لیے اللہ کی رضا ہے اور جو اس آزمائش پر ناراض ہوا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو گیا۔ (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ج ۷ ص ۱۰)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا صَبَّ عَلَيْهِ الْبَلَاءَ صَبًّا، وَسَحَّهُ عَلَيْهِ سَحًّا، فَإِذَا دَعَاهُ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: صَوْتٌ مَعْرُوفٌ، وَقَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا رَبِّ عَبْدُكَ فُلَانٌ، اقْضِ لَهُ حَاجَتَهُ، فَيَقُولُ: دَعُوا عَبْدِي فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ صَوْتَهُ، فَإِذَا قَالَ: يَا رَبِّ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: لَبَّيْكَ عَبْدِي وَسَعْدَيْكَ، لَا تَدْعُونِي بِشَيْءٍ إِلَّا اسْتُجِيبَ لَكَ، وَلَا تَسْأَلُنِي شَيْئًا إِلَّا أَعْطَيْتُكَ، إِمَّا أَنْ أُعَجِّلَ لَكَ مَا سَأَلْتَ، وَإِمَّا أَنْ أَدَّخِرَ لَكَ عِنْدِي أَفْضَلَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ أَدْفَعَ عَنْكَ مِنَ الْبَلَاءِ مَا هُوَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ"، وَالْفَقْرُ أَشَدُّ الْبَلَاءِ، وَأَعْظَمُ الْمِحَنِ، فَإِنَّمَا يَفْعَلُ اللَّهُ ذَلِكَ بِعَبْدِهِ الَّذِي أَحَبَّهُ لِيَدْعُوَهُ فَيَسْمَعَ صَوْتَهُ دَاعِيًا لَهُ، وَيَسْأَلَهُ وَيَرَاهُ مُفْتَقِرًا إِلَيْهِ، وَكَذَلِكَ السَّقَمُ هُوَ مِنَ الْبَلَايَا وَالْمِحَنِ، فَيُسْقِمُ اللَّهُ تَعَالَى حَبِيبَهُ لِيَدْعُوَهُ فِي الدُّنْيَا فَيُجِيبَهُ، وَيَسْأَلُهُ فَيُعْطِيهِ، وَيَشْغَلُهُ بِهِ عَمَّا يَشْغَلُهُ عَنْهُ، وَيَصُبُّ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ صَبًّا كَمَا سَحَّ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا الْبَلَاءَ سَحًّا(معانی الاخبار ج۱ص۳۸۰)

جب اللہ تعالیٰ کسی کو محبوب بناتے ہیں تو اس پر آزمائشیں ڈال دیتے ہیں ، مسلسل آزمائشیں جب وہ دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ آواز جانی پہچانی ہے، اور جبریل علیہ

السلام کہتے ہیں ،اے میرے رب!فلاں بندہ اس کی حاجت پوری کر دیں ،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے کو چھوڑدو،میں اس کی آواز سننا پسند کرتاہوں ،جب وہ کہتا ہے ،اے میرے رب !تواللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ،میرے بندے !میں حاضر ہوں،توجو دعامجھ سے کرے گا میں قبول کروں گا،جو چیز مجھ سے مانگے گا وہ میں تجھے دوں گا، یاتو میں تجھے وہ چیز دوں گا جو تو مانگے ،یامیں اپنے پاس تیرے لیے اس سے بہتر ذخیرہ کرلوں گا،یامیں تجھ سے آزمائشیں دور کردوں گا جو اس سے بڑی ہے ،فقر سخت آزمائش ہے اور بڑاامتحان ہے ،اللہ تعالیٰ یہ اپنے اس بندے کے ساتھ کرے گا جس سے وہ محبت رکھتا ہے ،تاکہ وہ اس سے دعا کرے اور وہ اس کی دعا کو سنے ،وہ اس سے سوال کرتا ہے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس کا محتاج بن کر،اسی طرح بیماری بھی آزمائش اور امتحان ہے ،پس اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو بیمار کردیتے ہیں تاکہ وہ اس سے دنیامیں دعا کرے اور وہ اسے قبول کرے ،وہ اس سے سوال کرتاہے اور وہ اسے دیتاہے ،اور وہ اسے اس چیز میں مشغول کردیتاہے جو اسے اس سے مشغول رکھتی ہے ،اور اللہ تعالیٰ اس پر آخرت میں اپنے موسلا دھار نعمتیں برسائے گا جس طرح اس پر دنیامیں موسلا دھار آزمائشیں ڈالی تھیں۔

محبت اور دوستی

<*> آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ {بخاري ومسلم ، صحيح الترغيب)

(قیامت والے دن) آدمی اس کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ اس نے محبت کی۔

<*> آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ارشاد فرمائیں گے

الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلاَلِي لَهُمْ مَنَابِرٌ مِّنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمْ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَداءُ

میرے جلال کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے نور کے منبروں پر ہوں گے ،انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔(طبرانی،اتحافات السنیہ،الفتح الکبیر)

<*>ایک حدیث قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں،

وَجَبَت مُحبَّتِي لِلمُتَحَابِّينَ فِيّ وَالمُتَجَالِسِينَ فِيّ وَالمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ وَالمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ

میری محبت ان کے لئے لازم ہوگئی جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں، میری وجہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں، میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، میری وجہ سے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔(مسند احمد)

<*>ایک دوسری حدیث قدسی میں ہے،

حَقَّت مُحبَّتِي لِلمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَحَقَّت مُحبَّتِي لِلمُتَوَاصِلِينَ فِيَّ، وَحَقَّت مُحبَّتِي لِلمُتَنَاصِحِينَ فِيَّ، وَحَقَّت مُحبَّتِي لِلمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ، وَحَقَّت مُحبَّتِي لِلمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ. اَلمُتَحَابُّونَ فِيَّ عَلَى مَنَابِرِ مِّن نُور، يَغبِطُهُم بِمَكانِهِم النَّبِيُّونَ، وَالصِّدِّيقُونَ، وَالشُّهَدَاءُ(أحمد، ابن حبان، الحاكم،الاتحافات السنيه)

میری ذات کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کے لئے میری محبت ثابت ہو گئی، میری وجہ سے صلہ رحمی کرنے والوں کے لئے میری محبت ثابت ہوگئی، میری وجہ سے ایک دوسرے کو نصیحت کرنے والوں کے لئے میری محبت ثابت ہوگئی، میری وجہ سے ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں کے لئے میری محبت ثابت ہوگئی، میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لیے میری محبت ثابت ہوگئی، میری وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ محبت رکھنے والے نور کے منبروں پر ہوں گے، ان کے اس عالی منصب کی وجہ سے انبیاء، صدیقین اور شہدا رشک کریں گے۔

توبہ اوراستغفار

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلتَّوبَةُ مِنَ الذَّنبِ: النَّدَمُ و الِاستِغفَارُ

گناہ سے توبہ یہ ہے کہ بندہ اپنے کیے پر شرمندہ ہو اوراستغفار کرے۔ (مسند احمد، بیہقی)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاس ! تُوبُوا إِلَى الله ، وَاستَغفِرُوهُ ، فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى الله وَأَستَغفِرُهُ فِي كُلِّ يَوم مِئَةَ مَرَّة { مسلم)

اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو، اسی سے بخشش مانگو، میں ہر روز اللہ تعالیٰ سے طرف سوبار بخشش مانگتا ہوں۔

<*> بخاری کی رویت میں ہے،

واللہ إِنِّي لأَسْتَغْفِرُ الله وأَتُوبُ إِلَيْه في اليَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً

کہ میں دیک دن میں ستر بار سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعا اور اس کی فضیلت

<*> نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے،

أَعُوذُ بِالله العَظِيمِ وَ بِوجهِهِ الكَرِيمِ وَ سُلطَانِهِ القَدِيمِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ

میں اللہ عظمت والے اور اس کی عزت والی ذات کی شیطان مردود سے پناہ چاہتا ہوں، اس کی بادشاہی قدیم ہے

إِذا قَالَ ذَلِكَ حُفِظَ مِنهُ سَائِرَ اليَومِ {أبو داوُد)

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ کلمات کہے گا آج سارا دن اس کی حفاظت کی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا

<*> آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

مَن عَلِمَ أَنِّي ذُو قُدرَة عَلى مَغفِرَةِ الذُّنُوبِ غَفَرتُ لَهُ وَ لَا أُبَالِي مَا لَم يُشرِك بِي شَيئًا { الطبرانی)

جس بندے کو اس بات کا علم ہوا کہ میں گناہوں کو معاف کرنے پر قادر ہوں اور اس نے میری ذات کے ساتھ شرک بھی نہیں کیا ہو گا تو میں اسے معاف کر دوں گا، مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔

<*> اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي ، إِنْ ظَنَّ خَيْرًا فَلَهُ ، وَإِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَهُ

میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں جو وہ میرے ساتھ رکھتا ہے، اگر وہ اچھا گمان رکھے تو اس کا فائدہ ہے اور اگر بُرا گمان رکھے تو اس کے لئے بُرا ہے۔(مسند احمد)

<*> الاتحافات السنیہ فی الاحادیث القدسیہ میں اسی طرح کی ایک اور حدیث قدسی ہے،

أنا عِنْدَ ظنِّ عَبْدِي بِي إنْ خَيْراً فَخَيْرٌ وإنْ شَرّاً فَشَرٌّ،

میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں، جو وہ میرے ساتھ رکھتا ہے، اگر اچھا گمان رکھتا ہے تو بہتر ہے اور اگر بُرا گمان رکھتا ہے تو یہ بُرا ہے۔

<*>ایک حدیث قدسی میں ہے،

أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي فَلْيَظُنَّ بِي مَا شَاء

میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں، جو وہ مجھ سے رکھتا ہے، پس وہ میرے ساتھ جو چاہے گمان رکھے۔{الفتح الکبیر)

<*>ایک حدیث قدسی میں ہے،

أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي{الفتح الكبير)

میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔

<*>ایک حدیث قدسی میں ہے،

أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعاً ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعاً تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعاً ، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً{الفتح الكبير)

میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں، جو وہ میرے ساتھ رکھتا ہے، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے پاس ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں اپنے دل میں اسے یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھے کسی محفل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر

فرشتوں کی محفل میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ میری طرف ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس کی طرف ایک بازو قریب آتا ہوں، اگر وہ ایک بازو میرے قریب آتا ہے تو میں دو بازو اس کے قریب ہوتا ہوں، اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

<*> ابن ابی الدنیا نے اپنی کتاب حسن الظن باللہ میں ایک حدیث قدسی نقل فرمائی ہے جس کا آخری ٹکڑا یہ ہے، فرمایا:

فَلَا تَظُنُّوا بِاللّٰه إِلَّا خَيرًا۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھو۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت

<*> حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ قیدی آئے، ان میں ایک قیدی عورت تھی جس کی چھاتی سے دودھ بہہ رہا تھا، جب اس نے قیدیوں میں اپنے بچے کو دیکھا تو اسے پکڑ کر اپنے سینے سے چمٹالیا، اور اسے دودھ پلایا،

<*> آپ ﷺ نے ہمیں فرمایا:

أَتَرَوْنَ هذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قلْنَا: لاَ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لاَ تَطْرَحَهُ فَقَالَ: لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ، مِنْ هذِهِ بِوَلَدِهَا ۔{بخاري ومسلم، مشكاة)

کیا تم دیکھ رہے ہو کہ یہ عورت اپنے بیٹے کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے عرض کیا: یہ اس پر قادر ہے کہ اسے آگ میں نہ پھینکے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ البتہ اللہ تعالیٰ اس ماں کے اپنے بیٹے کے ساتھ رحم کرنے سے زیادہ اپنے بندوں کے ساتھ رحم کرنے والے ہیں۔

<*> معجم الاوسط طبرانی میں الفاظ مختلف ہیں،

فَإِذَا اِمرَأَةٌ مِّنَ السَّبِي تَسعَى إِذ وَجَدَت صَبيًا فِي السَّبِي فَأَخَذَتهُ فَأَلصَقَتهُ بِبَطنِهَا وَأَرضَعَتهُ

کہ قیدیوں میں ایک عورت دوڑ رہی تھی، جب اس نے اپنے بچے کو دیکھا تو اسے پکڑ لیا۔ پھر اسے اپنے پیٹ سے چمٹایا اور اسے دودھ پلایا۔

<*> کنز العمال کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا:

وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ اَللّٰه أَرحَمُ بِالمُؤمِنِ مِن هٰذِه بِوَلَدِهَا،

قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ اس ماں سے زیادہ مؤمن پر رحم کرنے والے ہیں۔

<*> کنز العمال عبد اللہ بن عباسؓ کی روایت ہے،

إِنَّ لله تَعَالىٰ مِائَةَ رَحمَةً، رَحمَةٌ مِّنهَا قَسَمَهَا بَينَ الخَلَائِقِ، وَتِسعَةٌ وَّتِسعِينَ إِلَى يَومِ القِيَامَةِ،

اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت اس نے مخلوق میں تقسیم کی ہے، ننانوے قیامت کے دن تک کے لئے ہیں۔

<*> کنز العمال میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے،

إِنَّ لله تَعَالىٰ مِائَةَ رَحمَة، قَسَمَ مِنهَا رَحمَةٌ فِي دَارِ الدُّنيَا، فَمِن ثَمَّ يَعطِفُ الرَّجُلُ عَلَى وَلَدِهِ، وَالطَّيرُ عَلَى فَرَاخِهِ، فَإِذَا كَانَ يَومُ القِيَامَةِ صَيَّرَهَا مِائَةَ رَحمَة، يُعَادُ بِهَا عَلَى الخَلقِ

بے شک اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، اس نے ان میں سے دنیا کے گھر میں ایک تقسیم کر دی ہے، اسی ایک رحمت سے آدمی اپنے بیٹے پر مہربانی کرتا ہے، پرندہ اپنے چوزے پر مہربانی کرتا ہے، قیامت کے دن وہ ان کو سو رحمتیں کر دے گا، جو مخلوق پر لوٹائی جائیں گی۔

<*> بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے،

جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءاً ، وَأَنْزَلَ فِي الأَرْضِ جُزْءاً وَاحِداً ، فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ ، حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ،

اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے، اپنے پاس ننانوے حصے رکھے، زمین پر ایک حصہ اُتارا، اسی ایک حصہ سے مخلوق ایک دوسرے پر ترس کھاتی ہے، یہاں تک کہ گھوڑا اپنے بچے سے اپنا کھر اٹھاتا ہے اس ڈر کی وجہ سے کہ کہیں اسے تکلیف نہ پہنچے۔

مسلمان، مؤمن، اسلام اور ایمان

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلمُؤمِنُ مَنِ أَمَنَهُ النَّاسُ عَلَى أَموَالِهِم وَ أَنفُسِهِم وَ المُهَاجِرُ مَن هَجَرَ الخَطَايَا وَ الذُّنُوبَ { أحمد وابن حبان)

مؤمن وہ ہے جس سے لوگوں کے مال اور ان کی جانیں محفوظ ہوں، اور مہاجر وہ ہے کہ جس نے خطاؤں اور گناہوں کو چھوڑ دیا ہو۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلمُسلِمُ مَن سَلِمَ المُسلِمُونَ مِن لِّسَانِهِ وَيَدِهِ وَالمُهَاجِرُ مَن هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنهُ {بخاري ومسلم ، صحيح الترغيب)

مسلمان وہ ہے کہ مسلمان اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے محفوظ رہیں، اور مہاجر وہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی منع کردہ چیز کو چھوڑ دیا ہو۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ ، وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا،وَأَحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا ، وَأَقِلَّ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ{ابن ماجه)

پرہیز گار بن سب سے زیادہ عبادت گزار ہو جائے گا، قناعت کر سب سے زیادہ شکر گزار ہو جائے گا، لوگوں کے لئے وہی پسند کر جو اپنے لئے پسند کرتا ہے، مؤمن ہو جائے گا، اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کر مسلمان ہو جائے گا، ہنسی کم کر، کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلإِيمَانُ: أَن تُؤمِنَ بِاللهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ وَ تُؤمِنَ بِالجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ المِيزَان وَ تُؤمِنَ بِالبَعثِ بَعدَ المَوتِ وَ تُؤمِنَ بِالقَدرِ خَيرِهِ وَ شَرِّهِ

ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، اس کے فرشتوں پر ایمان لائے، اس کی کتابوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں پر ایمان لائے، تو جنّت و دوزخ پر ایمان لائے، میزان پر ایمان لائے، مرنے کے بعد دوبارہ جی اُٹھنے پر ایمان لائے، اس کی اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان لائے۔ (بیہقی)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الإِيمانُ بِضْعٌ وسَبْعُونَ شُعْبَةً فأَفْضَلُها قَوْلُ لا إِلَهَ إِلاَّ الله وأَدْناها إِماطَةُ الأَذى عنِ الطَّرِيقِ والحَياءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمانِ {بخاري ومسلم،)

ایمان ستر سے کچھ اوپر شعبے ہیں، ان میں سب سے بہتر لا الہ الا اللہ کہنا، ان میں سب سے کم راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور حیاء ایمان کا ایک حصہ ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إنّ الإِيمانَ لَيَخْلَقُ في جَوْفِ أحدِكُمْ كما يَخْلَقُ الثَّوْبُ فاسْأَلُوا اللّهَ تعالى أن يُجَدِّدَ الإِيمانَ في قُلُوبِكُمْ{الطبراني والحاكم)

بے شک ایمان تم میں سے کسی کے اندر پرانا ہو جاتا ہے، جس طرح کپڑا پرانا ہو جاتا ہے، پس اللہ تعالیٰ سے مانگو کہ وہ تمہارے دلوں میں ایمان کو نیا کر دے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلاَّ غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا

جب دو مسلمان آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے ان کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، صحیح الترغیب)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أفضلُ المُؤْمِنِينَ أحْسَنُهُمْ خُلُقاً وَأَكيَسُهُم أَكثَرُهُم لِلمَوتِ ذِكرًا وَأَحسَنُهُم لَهُ اِستِعدَادًا ، أُولٰئِكَ الأَكيَاسُ {البيهقي }

ایمان والوں میں بہترین وہ ہیں جو اُن میں اخلاق کے لحاظ سے اچھے ہیں، اوران میں زیادہ عقل مند وہ ہیں جو موت کو زیادہ یاد کرنے والے اوراس کے لئے اچھی تیاری کرنے والے ہیں، یہی لوگ عقلمند ہیں۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا سَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ وَسَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ{أحمد ، الترغيب)

جب تجھے تیری بُرائی پریشان کردے اور تیری نیکی تجھے خوش کردے توتُو موٴمن ہے۔

غصہ پی جانا

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَظَمَ غَيْظاً وَهُوَ قادِرٌ على أنْ يُنَفِّذَهُ دَعاهُ اللّٰهُ سُبْحانَهُ وَتَعالى على رُؤوس الخَلائِقِ يَوْمَ القِيامَةِ حتَّى يُخَيِّرَهُ مِنَ الحُورِ ما شاءَ

جس نے غصہ دبایا درانحالکہ وہ اسے نافذ کرنے پر قادر تھا، اللہ تعالیٰ اسے تمام مخلوقات کے سامنے بلائیں گے، یہاں تک کہ اسے اختیار دیں گے کہ وہ موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے جس سے چاہے شادی کرلے۔ (ترمذی، ابوداوٗد)

<*> الفتح الکبیر میں ایک روایت ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَظَمَ غَيْظاً وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى إِنْفَاذِهِ مَلأَهُ الله أَمْناً وَإِيمَاناً ، وَمَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ تَوَاضُعاً كَسَاهُ الله حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ، وَمَنْ زَوَّجَ لله تَوَّجَهُ الله تَاجَ الْمُلْكِ {الفتح الكبيرج٣ص٢٢٥)

جس نے غصہ پیا درانحالیکہ وہ اسے نافذ کرنے پر قادر تھا، اللہ تعالیٰ اسے امن اور ایمان سے بھر دیں گے اور جس شخص نے عاجزی کرتے ہوئے خوبصورت کپڑا پہننا چھوڑ دیا درانحالیکہ وہ اسے پہننے پر قادر تھا، اللہ تعالیٰ اسے بزرگی کا جوڑا پہنائے گا، اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے شادی کی اللہ تعالیٰ اسے شاہی تاج پہنائیں گے۔

<*>اسی طرح ایک روایت میں ہے،

مَنْ كَظَمَ غَيْظاً وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ الله عَلَى رُؤُوسِ الخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنَ الحُورِ الْعِيْنِ يُزَوِّجُهُ مِنْهَا مَاشَاءَ {الفتح الكبير۳/۲۲۵)

جس شخص نے غصہ پیا درانحالیکہ وہ اسے نافذ کرنے پر قادر تھا،اللہ تعالیٰ اسے تمام مخلوقات کے سامنے بلائیں گے، یہاں تک کہ اسے اختیار دیں گے کہ وہ موٹی آنکھوں والی حور میں سے جس کے ساتھ چاہے شادی کرلے

<*>اسی طرح ایک روایت میں یوں ہے

مَنْ كَظَمَ غَيْظاً وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى إِنْفَاذِهِ مَلأَ الله قَلْبَهُ أَمْناً وَإِيمَاناً

جس نے غصہ پیادرانحالکہ وہ اس کے نافذ کرنے پر قادر تھا،تواللہ تعالیٰ اس کے دل کوامن اورایمان سے بھر دے گا۔{الفتح الکبیر ج۳ص۲۲۵)

<*>اسی طرح آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ سَتَرَ الله عَوْرَتَهُ{الفتح الكبيرج۳ص۲۲۵)

جس نے اپنے غصے پر قابو رکھااللہ تعالیٰ اس کی شرم گاہ کی حفاظت فرمائیں گے۔

<*>ایک روایت میں ہے جس نے غصہ پیاحالانکہ وہ اسے نافذ کرسکتا تھا،تو،

مَلَأَ الله قَلبَهُ يومَ القِيَامَةِ رِضًا(جامع الاحاديث للسيوطى)

تواللہ تعالیٰ اس کے دل کواپنی رضاسے بھر دیں گے۔

<*>ایک روایت میں ہے،

مَن كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ الله عَنهُ عَذَابَهُ،(جامع الاحاديث)

جس نے اپنے غصے کوروکااللہ تعالیٰ اس سے عذاب کوروکیں گے۔

<*>مسند احمد کی روایت ہے،

مَا تَجَرَّعَ عَبدٌ جُرعَةً أَفضَلَ عِندَ اللهِ مِن جُرعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابتِغَاءَ وَجهِ الله،{جامع العلوم والحكم لابن رجب حنبلى ج۱۷ص۱۰)

کسی بندے نے کوئی گھونٹ نہیں بھرا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصے کا گھونٹ بھرنے والے سے افضل ہو، وہ اسے پیتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے۔

غصے کے گھونٹ پینے کو رب تعالیٰ نے محبوب قرار دیا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ جُرْعَةٍ أحبَّ إلى اللهِ من جُرعةِ غَيظٍ يَكظِمُهَا عَبدٌ

کوئی گھونٹ اللہ کو اتنا محبوب نہیں ہے جتنا غصے کا وہ گھونٹ جسے بندہ پی جاتا ہے۔

{جامع العلوم والحکم لابن رجب حنبلی ج۱ص۱۰)

<*>حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا،

أوصِني . قَالَ : (لا تَغْضَبْ) فَرَدَّدَ مِرَاراً ، قَالَ : لاَ تَغْضَبْ {بخاری)

یارسول اللہ! مجھے کوئی وصیّت فرمائیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو غصّہ مت ہو، آپ ﷺ نے اس بات کو بار بار دہرایا، آپ ﷺ نے فرمایا: تو غصّے مت ہو۔

<*> آپ ﷺ نے ایک بار حضرات صحابہ کرامؓ سے پوچھا: تم پہلوان کس کو سمجھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جو لوگوں کو پچھاڑ دے، آپ ﷺ نے جواب دیا:

لاَ وَلَكِنَّهُ الَّذِى يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ،

نہیں بلکہ پہلوان وہ ہے جو اپنے آپ پر غصّے کے وقت قابو رکھے۔{سنن ابی داؤد سجستانی)

<*>معاویہ بن حیدہؓ کو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا تَغضَب يَا مُعَاوِيَةَ بنَ حَيدَة، فَإِنَّ الغَضَبَ يُفسِدُ الإيمَانَ كَمَا يُفسِدُ الصَّبِرُ العَسلَ {كنزالعمال ج۲۷ص۲۱۹)

اے معاویہؓ! غصّے مت ہو، کیونکہ غصّہ ایمان کو خراب کر دیتا ہے، جیسے ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إنَّ الشَّدِيدَ لَيسَ الَّذِي يَغلِبُ النَّاسَ، وَلٰكِنِ الشَّدِيدَ مَن غَلَبَ نَفسَه

پہلوان وہ نہیں جو لوگوں پر غالب آجائے بلکہ پہلوان وہ ہے جو اپنے آپ پر قابو پالے۔

{کنز العمال ج۲۷ص۲۱۹)

<*> آپ ﷺ نے ایک بار حضرات صحابہ کرامؓ سے پوچھا:

هَل تَدرُونَ مَا الشَّدِيدُ؟ إِنَّ الشَّدِيدَ كُلَّ الشَّدِيدِ الَّذي يَملِكُ نَفسَه عِندَ الغَضَبِ، تدرون ما الرقوب؟ الرَّقُوبُ الذي له الولد لَم يُقَدِّم مِنهُم شَيئًا، تدرون ما الصُعلُوك كل الصُعلُوك؟ الرَّجُلُ الَّذي له المال لم يُقَدِّم منه شَيئًا

کیاتم جانتے ہو کہ پہلوان کون ہے؟ پھر خود ہی آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک پہلوان مکمل پہلوان وہ ہے جو غصّے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے، اسی طرح آپ ﷺ نے پوچھا: رقوب (جس کی اولاد مر جاتی ہو، زندہ نہ بچتی ہو، عورت انتظار کرتی ہے کہ کب اسے حمل ٹھہرے گا؟) کون ہے؟ آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا: رقوب وہ ہے جس نے آگے اپنا کوئی بیٹا نہ بھیجا ہو (یعنی اس کا کوئی بیٹا مرا نہ ہو) آپ ﷺ نے پوچھا: صُعلوک (محتاج، فقیر) کون ہے؟ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: مکمل محتاج اور فقیر وہ ہے جس کے پاس مال تھا، لیکن اس نے کوئی چیز آگے نہیں بھیجی۔ {کنز العمال ج ۲۷ ص ۲۱۹)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الغَضَبَ مِيسَمٌ مِن نَّارِ جَهَنَّمَ يَضَعَهُ اللهُ عَلى نَيَاطِ أَحَدِكُم أَلا تَرَى أَنَّه إِذَا غَضِبَ احمَرَّت عَينُه وَأَربَدَ وَجهُه، وَانتَفَخَت أَودَاجُه

غصّہ جہنم کی آگ کا پنجہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کے دل کے قریب موٹی رگ کے اوپر رکھ دیتا ہے، کیاتم دیکھتے نہیں کہ جب وہ غصے میں ہوتا ہے تو اس کی آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں، اور اس کا چہرہ خاکستری رنگ کا ہو جاتا ہے۔ {کنز العمال ج ۲۷ ص ۲۱۹)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں،

مَن ذَكَرَنِي حِينَ يَغضَبُ ذَكَرتُه حِينَ أَغضَبُ. {كنزالعمال ۲۷ص۲۱۹)

جو شخص مجھے غصے کی حالت میں یاد کرتا ہے میں بھی اسے غصے کی حالت میں یاد کرتا ہوں،

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَو يَقُولُ أَحدُكُم إِذَا غَضِبَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ ذَهَبَ عَنهُ غَضَبُهُ{كنزالعمال ۲۱۹/۲۷)

اگر تم میں کوئی شخص غصّے کی حالت میں کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم تو غصّہ اس سے دور ہو جائے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنِّي لَأَعلَمُ كَلِمَةً لَو قَالهَاَ هٰذَا الغَضبَانُ لَأَذهَبَتِ الَّذِي بِهِ، مِنَ الغَضَبِ: اللّٰهُمَّ إني أعوذ بك من الشيطان الرجيم{كنزالعمال ج۲۷ص۲۱۹)

بے شک میں ایسا کلمہ جانتا ہوں، اگر یہ غصّے والا شخص اسے کہہ لے تو اس کا غصّہ ختم ہو جا ئے، وہ کلمہ یہ ہے،

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلغَضَبُ مِنَ الشَّيطَانِ، فَإِذَا وَجَدَه أَحَدُكُم قَائِمًا فَلیَجلِس، وَإِن وَّجَدَه جَالِسًا فَلیَضطَجِع{كنزالعمال ۲۱۹/۲۷)

غصّہ شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں کھڑا ہونے کی حالت میں کوئی اسے پائے تو وہ بیٹھ جائے، اگر کوئی اسے بیٹھنے کی حالت میں پائے تو وہ لیٹ جائے۔

بیماری اور اس کا علاج

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِأَلْبَانِ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ وَهُوَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ

گائے کا دودھ استعمال کیا کرو، کیونکہ وہ ہر درخت سے کھاتی ہے، اس کا دودھ ہر بیماری کی شفاء ہے۔{الفتح الکبیر ج۲ص۲۲۴، جامع الاحادیث لسیوطی ج۱۴ص۲۶۹،

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلحَبَّةُ السَّودَاءُ فِيهَا شِفَاءٌ مِّن كُلِّ دَاءٍ إِلَّا المَوت) {أحمد)

کلونجی میں ہر بیماری کی شفاء ہے، سوائے موت کے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دَاوُوا مَرضَاکُم بِالصَّدَقَةِ) {أبو الشيخ)
اپنے بیماروں کا علاج صدقہ کے ساتھ کیا کرو
<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مَا أَنْزَلَ اللّٰه مِنْ دَاءٍ إِلاَّ وَقَدْ أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً ، وَفِي أَلْبَانِ الْبَقَرِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ
اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اُتاری جس کے لئے کوئی شفاء نہیں اُتاری، اور گائے کے دودھ میں ہر بیماری کی شفاء ہے۔{الاتحاف الخیرہ المھرہ)
<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
عَلَيْكُمْ بِأَلْبَانِ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا دَوَاءٌ وَأَسْمَانِهَا فَإِنَّهَا شِفَاءٌ وَإِيَّاكُمْ وَلحُومَهَا فَإِنَّ لُحُومَهَا دَاءٌ{الفتح الكبير ج٢ص٢٢٤)
تم گائے کا دودھ استعمال کیا کرو، کیونکہ اس میں شفاء ہے، اس کے گھی میں بھی شفاء ہے، گائے کے گوشت سے پرہیز کرو، کیونکہ اس کے گوشت میں بیماری ہے۔
<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
عَلَيْكُمْ بِأَلْبَانِ الإِبِلِ وَالْبَقَرِ فَإِنَّهَا تَرُمُّ مِنَ الشَّجَرِ كُلِّهِ وَهُوَ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ
تم اونٹنی اور گائے کا دودھ استعمال کیا کرو، کیونکہ یہ ہر قسم کے درخت سے چرتی ہیں، ان کا دودھ ہر بیماری کے لئے شفاء ہے۔(الفتح الکبیر ۲/۲۲۴)
<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
عَلَيكُم بِالشَّفَائَينِ اَلعَسَلُ وَ القُرآنُ
دو شفاء والی چیزیں تم پر لازم ہیں، شہد اور قرآن۔(مستدرک حاکم کتاب الطب)
<*> حضرت ابن عباسؓ کو چند روز بخار رہا، آپ ﷺ کو پتا چلا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اَلحُمَّى مِن فَيحِ جَهَنَّمَ فَابرِدُوهَا بِالمَاءِ
بخار جہنم کی بھاپ سے ہے، اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔(مستدرک حاکم، کتاب الطب)
<*> حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے اردشاد فرمایا:

الشِّفَاءُ فِي ثَلاَثَةٍ: شَرْبَةِ عَسَلٍ وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ، وَكَيَّةِ نَارٍ، وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الكَيِّ
تین چیزوں میں شفاء ہے، شہد پینے میں، پچھنے لگوانے میں، اورآگ سے داغنے میں، لیکن میں اپنی امت کو داغ لگوانے سے منع کرتا ہوں۔{بخاری کتاب الطب)

<*>اُم قیس بن محصن سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِهَذَا العُودِ الهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ: يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ العُذْرَةِ، وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الجَنْبِ{بخاری)

تم اس عود ہندی کو اختیار کرو، اس میں سات قسم کا علاج ہے، مرض عذرہ میں ناک میں ڈالی جائے، ذات الجنب (نمونیہ) میں چبائی جائے۔

عود ہندی ہندوستان میں پائی جانے والی ایک بوٹی ہے، جو خوشبودار ہوتی ہے۔

<*>حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً{بخاری ،کتاب الطب)

اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اُتاری جس کی شفاء نہ اُتاری ہو۔

<*>حضرت اسامہ بن شریکؓ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ کے صحابہؓ اس طرح بیٹھے ہوئے تھے، گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں، میں سلام کرنے کے بعد بیٹھ گیا، ادھر اُدھر سے دیہاتی لوگ آپ ﷺ کے پاس آرہے تھے، انہوں نے آکر عرض کیا، یارسول اللہ! کیا ہم علاج کیا کریں؟

تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً، غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ
فرمایا کہ علاج معالجہ کیا کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں رکھی مگر یہ کہ اس کا علاج بھی رکھا ہے سوائے ایک بیماری کے (یعنی بڑھاپا) جس کا کوئی علاج نہیں{ابوداؤد)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ

جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائے تو اسے اس دن کوئی زہر اور جادو اثر نہیں کرے گا۔(سنن ابی داوٗد)

<*> حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ: يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ (ابوداؤد)

بے شک تمہارے بہترین سرموں میں سے اثمد ہے، جو نگاہ کو تیز کرتا اور بال اگاتا ہے۔

صلہ رحمی یعنی رشتہ داروں سے بہتر تعلقات

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَحَبَّ أَنَّ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

جسے یہ بات پسند ہو کہ اس کا رزق بڑھایا جائے اور اس کی عمر بڑھائی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔(سنن الکبریٰ للبیہقی ۷/۲۷، کنزالعمال ۳۰/۵۴)

<*>حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تورات میں لکھا ہوا ہے،

مَن سَرَّہ أَن تُطَوَّلَ حَيَاتُهُ، وَيُزَادُ فِي رِزقِهِ فَليَصِل رَحِمَه

جسے یہ بات خوش کرے کہ اس کی زندگی بڑھائی جائے اور اس کا رزق زیادہ کیا جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔{کنزالعمال ج ۲۷ ص ۱۴۳)

<*>حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تَعَلَّمُوا مِن أَنسَابِكُم مَّا تَصِلُونَ بِهِ أَرحَامَكُم، فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ محبَّةٌ فِي الأَهلِ، مَثرَاةٌ فِي المَالِ، مِنسَأَةٌ فِي الأَثَرِ{کنزالعمال ۲۷/۱۴۳)

اپنے نسبوں میں سے وہ چیز معلوم کرو جس کے ذریعے تم صلہ رحمی کرو، کیونکہ صلہ رحمی اپنے لوگوں میں محبت کا نام ہے، مال میں اضافے کا ذریعہ ہے، عمر میں درازی کا ذریعہ ہے۔

<*>حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صِل مَن قَطَعَكَ، وأَحسِن إلى مَن أَسَاءَ إِلَيكَ، وقُلِ الحَقَّ ولو عَلَىَ نَفسِكَ

جو تیرے ساتھ تعلق توڑے تو اس کے ساتھ جوڑ، جو تیرے ساتھ برائی کرے تو اس کے ساتھ اچھائی کر، حق بات کہہ اگرچہ وہ تیرے خلاف ہی ہو۔{کنز العمال ج ۷ ۲ ص ۱۴۳)

<*> حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صِلُوا قَرَابَاتِكُم، وَلَا تُجَاوِرُوهُم، فَإِنَّ الجَوَارَ يُورِثُ بَينَكُمُ الضَّغَائِنُ

اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ جوڑ بٹھاؤ، ان کے ساتھ زیادتی نہ کرو، پڑوس تمہارے درمیان کینہ پیدا کرتا ہے۔{کنز العمال ج ۷ ۲ ص ۱۴۳)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنِّي لَم أُبعَث بِقَطِيعَةِ رَحِم{كنزالعمال ج۲۷ص۱٤۳)

میں رشتہ داری کو کاٹنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں۔

<*> حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي العُمُرِ {كنزالعمال ج۲۷ص۱۴۲)

صلہ رحمی عمر کو زیادہ کرتی ہے۔(عمر کو زیادہ کرنے سے مراد زندگی میں برکت ہے)

<*> حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صِلَةُ الرَّحِمِ وَحُسنُ الخُلُقِ وَحُسنُ الجَوَارِ يُعَمِّرنَ الدِّيَارَ وَيَزِدنَ فِي الأَعمَارِ

صلہ رحمی، عمدہ اخلاق، پڑوس کے ساتھ حسن سلوک، گھروں کو آباد اور عمروں کو زیادہ کرتا ہے۔(کنز العمال ۷ ۲ / ۱۴۲)

<*> حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِتَّقُوا اللهَ وَصِلُوا الأَرحَامَ، فَإِنَّه أَبقَى لَكُم فِي الدُّنيَا، وَخَيرٌ لَّكُم فِي الآخِرَةِ

اللہ تعالیٰ سے ڈرو، صلہ رحمی کرو، کیونکہ وہ دنیا میں تم پر رحم کرے گا اور آخرت میں تمہار ے لئے بہتر ہے۔{کنز العمال ج ۷ ۲ ص ۱۴۲)

<*> حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَرحَامَكُم أَرحَامَكُم {كنزالعمال ج۲۷ص۱۴۲)

تم پر صلہ رحمی لازم ہے، تم پر صلہ رحمی لازم ہے۔

<*>حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بَلُّوا أَرحَامَكُم وَلَو بِالسَّلَامِ{کنزالعمال ج۲۷ص۱۴۲)

صلہ رحمی کرو اگرچہ لفظ سلام کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔

<*>قبیلہ خثعم کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَحَبُّ الأَعمَالِ إِلَى الله اَلإِيمَانُ بِالله، ثُمَّ صِلَةُ الرَّحِمِ، ثُمَّ اَلأَمرُ بِالمَعرُوفِ، وَالنَّهيُ عَنِ المُنكَرِ، وَأَبغَضُ الأَعمَالِ إِلَى الله اَلإِشرَاكُ بِالله، ثُمَّ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ

اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین اعمال اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان لانا ہے، پھر صلہ رحمی ہے، پھر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے، اور ناپسندیدہ ترین اعمال میں سے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا ہے پھر رشتہ داری کو کاٹنا ہے۔(کنزالعمال ج۲۷ص۱۴۲)

<*>حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الله لَيُعَمِّرُ لِلقَومِ الدِّيَارَ، وَيُكثِرُ لَهُمُ الأَموَالَ، وَمَا نَظَرَ إِلَيهِم مُنذُ خَلَقَهُم بُغضًا لَّهُم، لِصِلَتِهِم أَرحَامَهُم{کنزالعمال ج۲۷ص۱۴۲)

لوگوں کی صلہ رحمی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ لوگوں کے گھروں کو آباد رکھتے ہیں، ان کے مالوں کو زیادہ کرتے ہیں، اور جب سے انہیں پیدا کیا انہیں بغض کی نظر سے نہیں دیکھا۔

<*>حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ البِرَّ وَالصِّلَةَ لَيُطِيلَانِ الأَعمَارَ، وَيُعَمِّرَانِ الدِّيَارَ، وَيُكثِرَانِ الأَموَالَ، وَلَو كَانَ القَومُ فُجَّارًا، وَإِنَّ البِرَّ وَالصِّلَةَ لَيُخَفِّفَانِ سُوءَ الحِسَابِ يَومَ القِيَامَةِ

نیکی اور صلہ رحمی دونوں عمروں کو لمبا کرتی ہیں، گھروں کو آباد کرتی ہیں، مالوں کو زیادہ کرتی ہیں، اگرچہ گنہ گار لوگ ہی کیوں نہ ہوں؟ اور نیکی اور صلہ رحمی دونوں قیامت کے دن برے حساب کو ہلکا کرتی ہیں۔{کنزالعمال ج۲۷ص۱۴۲)

<*>ابنِ عمرو سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ المَرءَ لَيَصِلُ رَحِمَهُ وَمَا بَقِي مِن عُمُرِهِ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّام فَيُنسِئَهُ اللّٰه ثَلَاثِينَ سَنَةً، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَقطَعُ الرَّحِمَ وَقَد بَقِيَ مِن عُمُرِهِ ثَلَاثُونَ سَنَةً فَصَيَّرَهُ اللّٰه إِلَى ثَلَاثَةِ أَيَّام {کنزالعمال ۱۴۲/۲۷)

آدمی کی زندگی کے تین دن باقی ہوتے ہیں، مگر وہ صلہ رحمی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر تیس سال تک موٴخر کر دیتے ہیں، اور آدمی کی زندگی کے تیس سال باقی ہوتے ہیں، مگر وہ قطع رحمی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو تین دن کر دیتا ہے۔

<*> حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مَن سَرَّهُ أَن يُّعَظِّمَ اللّٰه رِزقَهُ، وَأَن يُّمَدَّ فِي أَجَلِهِ، فَلْيَصِل رَحِمَهُ

جسے یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالیٰ اس کا رزق بڑھادے اور اس کی عمر بڑھادے تو وہ صلہ رحمی کرے۔{کنزالعمال ج۲۷ ص۱۴۲)

<*> سلمان بن عامر ضبیؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ صَدَقَتَكَ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَإِنَّهَا عَلَى ذِى الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ

بے شک مسکین پر تیرا صدقہ ایک صدقہ ہے، مگر یہی صدقہ قریبی رشتہ دار پر صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی ہے۔{السنن الکبریٰ للبیہقیؒ ج۷ ص۲۷)

<*> حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الرَّحِمَ لَتَعَلَّقَ بِالعَرشِ يَومَ القِيَامَةِ، فَتَقُولُ: يَا رَبِّ اِقطَع مَن قَطَعَنِي، وَصِل مَن وَّصَلَنِي{کنزالعمال ۱۴۳/۲۷)

رحم (رشتہ داری) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے ساتھ لٹکی ہوگی اور کہے گی: اے رب! اسے کاٹ جس نے مجھے کاٹا، اسے ملا جس نے مجھے ملایا ہے۔

<*> آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

اَلرَّحِمُ شَجنَةٌ كَمَا يَنبُتُ العُودُ فِي العُودِ فَمَن وَصَلَهَا وَصَلَهُ الله وَمَن قَطَعَهَا قَطَعَهُ الله، وَتُبعَثُ يَومَ القِيَامَةِ بِلِسَانٍ فَصِيحٍ ذُلَقٌ تَقُولُ: اللّٰهُمَّ فُلَانٌ وَصَلَنِي، فَأَدخِلهُ الجَنَّةَ، وَتَقُولُ: إِنَّ فُلَانًا قَطَعَنِي فَأَدخِلهُ النَّارَ

رحم کا لفظ رحمٰن سے مشتق ہے، جیسے لکڑی لکڑی میں اگتی ہے، پس جو آدمی اسے ملائے گا اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا اور جو اسے کاٹے گا اللہ تعالیٰ اسے کاٹے گا، اور قیامت کے دن اسے فصیح اور تیز زبان میں اٹھایا جائے گا، پھر یہ کہے گا اے میرے اللہ! فلاں نے مجھے ملایا تھا تو اسے جنت میں داخل فرما، اور کہے گا بے شک فلاں نے مجھے کاٹا تھا اسے دوزخ میں داخل فرما۔ (کنز العمال ۲۷/ ۱۴۳)

<*> حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دَخَلَ عَلَيَّ خَلِيلِي مُتَبَسِّمًا، فَقُلتُ مَالِي أَرَاكَ مُتَبَسِّمًا؟ قَالَ: رَأَيتُ عَجَبًا رَأَيتُ عَجَبًا رَأَيتُ الرَّحِمَ مُتَعَلِّقَةٌ بِالعَرشِ، تُنَادِي فِي كُل يَوم ثَلَاثَ مَرَّات: أَلَا مَن وَصَلَنِي وَصَلتُهُ، وَمَن قَطَعَنِي قَطَعتُه فَنَظرنَا فِي ذَلِكَ الرَّحِم فَإِذَا خمسة عشر أبا {كنزالعمال ۱۴۵/۲۷)

میرا دوست آج مسکراتے ہوئے میرے پاس آیا، تو میں نے اسے کہا: کیا بات ہے آج میں تجھے مسکراتے دیکھ رہا ہوں؟ اس نے کہا: میں نے عجیب بات دیکھی ہے، میں نے عجیب بات دیکھی ہے، میں نے رحم (رشتہ داری) کو اللہ تعالیٰ کے عرش کے ساتھ لٹکے دیکھا ہے، جو روزانہ تین مرتبہ پکارتی ہے، خبردار! جس نے مجھے ملایا میں نے اسے ملایا، جس نے مجھے کاٹا میں نے اسے کاٹا۔

<*> حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رحم (رشتہ داری) کو فرمایا:

خَلَقتُكِ بِيَدَيَّ وَشَقَقتُ لَكِ مِن اِسمِي، وَقَرَنتُ مَكَانَكِ مِنِّي، وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأَصِلَنَّ مَن وَصَلَكِ، وَلَأَقطَعَنَّ مَن قَطَعَكِ، وَلَا أَرضَى حَتَّى تَرضَى {كنزالعمال ۱۴۵/۲۷)

میں نے تجھے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اور تجھے میں نے اپنے نام سے نکالا، اور تیرے مرتبے کو اپنے ساتھ ملایا، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! البتہ میں اسے ضرور ملاؤں گا جو تجھے ملائے گا، اور میں اسے ضرور کاٹوں گا جو تجھے کاٹے گا، میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک کہ تو راضی نہ ہو جائے۔

<*> حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَتْ الرَّحِمُ هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنْ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَهُوَ لَكِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ { فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ {بخاری)

جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے سے فارغ ہوئے تو رحم (رشتہ داری) نے کہا: یہ رشتہ توڑنے سے پناہ مانگنے والے کا مقام ہے اللہ نے فرمایا: جی ہاں! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ میں تجھے ملانے والوں کے ساتھ مل جاؤں اور تجھے توڑنے والے سے میں دور ہو جاؤں رشتہ داری نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیرے لئے (ایسا ہی فیصلہ ہے) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ان آیات کریمہ کی تلاوت کرو

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ

تو کیا تم اس بات کے قریب ہو کہ اگر تمہیں حکومت دی جائے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنی رشتہ داری کو توڑ ڈالو یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے پس ان کو بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا تو کیا وہ قرآن مجید میں غور و فکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔

<*> حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ!

إِنَّ لِى قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِى وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَىَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَ يَجْهَلُونَ عَلَىَّ. فَقَالَ « لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلاَ يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ{مسلم)

میری رشتہ داری ہے، میں ان سے صلہ رحمی کرتاہوں اوروہ میرے ساتھ قطع تعلق کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ اچھاسلوک کرتاہوں اوروہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ حلیمی کے ساتھ پیش آتاہوں اوروہ میرے ساتھ جہالت کے ساتھ پیش آتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو ایساہی ہے جیساتونے کہا: توتُو ان کے منہ میں گرم راکھ ڈالتاہے، اور برابر تیرا ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے خلاف ایک مددگار ہوتا ہے جب تک تو اس طرح رہتاہے۔

اللہ تعالیٰ کا قرب

<*> حدیث قدسی ہے، اللہ جلّ جلالہ نے ارشاد فرمایا:

إذا تَقَرَّبَ إِلَيَّ الْعَبْدُ شِبْراً تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعاً وَإِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعاً تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعاً وَإِذَا أَتَانِي مَشْياً أَتَيْتُه هَرْوَلَةً(الفتح الكبير ۲/ ۲۶۸، كنزالعمال)

جب میرا بندہ ایک بالشت میرے قریب آتاہے، میں ایک بازواس کے قریب آتاہوں، اور جب وہ ایک بازو میرے قریب آتاہے تو میں دوبازواس کے قریب آتاہوں، اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتاہوں۔

<*> حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں،

يَا ابْنَ آدَمَ قُمْ إِلَيَّ أَمْشِ إِلَيْكَ وَامْش إِلَيَّ أُهَرْوِلْ إِلَيْكَ

اے ابن آدم! تو میری طرف اُٹھ، میں تیری طرف چلوں گا، تو میری طرف چل میں تیری طرف دوڑوں گا۔(کنزالعمال ج۲۴ص۲۴۸)

<*> حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں،

مَن أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَد بَارَزَنِي بِالعَدَاوَةِ ابنَ آدَمَ لَن تُدرِكَ مَا عِندِي إِلَّا بِادَاءِ مَا افتَرَضتُ عَلَيكَ وَلَا يَزَالُ عَبدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى اَحِبَّه فَاَكُونُ اَنَا سَمعَهُ الَّذِى يَسمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِى يُبصِرُ به وَلِسَانُهُ الَّذِى يَنطِقُ بِهِ وَقَلبَهُ الَّذِى يَعقِلُ بِهِ فَإِذَا دَعَانِي اَجَبتُهُ وَإِذَا سَأَلَنِي اَعطَيتُهُ وَإِذَا استَنصَرَنِي نَصَرتُهُ (كنزالعمال ۱۴۸/۲۴)

جس نے میرے ولی کی توہین کی اس نے مجھے لڑائی کی دعوت دی، اے ابن آدم! میرے پاس جو کچھ ہے تو اسے ہرگز حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ تو اسے ادا نہ کرلے جو میں نے تیرے اوپر فرض کیا ہے، میرا بندہ مسلسل نوافل کے ذریعے میرے قریب آتا ہے، یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں، پھر میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے، اس کا دل بن جاتا ہوں جس سے سمجھتا ہے، جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اسے قبول کرتا ہوں، جب وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں، جب وہ مجھ سے مدد مانگتا ہے تو میں اس کی مدد کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی صفت وثناء

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَفضَلَ عِبَادَ اللهِ يَومَ القِيَامَةِ: اَلحَمَّادُونَ) (طبراني وأحمد)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے بہت زیادہ حمد کرنے والے ہوں گے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِن شَيءٍ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنَ الحَمدِ) (رواه أبو يعلى)

اللہ تعالیٰ کو حمد سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قَالَ رَجُلٌ اَلحَمدُ للهِ كَثِيرًا فَأَعظَمَهَا المَلَكُ أَن يَّكتُبَهَا فَرَاجَعَ فِيهَا رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ اكتُبهَا كَمَا قَالَ عَبدِي كَثِيراً (الطبراني ، الترغيب)

ایک آدمی نے کہا الحمد للہ کثیراً (اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ تعریف) فرشتے نے اسے بڑا سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جیسے میرے بندے نے کہا اسے اسی طرح لکھو (کثیراً، بہت زیادہ)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلطُّهُورُ شَطرُ الإِيمَانِ وَ الحَمدُ لله تَملَأُ المِيزَانِ (مسلم)

پاکی نصف ایمان ہے اور الحمدللہ میزان کو بھر دے گا۔

جہاد فی سبیل اللہ کے برابر

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

السَّاعِى عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِى سَبِيلِ اللَّهِ وَكَالْقَائِمِ الذي لاَ يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لاَ يُفْطِرُ(بخاري ومسلم ، صحيح الترغيب)

بیوہ اور مسکین کی خدمت کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے، اور نماز کے لئے کھڑا ہونے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہیں ہے اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو روزہ توڑتا نہیں ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلعَامِلُ إِذَا استُعمِلَ فَأَخَذَ الحَقَّ وَأَعطَى الحَقَّ لَم يَزَل كَالمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يَرجِعُ إِلَى بَيتِهِ (طبراني ، صحيح الترغيب)

زکوٰۃ وصولی کے لئے جسے مقرر کیا گیا، وہ انصاف کے ساتھ وصول کرے اور انصاف کے ساتھ ادا کرے تو وہ مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے جب تک وہ اپنے گھر کی طرف واپس آتا۔

<*>نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اَلعَامِلُ بِالحَقِّ عَلى الصَّدَقَةِ كَالغَازِى فِى سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يَرجِعَ إِلَى بَيتِهِ (أحمد ، وعبد بن حميد ، وأبو داود ،ترمذى كتاب الزكٰوة)

انصاف کے ساتھ زکوۃ لینے والا عامل اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کی طرح ہے یہاں تک کہ وہ گھر لوٹ آئے

<*>حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلمُعتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا(ترمذی کتاب الزکوۃ)
زکوۃ لینے میں زیادتی کرنے والا گویا زکوۃ سے روکنے والے کی طرح ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَن جَاءَ مَسجِدِي هَذَا لَم يَأتِهِ إِلَّا لِخَير يَتَعَلَّمُهُ أَو يُعَلِّمُه فَهُوَ فِي مَنزِلَةِ المُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ الله وِمَن جَاءَهُ لِغَيرِ ذَلِكَ فَهُو بِمَنزِلَةِ الرَّجلِ الَّذِي يَنظُرُ إِلَى مَتَاعِ غَيرِهِ (صحيح ابن ماجه والحاكم)

جو شخص میری اس مسجد میں خیر سیکھنے اور سکھانے کے لئے آیا وہ مجاہد فی سبیل اللہ کے مرتبہ پر ہے جو اس کے علاوہ کے لئے آیا وہ اس شخص کے مرتبہ میں ہے جو دوسروں کے سازو سامان کی طرف دیکھتا ہے۔

نہی یعنی جن چیزوں سے ممانعت کی گئی ہے

<*> حضرت انسؓ سے روایت ہے

نَهَى رَسُولُ الله صَلَّى الله عَلَيه وسَلَّم عَنْ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنَ السَّنَةِ : ثَلاَثَةُ أَيَّامِ منِ التَّشْرِيقِ ، وَيَوْمُ الْفِطْرِ ، وَيَوْمُ الأَضْحَى ، وَيَوْمُ الْجُمْعَةِ مُخْتَصَّةً مِنَ الأَيَّامِ

نبی اکرم ﷺ نے سال میں چھ دنوں کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے، تین ایام تشریق، عید الفطر، عید الاضحیٰ، اور دنوں میں مخصوص جمعہ کے دن۔(الطیالسی)

<*> حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

نَهَى عَنْ شَرِيطَةِ الشَّيْطَانِ(الفتح الكبير

شریطہ شیطان سے منع فرمایاہے۔ شریطہ شیطان کا مطلب یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ جانور کو تھوڑا سا ذبح کرتے تھے، اس کی مکمل رگ نہیں کاٹتے تھے، جس سے اس کا خون نکل جاتا، تھوڑا سا کاٹ کر یوں ہی چھوڑ دیتے تھے، بعد میں وہ مر جاتا تھا، پھر اس کی چمڑی یا کھال اتارتے تھے، آپ ﷺ نے اس طرح ذبح کرنے سے منع کیا اور مکمل ذبح کرنے کا حکم دیا، تاکہ اچھی طرح جان نکل جائے۔

<*> حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے
نَهَى عَنْ صَبْرِ الرُّوحِ وَخِصَاءِ الْبَهَائِمِ(الفتح الكبير)
صبر روح اور جانوروں کو خصی کرنے سے منع کیا ہے، یعنی جانور کو بھوکا پیاسا رکھ دینا جس سے وہ مر جائے، اسے بغیر ذبح کئے کھانا اس سے منع کیا گیا۔

صبر کا معنیٰ ہے روکنا، امام نوویؒ علماء کرام کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ (صَبْرُ الْبَهَائِمِ) کا مطلب یہ ہے کہ زندہ جانور کو نشانہ بنانے کے لیے باندھنا، اسی لیے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ

لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا یعنی زندہ حیوان کو نشانہ نہ بناؤ کہ تم اس کی طرف تیر چلاؤ، یہ نہی تحریم کے لیے ہے، حضرت ابن عمرؓ کی روایت بھی اسی طرف دلالت کرتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں جانور کو تکلیف پہنچانا ہے، ایک جان کو ضائع کرنا ہے، مال کو برباد کرنا ہے۔ احصاء: کا معنی ہے کہ خصیہ کو کھینچنا، اس روایت میں جانوروں کو خصی کرنے کی حرمت معلوم ہوتی ہے، اس میں جانور کی بڑھوتری تو ہو جاتی ہے مگر اس میں جانور کو تکلیف پہنچانا ہے، جس کی شارع کی طرف سے اجازت نہیں ہے، اسی وجہ سے تو جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ (ملخص از نیل الاوطار)

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے
نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ(الفتح الكبير)
عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا۔

اس کی وجہ ہے کہ یہ حاجیوں کی عید کا دن ہے، اس لئے اس دن روزہ رکھنا مکروہ ہے، دوسری بات یہ ہے کہ یہ عبادت کا دن ہے کھاپی کر قوت پیدا ہوگی تو دلجمعی کے ساتھ عبادت کر سکیں گے۔

<*>حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے

نَهَى عَنْ صِيَامِ رَجَبٍ كُلِّهِ

پورے رجب کے مہینے میں روزے رکھنے سے منع کیا۔

یعنی اسے دوسرے مہینے کے علاوہ روزہ رکھنے کے لیے خاص کرنا منع ہے۔

<*>حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے

نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الجُمُعَةِ

جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایاہے۔جامع الصغیر کے شارح علامہ مناویؒ نے اس فرمان کی وضاحت میں لکھاہے کہ صرف اکیلے جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے،اس لئے کہ یہ عید کا دن ہے،اس لئے بھی کہ آج کے دن روزہ رکھنے سے وظیفۂ عبادت میں کمی آسکتی ہے،اگر اس کے ساتھ دوسرے دن کا روزہ ملایا جائے تو پھر مکروہ نہیں ہے،جیسا کہ دوسری روایت میں جمعہ کی فضیلت آئی ہے(التیسیر بشرح الجامع الصغیر للمناوی ج۲)

<*>حضرت بشر مازنیؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے

نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ

ہفتے کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

فیض القدیر میں علامہ مناویؒ لکھتے ہیں کہ علامہ ابن حجر عسقلانی نے بخاری کی شرح فتح الباری میں تحریر کیاہے کہ

أَنَّ أَبَا دَاوُد صَرَّحَ بِأَنَّ النَّهيَ عَن صِيَامِ السَّبتِ مَنسُوخٌ بِحَدِيثِ أُمِّ سَلمَةَ أَنَّ المُصطَفَى ﷺ كَانَ يَصُومُ السَّبتَ وَالأَحَدَ (أحمد والنسائي)

امام ابوداودنے وضاحت فرمائی ہے کہ ہفتے کے دن روزہ رکھنے کو جو منع کیا گیا تھا یہ منسوخ ہوگیا ہے کیونکہ حضرت ام سلمہؓ کی روایت کے مطابق نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہفتے اور اتوار کا روزہ رکھا کرتے تھے فیض القدیر میں ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جو ہفتے کے دن روزہ رکھنے کو منع کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دن یہود کے ہاں بہت عظمت اور شان والا ہے،ان کے ہاں یہ

دن عید کا دن ہے اگر مسلمان اس دن کو روزہ رکھیں تو یہود کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے، صرف اکیلے ہفتے کے دن کے روزے کی ممانعت آئی ہے، دوسرے دن کو ساتھ ملا کر رکھنے کی اجازت ہے۔

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمٍ قَبْلَ رَمَضَانَ ، وَالأَضْحَى ، وَالْفِطْرِ ، وَأَيَّامِ التَّشْرِيقِ

رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھنے سے منع کیا ہے، عید الاضحیٰ، عید الفطر اور ایام تشریق میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

<*> حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

نَهَى عَنْ ضَرْبِ الدُّفِّ ، وَلِعْبِ الصَّنْجِ ، وَضَرْبِ الزَّمَّارَةِ

دُف، صَنج اور بانسری بجانے سے منع فرمایا۔

(علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ شادی کے موقع پر نکاح کے وقت اور ولیمہ کے وقت دُف بجانا جائز ہے۔) فتح الباری ج۹ ص ۲۰۲ و عمدۃ القاری ج۳۸ ص ۱۷) علامہ مناوی نے فیض القدیر میں لکھا ہے کہ حدیث شریف میں شادی کے موقع پر دُف بجانے کی حلّت کا پتہ چلتا ہے، مذہب شوافع میں دُف کا بجانا مطلقاً مباح ہے، نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں دُف بجانا ثابت ہے، آپ ﷺ شارع اور حرمت سے حلت کو واضح کرنے والے ہیں اور آپ ﷺ نے اسے ثابت کیا ہے۔) فیض القدیر المناوی ج۲ ص ۱۱)

صنج: پیتل سے بنائی جانے والی وہ چیز جسے ایک دوسرے پر مارا جاتا ہے (تاج العروس)

پیتل کی وہ چیز جسے گول بنایا جاتا ہے ان میں سے ایک کو دوسری پر مارا جاتا ہے (المغرب)

الصنج : صَفِيحَةٌ مُّدَوَّرَةٌ مِن صُفر يُضرَبُ بِهَا عَلَى أُخرىٰ وَصَفَائِحُ صُفر صَغِيرَة مُستَدِيرَة تثبت في أطراف الدف أو في أَصَابِعِ الرَّاقِصَةِ يُدَقُّ بِهَا عِندَ الطَّربِ (المعجم الوسيط)

<*> حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

نَهَى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ أَنْ يُؤْكَلَ

متباریوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے

سنن ابی داود کی شرح عون المعبود میں لکھا ہے کہ علامہ خطابیؒ نے فرمایا: متباری ان دو آدمیوں کو کہا جاتا ہے جن میں سے ہر ایک دوسرے کی طرح کا کام کرے، تاکہ وہ دیکھے کہ دوسرے پر وہ کیسے غالب آتا ہے۔ ایسا کرنا مکروہ ہے، کیونکہ اس میں دکھاوا اور مفاخرت کا جذبہ پایا جاتا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ باطل طریقے سے مال کھانے کی نہی میں داخل ہے اس لئے اس کا کھانا ممنوع ہے۔ (عون المعبود)

فیض القدیر میں مناوی لکھتے ہیں مبارات ایک دوسرے پر فخر کرنے کو کہتے ہیں، ایک دوسرے کے مقابل ایسی دعوت کرنا جو فخر اور ریاکاری کے لئے ہو، ان میں سے ہر ایک دوسرے کو عاجز کرنے کا ارادہ کرے، یہ فعل دکھاوے کے لئے ہو نہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے۔ (فیض القدیر)

<*> حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

نَهَى عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ وَقَفِيزِ الطَّحَّانِ (ابوداود، سنن نسائی)

اپنا جانور (نر) دوسرے کی مادہ پر چھوڑنے کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔

نر جانور خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا اور خواہ کوئی اور جانور اس کو مادہ پر چھوڑنے کے لئے کسی کو دینا اور اس کی اجرت وصول کرنا منع ہے کیونکہ اس میں ایک ایسے کام کی اجرت وصول کرنا لازم آتا ہے جس کا وقوع پذیر ہونا متیقن نہیں ہوتا بایں طور کہ نر جانور کبھی تو جست کر جاتا ہے اور کبھی جست نہیں کرتا اسی طرح مادہ کبھی تو بار آور ہوتی ہے اور کبھی نہیں اسی لئے اکثر صحابہ اور فقہاء نے اسے حرام قرار دیا ہے ہاں نر جانور کو مادہ پر جست کرنے کے لیے عاریۃً دینا مستحب ہے البتہ عاریۃ دینے کے بعد اگر مادہ کا مالک اپنی طرف سے اسے کچھ بطور انعام دے تو اس کو قبول کر لینا درست ہے۔ (شرح مشکوٰۃ)

عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں ہے،

وَتَفسِيرُ قَفِيزُ الطَّحَانِ أَن يُّستَأجَرَ ثَورًا لِيُطحِنَ لَهُ حِنطَةً بِقَفِيزٍ مِّن دَقِيقِه وَ كَذَا إِذَا استَأجَرِ أَن يَعصِرَ لَهُ سِمسِمًا بِمَنٍّ مِّن دُهنِهِ أَوِ استَأجَرَ اِمرَأَةً لِغَزلِ هٰذَا القُطنَ أَو هٰذَا الصُّوفَ بِرِطلٍ مِّنَ الغَزلِ وَكَذَا اِجتِنَاءُ القُطنِ بِالنِّصفِ وَدِيَاسُ الدُّخنِ بِالنِّصفِ وَحَصَادُ الحِنطَةِ بِالنِّصفِ وَنَحوُ ذَلِكَ وَكُلُّ ذَلِكَ لَا يَجُوزُ

قفیز الطحان کی تفسیر یہ ہے کہ ایک شخص ایک بیل اجرت پر لیتا ہے تاکہ اس کے لئے ایک قفیز آٹے کے عوض گندم پیسے، اسی طرح کسی نے اجرت پر لیا تاکہ ایک من تیل کے عوض اس کے لئے تِل نچوڑے، یا کسی نے اجرت پر ایک عورت کی خدمت لی کہ وہ رُوئی سے سوت کاتے، یا سُوت سے اُون بنائے ایک رِتل کے عوض، اسی طرح رُوئی چننے نصف کے عوض، باجرہ گاہے نصف کے عوض، اور گندم کو کاٹنا نصف کے عوض، اور اسی طرح جو بھی ہے وہ ناجائز ہے۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج۱۸ص ۴۵۲)

<*>حضرت ابوریحانہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

نَهَى عَنْ عَشْرٍ : الْوَشْرِ ، وَالْوَشْمِ ، وَالنَّتْفِ ، وَمُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ ، وَ مُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ ، وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَسْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيراً مِثْلَ الأَعَاجِمِ وَأَنْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ حَرِيراً مِثْلَ الأَعَاجِمِ ، وَعَنِ النُّهْبَى وَرُكُوبِ النُّمُورِ ، وَلُبْسِ الخَاتَمِ إِلاَّ لِذِي سُلْطَانٍ(ابی داود)

دس چیزوں سے منع فرمایا ہے۔

(۱) وشر (دانتوں کو گھس کر باریک کرنے سے)۔ (۲) جسم گودنے سے۔ (۳) بال اکھیڑنے سے۔ (۴) ایک مرد کا دوسرے مرد کے ساتھ ننگا ہو کر بغیر کپڑے کے سونے سے۔ (۵) ایک عورت کا دوسری عورت کے ساتھ ننگا ہو کر بغیر کپڑے کے سونے سے۔ (۶) اس بات سے کہ مرد اپنے کپڑے کے نیچے (دامن کی جگہ) ریشم لگائے عجمیوں کی طرح۔ (۷) یا مونڈھوں کی جگہ ریشم لگائے عجمیوں کی طرح۔ (۸) لوٹ مار اور غارت

گری سے۔(۹)چیتوں کی کھال پر بیٹھنے اور اس کی زین وغیرہ بنانے سے)۔(۱۰)انگوٹھی پہننے سے سوائے بادشاہ کے۔(قاضی، ومفتی، جواحکام وفتاوی پر مہر لگاتے ہیں وہ بھی بادشاہ کے حکم میں ہیں)۔

بادشاہ کوانگوٹھی کی ضرورت ہوتی ہے ،اس لیے کہ اسے خطوط اوردستاویزات پر مہر لگاناپڑتی ہے ،باقی لوگوں کی اتنی ضرورت نہیں ہوتی ،آپ ﷺ نے پہلے اپنے داہنے ہاتھ کی انگلی میں انگوٹھی پہنی ،پھر بائیں ہاتھ میں پہنی ،پہلے آپ ﷺ سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے ،ایک دن آپ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی اتار پھینکی تو آپ ﷺ کو دیکھ کر صحابہ کرامؓ نے بھی اتار پھینکیں ،سونے کی انگوٹھی پہننا تو مطلقاً ممنوع اور حرام ہے ،جب کہ چاندی کی انگوٹھی ایک خاص مقدار کی پہننے کی گنجائش ہے۔

<*>حضرت عبدانؓ اور حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

نَهَى عَنْ فَتْحِ التَّمْرَةِ ، وَقَشْرِ الرُّطَبَةِ

کھجور کو کھولنے اور رُطب کا چھلکا اتارنے سے منع فرمایا۔ علامہ مناویؒ نے لکھا کہ کھجور کھولنے سے مقصود کیڑا وغیرہ دیکھنے کے لئے ،

<*>حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ : النَّمْلَةِ ، وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ ، وَالصُّرَدِ

چار جانوروں کو قتل کرنے سے منع فرمایاہے،چیونٹی،شہد کی مکھی،ہدہد اور صُرد۔

چیونٹی کو مارنے سے منع کرنے کی سمراد یہ ہے کہ اس کو اس وقت تک نہ مارا جائے جب تک کہ وہ نہ کاٹے ،اگر وہ کاٹے تو پھر اس کو مارنا جائز ہو گا۔ بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ جس چیونٹی کو مارنے سے منع فرمایا گیاہے اس سے وہ بڑی چیونٹی مراد ہے جس کے پیر لمبے لمبے ہوتے ہیں۔

شہد کی مکھی کو مارنا اس لئے ممنوع ہے کہ اس سے انسان کو بہت زیادہ فوائد پہنچتے ہیں بایں طور کہ شہد اور موم اسی کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔

"ہدہد" ایک پرندہ ہے جس کو کھٹ بڑھئی کہتے ہیں، صرد" بھی ایک پرندہ ہے جو بڑے سر، بڑی چونچ اور بڑے بڑے پر والا ہوتا ہے، وہ آدھا سیاہ ہوتا ہے اور آدھا سفید، اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ وہ شکاری پرندہ ہوتا ہے جو چڑیوں کا شکار کرتا ہے، ان دونوں پرندوں کو مارنے سے اس لئے منع فرمایا گیا ہے کہ ان کا گوشت کھانا حرام ہے اور جو جانور و پرندہ کھایا نہ جاتا ہو اس کو مارنا ممنوع قرار دیا گیا ہے، اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ ہدہد میں بدبو ہوتی ہے اس لئے وہ جلالہ کے حکم میں ہوگا، ہدہد نے حضرت سلیمانؑ کی اطاعت کی تھی اس لئے بھی اسے مارنے سے منع کیا گیا، اہل عرب ہدہد اور صرد کے آوازوں کو منحوس اور بدفالی سمجھتے تھے، اس لئے بھی آپ ﷺ نے ان کو مارنے سے منع فرمایا کہ لوگوں کے دلوں سے ان کی نحوست کا اعتماد نکل جائے۔

(الصُّردُ) طَائِرٌ أَكبَرُ مِنَ العُصفُورِ ضَخِمُ الرَّأسِ وَالمِنقَارِ يَصِيدُ صِغَارَ الحَشَرَاتِ وَرُبُمَا صَادَ العُصفُورَ وَكَانُوا يَتَشَاءَمُونَ بِهِ(المعجم الوسيط)

یہ چڑیا سے بڑا ایک پرندہ ہے، جس کا سر اور چونچ بڑی ہوتی ہے، یہ چھوٹے حشرات الارض کا شکار کرتا ہے، بہت دفعہ چڑیا کا شکار بھی کرتا ہے، اہل عرب اس سے شگون لیتے تھے، راقم الحروف نے لغت اور شروحات احادیث کی بڑی بڑی کتب میں صُرد کی تحقیق کی ہے مگر مجھے تسلی بخش وضاحت نہیں مل سکی، حدوٹی)

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں صُرد، ہُدہُد اور چیونٹی کے ساتھ ضِفدع (مینڈک) کو مارنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن عثمان تیمیؓ کی روایت میں آپ ﷺ نے مینڈک کو دواء کے لئے مارنے سے بھی منع فرمایا۔

<*>حضرت عبدالرحمن بن معاویہ مرادیؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

نَهَى عَنْ قَتْلِ الخَطَاطِيفِ

خطاطیف کو مارنے سے منع فرمایا۔

جامع الصغیر کی شرح التیسیر میں علامہ مناوی لکھتے ہیں،

جمع خطاف ويسمى عُصفُورُ الجَنَّةِ لِزُهدِهِ عَمَّا فِي اَيدِي النَّاسِ مِنَ القُوتِ ويحرم أكله،

خطاطیف، خطاف کی جمع ہے، اس کا نام جنت کی چڑیا ہے، لوگوں کی ہاتھوں میں خوراک وغذا جو کچھ ہے اس سے بچتی ہے، اس کا کھانا حرام ہے۔

<*> حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

نَهَى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ

جانور کو بھوکا پیاسا رکھ کر مارنے سے منع فرمایا۔

<*> حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

نَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے منع فرمایا۔

<*> حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

نَهَى عَنْ قَتْلِ كُلِّ ذِي رُوحٍ إِلاَّ أَنْ يُؤْذِيَ

ہر ذی روح کو مارنے سے منع فرمایا سوائے اس کے جو نقصان پہچائے۔

*> حضرت معاویہؓ کے غلام حضرت نصیر سے مرسل روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

نَهَى عَنْ قِسْمَةِ الضِّرَارِ

ایسی تقسیم سے منع فرمایا جس سے دومالکوں میں سے ایک کو نقصان پہنچے۔

فیض القدیر میں علامہ مناوی لکھتے ہیں، اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ ﷺ نے نقصان دہ تقسیم سے مراد یہ لی ہو کہ دومالکوں میں سے ایک کو نقصان پہنچے، بایں طور کہ مال ضائع ہو جائے، یا اس میں کسی سبب کے باعث نقص پیدا ہو جائے، اور اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد بیویوں کے درمیان تقسیم ہو کہ ایک کے لئے ایک رات مقرر ہو اور دوسری کے لئے تین راتیں مقرر ہوں، یا ان کے درمیان نان نفقہ کی تقسیم مراد ہو کہ ایک کو دوسری سے زیادہ دیا جائے۔

<*> حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے
نَهَى عَنْ كَسْبِ الإِمَاءِ (بخاری)
لونڈیوں کی کمائی سے منع کیا
زمانہ جاہلیت میں لوگ لونڈیوں سے بدکاری کرواتے تھے اور انہیں کہتے تھے کہ وہ اس غلط پیشے کے ذریعے کمائی کر کے لائیں، جب وہ کما کر لاتیں تو یہ ان کی کمائی کھاتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ)
<*> حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے
نَهَى عَنْ كَسْبِ الأَمَةِ حَتَّى يَعْلَمَ مِنْ أَيْنَ هُوَ(ابوداؤد)
لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا یہاں تک کہ معلوم ہو جائے کہ وہ کہاں سے آئی ہے
<*> حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے
نَهَى عَنْ كَسْبِ الحَجَّامِ
پچھنے لگانے والے کی کمائی سے منع کیا۔
فیض القدیر میں علامہ مناوی لکھتے ہیں،
تَنزِيهًا لَا تَحرِيمًا فَإِنَّه اِحتَجَمَ وَأَعطَى الحِجَامَ أُجرَتَهُ فَلَولَا حَلَّهُ مَا فَعَلَهُ
یہ نہی تنزیہی ہے، تحریمی نہیں ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے پچھنے لگوائے تو حجام کو اس کی اجرت عطاء فرمائی تھی، اگر آپ ﷺ اسے حلال نہ قرار دیتے تو ایسا نہ کرتے (فیض القدیر ج۳ص ۳۴۷)
<*> حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے
نَهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ
ہر نشہ آور اور دماغ میں فتور ڈالنے والی چیز سے منع کیا۔
<*> حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے
نَهَى أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلَ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ

بائیں ہاتھ سے کھانا کھانے سے اور ایک جُوتی میں چلنے سے، اور صمّاء کرنے سے اور ایک کپڑے میں احتباء کرنے سے منع کیا جس سے اس کی شرم گاہ کھلی ہوئی ہو۔ (مسلم)
اصمعی نے کہا کہ صمّاء کا مطلب یہ ہے
هُوَ أَنْ يَشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ فَيَسْتُرُ بِهِ جَمِيعَ جَسَدِهِ ، بِحَيْثُ لَا يَتْرُكُ فُرْجَةً ، يُخْرِجُ مِنْهَا يَدَهُ
کہ آدمی اپنے آپ کو اس طرح ایک کپڑے میں ڈھانپے کہ اپنے ہاتھوں کو باہر نکالنے کی کوئی گنجائش اور راستہ نہ چھوڑے۔ (اِحکام الاَحکام شرح عمدۃ الاَحکام ج ۲ ص ۲۱۷)
لغت میں صمّاء کا معنٰی ہے آدمی کا اس طرح اپنے اوپر کپڑا اڈالنا کہ اس سے اپنی ایک طرف اوپر نہ اٹھا سکے اور اتنی جگہ بھی نہ چھوڑی ہو جس سے اپنا ہاتھ باہر نکال سکے (تحفۃ الاحوذی ج۹ ص ٤۰٦)

ابن قتیبہ نے کہا کہ صمّاء کو صمّاء اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے تمام راستے بند ہو جاتے ہیں، گویا کہ کالصخرۃ الصمّاء (سخت پتھر) ہے جس میں کوئی پھٹن نہیں ہے، امام نووی نے فرمایا اھل لغت کی تفسیر پر ایسا کرنا مکروہ ہے، کیونکہ جب اسے کوئی کام پڑے گا تو اسے اپنا ہاتھ نکالنا مشکل ہو جائے گا، اس سے اسے تکلیف ہو گی، اور فقہاء کی تفسیر کے مطابق اس کا ایسا کرنا حرام ہے کیونکہ اس سے شرم گاہ کھل جاتی ہے، جس کا چھپانا ضروری ہے۔
(تحفۃ الاحوذی ج۹ ص ٤۰٦)

احتباء یہ ہے کہ
أَن يَّقعُدَ عَلَى إِليَتِهِ وَيَنصِبَ سَاقَيهِ وَيَلُفَّ عَلَيهِ ثَوباً وَيُقَالُ لَهُ الحَبوَةُ وَكَانَت مِن شَأنِ العَرَبِ
آدمی اپنی سرین کے بل بیٹھے اور اپنی ران کھڑی کر دے، اس پر کپڑا لپیٹ لے تو اسے عربی میں حبوہ کہا جاتا ہے یہ عربوں کی عام عادت ہے۔ (تحفۃ الاحوذی ج۹ ص ٤۰٦)
بخاری کی شرح عمدۃ القاری میں ہے،

وَالأِحتِبَاءُ أَن يُّجمَعَ بَينَ ظَهرِهِ وَسَاقَيهِ بِعَمَامَتِهِ۔

احتباء یہ ہے کہ اپنی پگڑی کو اپنی کمر سے گھما کر اپنی پنڈلیوں پر باندھ دینا۔

<*> حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

نَهَى عَنْ لَبَنِ الجَلاَّلَةِ

جلالہ کا دودھ پینے سے منع کیا۔ جلالہ وہ جانور جو گندگی کھاتے ہیں، آپ ﷺ نے ان کا دودھ پینے، ان کا گوشت کھانے اور ان کی کھال پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔ (معجم طبرانی)

بخاری کی شرح فیض الباری میں ہے،

أن الجلاَّلَةَ إذا أَنْتَنَ لحمها، وظَهَرَ ريحُ النجاسة في لحمها، تُحْبَسُ أياماً ثم تُؤْكَلُ، وإن لم تَظْهَرْ الريحُ فيه لا بأس بأكلها

کہ جلالہ کا جب گوشت بدبودار ہو جائے، نجاست کی بُو اس کے گوشت میں ظاہر ہو جائے تو چند دنوں تک اسے بند رکھا جائے پھر اسے کھایا جائے، اگر بدبو اس میں ظاہر نہ ہو تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام مالک کہتے ہیں کہ اچھی طرح دھو کر جلالہ کا گوشت استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کھال پر بیٹھنے کی ممانعت اس لئے ہے کہ جب انہیں پسینہ آتا ہے تو اس میں سے بدبو اٹھتی ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

<*> حضرت عبد الرحمن بن عثمان تیمیؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

نَهَى عَنْ لُقْطَةِ الحَاجِّ

حاجیوں کی گری پڑی چیز اُٹھانے سے منع کیا۔

گری پڑی چیز اٹھانے سے مراد یہ ہے کہ وہ حرم میں پڑی ہوئی حاجیوں کی کوئی چیز اس ارادے سے اٹھالے کہ وہ اس کا مالک ہو جائے گا تو یہ منع ہے، وہ ایسا نہیں کر سکتا۔

<*> حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

نَهَى عَنْ مَحَاشِّ النِّسَاءِ

عورتوں کا پاخانے والا راستہ استعمال کرنے سے۔

<*> حضرت عبد الرحمن بن شبلؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

نَهَى عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ ، وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ ، وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ المَكَانَ فِي المَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيرُ

کوّے کی ٹھونگ مارنے، درندے کی طرح بچھنے، اونٹ کی طرح آدمی کا مسجد میں ایک جگہ مقرر کرنے سے منع فرمایا۔

مطلب یہ کہ مختصر سجدہ کرنے اور سجدہ میں اتنی جلدی کرنے سے منع فرمایا جتنی دیر کوّا اپنی چونچ کھانے کے لئے رکھتا ہے اور اُڑ جاتا ہے، اسی طرح سجدے میں درندے کی طرح زمین پر بازو بچھانا کہ وہ زمین سے علٰحدہ نہ ہوں اس سے منع فرمایا، اور مسجد میں نمازی کا ایک جگہ کو لازم رکھنا کہ اس جگہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ وہ نماز ادا نہیں کرے گا، اس سے منع فرمایا، جس طرح اونٹ کی ایک جگہ طے ہوتی ہے مسجد میں نمازی اپنی جگہ مقرر نہ کرے بلکہ جہاں جگہ ملے وہیں نماز ادا کرے۔

علامہ ابن قیّمؒ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے نماز میں جانوروں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا، اسی لئے آپ ﷺ نے

فَنَهَى عَن بُرُوكِ كَبُرُوكِ البَعِيرِ وَالتِفَاتٍ كَالتِفَاتِ الثَّعلَبِ وَافتِرَاشٍ كَافتِرَاشِ السَّبُعِ وَإِقعَاءٍ كَإِقعَاءِ الكَلبِ وَنُقرٍ كَنُقرِ الغُرَابِ وَرَفعِ الأَيدِي وَقتَ السَّلَامِ كَأَذنَابِ الخَيلِ فَهديُ المُصَلِّي مُخَالِفٌ لِّهَديِ الحَيوَانَاتِ

(فیض القدیر للمناوی، باب المناہی ج۶ ص۳۳۹)

اونٹ کی طرح بیٹھنے سے، لومڑی کی طرح متوجہ ہونے سے، درندے کی طرح بچھنے سے، کتّے کی طرح بیٹھنے سے، کوّے کی طرح ٹھونگے مارنے سے، سلام کے وقت گھوڑے کی طرح دُم ہلانے سے منع فرمایا، نمازی کا طریقہ حیوانات کے طریقہ سے مختلف ہے۔

مختلف احادیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے مختلف باتوں سے منع فرمایا ہے، ستاروں میں نظر ڈالنے سے، کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے، پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی

طرف منہ کر نے سے، دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے، گوبر اور ہڈی سے وٹوانی کرنے سے، ننگے ہو کر غسل خانے میں جانے سے، مرد کا عورت کے بچے ہوئے پانی سے اور عورت کا مرد کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا، نمازیوں کو مارنے سے۔

فجر کی نماز کے بعد نفلی نماز ادا کرنے سے، عصر کے بعد نفلی نماز ادا کرنے سے، مسجد میں حد بندی کرنے سے، مسجد میں اشعار گانے سے، ننگا اسلحہ لے کر چلنے سے، قبروں کے درمیان نماز پڑھنے سے، نماز میں سدل کرنے سے، رِیحان کی لکڑی سے مسواک کرنے سے۔

عشاء کی نماز سے پہلے سونے اور عشاء کی نماز کے بعد قصہ گوئی سے، رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنے سے، جمعہ کے علاوہ نصف النہار کو نماز ادا کرنے سے، مرثیہ گوئی سے، نوحہ کرنے سے، جادو کرنے سے، تصاویر بنانے سے، سونے کے استعمال سے مردوں کو ریشم پہننے سے۔

گانا گانے سے، سازوآواز اور آگ کا جنازے کے ہمراہ لیجانے سے، قبروں پر تعمیر کرنے، ان پر بیٹھنے اور ان پر نماز پڑھنے سے، عورتوں کو مسجد میں اعتکاف کرنے سے، غلہ ذخیرہ اندوزی کرنے سے۔

طلوع آفتاب سے پہلے خرید و فروخت کرنے سے، پھل کو تیار ہونے سے پہلے، جانور کی اُون ذبح سے پہلے یا گھی کو دودھ کے اندر بیچنے سے، فتنے کے زمانے میں ہتھیار فروخت کرنے سے، بیوی کی پھوپھی یا خالہ سے نکاح کرنے سے۔

وٹے سٹے کی شادی سے، زخمی آدمی کے تندرست ہونے سے پہلے زخم کا قصاص لینے سے، کھانے کے علاوہ جانور کو مارنے سے، کھڑے ہو کر کھانے پینے سے، ڈبل کھجور اٹھا کر کھانے سے۔

مشکیزے کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے سے، نشیلی جو کی شراب سے، بدکارہ کی کمائی سے، کتے کی اجرت سے، بہت زیادہ کھانے پینے سے، گھر کے دروازوں پر بستر بچھانے

سے،مردوں کے لئے سُونے کی انگوٹھی پہننے سے،سُونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے اور پینے سے،عورت کا اپنے بالوں میں کچھ ملانے سے،مُثلہ کرنے سے،مُشرِکوں کو مصافحہ کرنے اور انہیں مرحبا کہنے سے،گدھوں کا گوشت کھانے سے،بلّی کا گوشت کھانے سے۔

تکلف کرنے سے،دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت مانگنے سے، آدھا دھوپ اور آدھا سایہ میں بیٹھنے سے،چہرے میں داغنے اور مارنے سے،مُردُوں کو گالی دینے سے، عہد و پیمان کو توڑنے اور عہد وپیمان کو توڑنے کی اعانت کرنے سے،بہت زیادہ اھل وعیال اور مال سے۔ (اتحاف الخیرہ المھرہ)

مختصر نماز پڑھنے سے،سونے والے اور باتیں کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنے سے، لمبا خطبہ پڑھنے سے،قبروں کو پختہ کرنے سے،دشمن کی سرزمین کی طرف قرآن حکیم لے جانے سے،خُون کے ثمن سے،زندہ کو مردہ کے عوض فروخت کرنے سے گوشت کو حیوان کے عوض فروخت کرنے سے،دوسرے کی بیع پر بیع کرنے سے اور دوسرے کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام دینے سے،عورت کا اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ کرنے سے،جس دستر خوان پر شراب ہو اس پر بیٹھنے سے۔

برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونک مارنے سے،کھانے اور پینے میں پھونک مارنے سے،مسجد میں قصاص لینے سے،کچا پیاز کھانے سے،کسی کے جانوروں کا اس کے مالک کی اجازت کے بغیر دودھ دوہنے سے،دو مخالفین میں سے ایک کو چھوڑ کر دوسرے کو مہمان ٹھہرانے سے۔(ارواء الغلیل محمد البانی)

نماز کی حالت میں کتے اور اونٹ کی طرح بیٹھنے سے،بے نیام تلوار پکڑوانے سے،رات کو گھر آنے سے،بلا مجبوری رات کو قبر بنانے سے۔(اطراف المسند المعتلی ج۲ص۱۷۷)

گھوڑے، خچر کا گوشت کھانے سے، حدیث پاک کو لکھ کر مٹانے سے، مال پر قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے، مُحرم کے لئے زعفران سے رنگا کپڑا پہننے سے، نذر ماننے سے، دو آدمیوں کا تیسرے سے الگ ہو کر سر گوشی کرنے سے، مسجد میں خرید و فروخت کرنے سے، تین دن سے زیادہ ناراضگی سے۔

جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران حبوہ کرنے سے، پیچیدہ مسائل میں الجھنے سے، مزدور کی مزدوری طے کئے بغیر کام میں لگانے سے، جانوروں کے پیٹوں میں جو کچھ ہے اسے پیدائش سے پہلے فروخت کرنے سے، مرد کو دائیں ہاتھ میں اپنی شرم گاہ پکڑنے سے، بیع منابذہ اور بیع ملامسہ سے، خبیث دواء کے استعمال سے، محاقلہ اور مزابنہ سے، کھڑے پانی میں پیشاب کر کے اس سے وضوء کرنے سے۔ (اطراف المسند المعتلی باطراف المسند ج۹)

اجنبی عورت کے ساتھ مَحرم کے بغیر تنہائی اختیار کرنے سے۔ (اختلاف الحدیث محمد شافعی) آدمی کو مجلس سے اٹھا کر اس کی جگہ دوسرے کو بٹھانے سے، قیل و قال، کثرتِ سوال اور اضاعتِ مال سے، مُرغ کو لعنت کرنے سے، برغُوث کو گالی دینے سے، بہت عمدہ خوشنما اور بہت بھدّا بدنما لباس پہننے سے، کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے، چوپائیوں کے درمیان تحریش سے، دو عورتوں کے درمیان چلنے سے (الآداب للبیہقی)

جن اشعار میں عورتوں اور مال کا ذکر ہو انہیں مسجد میں پڑھنے سے، (الاحادیث الطوال لسلیمان الطبرانی ج ا ص ۸۷) راستوں اور گھاٹیوں میں بیٹھنے سے (الادب المفرد بخاری) کسی عورت کا اپنے خاوند کے سامنے دوسری عورت کی خوبصورتی کا ذکر کرنے سے، قبر پر جانے والے کو قبر پر رونے سے (الاذکار النوویہ) فرقہ بندی سے (الابانۃ الکبریٰ لابن بطہ ج ۲ ص ۲۱۲)

قرآن حکیم کو زمین پر لکھنے سے، اللہ تعالیٰ کا نام الکبری پاک تھوک سے مٹانے سے، (الابانۃ) قزع سے (یعنی بچے کے سر کا بعض حصہ مونڈھنے سے) (الالمام باحادیث

الاحکام) آدمی کا دائیں یا سامنے تھوکنے سے (الاحادیث المختارہ) آدمی کے اپنے غسل خانے میں پیشاب کرنے سے (التاریخ الصغیر الأوسط ج ا ص ۱۷۵) نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے (التاریخ الکبیر للبخاری ج ۳ ص ۱۳۹)

مشرکین سے کسی قسم کی مدد لینے اور انگوٹھی میں اسم محمد لکھنے سے (التاریخ الکبیر للبخاری ج ۴ ص ۹) عورت کے سر مونڈھوانے سے (ترمذی) موت کی تمنا کرنے سے (ترمذی) قبروں کے اوپر لکھنے سے (ترمذی) گھر میں تصویر رکھنے اور بنانے سے، جس چھت پر باڑ نہ ہو اس پر سونے سے، منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنے سے (ترمذی)

گرم کھانا کھانے سے، تعویذ گنڈے سے، جھوٹ بولنے سے، نماز میں منہ ڈھانپنے سے، غسل خانے میں نماز پڑھنے اور ننگی شرم گاہ والے کو سلام کرنے سے، ہوا کے خارج ہونے پر ہنسنے سے، ایک ہی سانس میں پینے سے، گانا گانے، گانا سننے، غیبت کرنے اور غیبت کو کان لگا کر سننے، چغلی کھانے اور چغلی کو کان لگا کر سننے سے، تنہاء رات گزارنے سے، فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے، دو اونٹوں کے درمیان آدمی کا اس طرح چلنے سے کہ وہ ان کو ہانک رہا ہو، کلب اور کلیب نام رکھنے سے۔

صرف شلوار میں اس طرح نماز ادا کرنے سے کہ اس پر کوئی چادر نہ ہو، پھل دار درخت کے نیچے پاخانہ کرنے سے، بل یا سوراخ میں پیشاب کرنے سے، مسجد کے قبلے یا دروازوں پر پیشاب کرنے سے، کسی ایسے آدمی کے کپڑے کے ساتھ ہاتھ صاف کرنے سے جس نے ابھی پہنا ہی نہ ہو، افلح، یسار، نافع اور رباح، حرب، ولید، مرّہ، حکم، ابوالحکم اور نجیح نام رکھنے سے۔

ننگے سر نماز پڑھنے سے (نَهَى أَن يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ وَرَأسُهُ مَعقُوصٌ (نصب الرایہ، الجامع المعجم الطبرانی الکبیر ج ۱۷ ص ۲۳۲) پیشاب روک کر نماز پڑھنے سے، عورتوں سے ان کے شوہروں کی اجازت کے بغیر گفتگو کرنے سے، بچوں کو پہلی صف میں کھڑا کرنے سے (الجامع الصغیر لسیوطی) عنکبوت کو مارنے سے، مرغ کو گالی دینے سے، (جامع

الاحادیث) دو بے وقوف آوازوں سے ایک نوحہ کرنے والی اور دوسری گانے والی سے نفع کھینچنے والے قرض سے،(ایضاً)ایسی چیز کو بیچنے سے جو آدمی کے پاس ہے ہی نہیں(ایضاً)حیوان کو تکلیف دینے سے،عدت گزارنے والی عورت کو سرمہ ، تیل اور خضاب لگانے سے،عورتوں کا حالت احرام میں دستانے اور نقاب اوڑھنے سے، (نصب الرایہ برھان الدین مرغینانی، صبح کی نماز میں قنوت پڑھنے سے(دار قطنی)شرم گاہ کو قبلے کی طرف کرنے سے، شلوار کو ٹخنے سے نیچے لٹکانے سے،مساجد میں ایک دوسرے پر فخر کرنے سے(موارد الظمان)دن اور رات دونوں کا روزہ رکھنے سے،سامان کی وہ خوبی بیان کرنے سے جو اس میں نہ ہو، جانور کو بیچنے سے پہلے اس کے تھنوں میں دودھ کو جمع رکھنے سے(مقدمہ فتح الباری)

مردار،شراب،پالتو گدھوں اور بدکارہ کی کمائی سے،(معرفۃ علوم الحدیث) دکھلاوے سے، عورت کا جھوٹا پینے سے(معرفۃ الصحابہ لابی نعیم اصبہانی ج۵ص۴۵۷) گھوڑے کو ذبح کرنے سے (معرفۃ السنن والآثار للبیہقی ج۱۵ص۱۵۹)زندہ اور مردہ کو جلانے سے،عورت کو اجنبی مرد کی طرف دیکھنے سے،ماؤں کی نافرمانی اور بچیوں کو زندہ در گور کرنے سے(معجم الطبرانی الکبیر ج۱۶ص۲۵۸)

تنگ دست کو مہلت یا سہولت

<*> آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنَجِّيَهُ الله مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَأَنْ يُظِلَّهُ تَحْتَ عَرْشِهِ ، فَلْيُنْظِرْ مُعْسِرًا(كنزالعمال ج٣٦ ص٣٦٦)

جسے یہ بات خوش کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دکھ سے نجات دے،اوراسے اپنے عرش کے نیچے سایہ دے تو وہ تنگ دست کو مہلت دے۔

<*> آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِراً أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ (رواه الترمذي)
جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس کے لئے کمی کر دی، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اپنے عرش کے نیچے سایہ دیں گے، اس دن اس کے عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا۔

<*> نبی اکرم ﷺ مسجد کی طرف تشریف لائے تو اپنے مبارک ہاتھ سے اشارہ کر تے ہوئے یوں فرما رہے تھے،
مَن أَنْظَرَ مُعْسِراً أو وَضَعَ له وَقَاهُ الله مِن فَيْحِ جَهَنّم
جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس سے کمی کی تو اللہ تعالیٰ اسے جہنّم کی گرمی سے بچائیں گے۔(اطراف المسند المعتلی ج۳ ص۱۷۵)

<*> حضرت عون بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابویُسرؓ (کعب بن عمرو) کا کسی آدمی پر قرض تھا، وہ اس سے مانگنے کے لئے اس کے گھر آئے، اس آدمی نے اپنی لونڈی کو کہا: کہ اِسے کہو وہ یہاں نہیں ہے، آپؓ نے اس کی آواز سُن لی، پھر آپؓ نے اسے فرمایا کہ باہر آجا، میں نے تیری آواز سن لی ہے، پھر وہ آدمی نکل کر ان کی طرف آیا، تو آپؓ نے اس سے پوچھا: جو کچھ تو نے کیا یہ کس وجہ سے کیا؟ اس نے کہا: میں نے ایسا تنگ دستی کی وجہ سے کیا ہے، انہوں نے اسے قسم دے کر کہا: آللہ۔ اس نے جواب دیا، آللہ-اللہ کی قسم میں نے ایسا تنگ دستی کی وجہ سے کیا ہے، اس پر آپؓ نے فرمایا: اِذهَب فَلَكَ مَا عَلَيكَ، جا، جو تیرے ذمہ میرا مال ہے وہ تیرا ہو گیا، کیونکہ میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے،

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مَن اَنظَرَ مُعسِرًا اَو وَضَعَ لَه كَانَ فِي ظِلِّ الله يَومَ القِيَامَةِ أَو فِي كَنَفِ الله
جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس سے کمی کی وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سایہ میں ہو گا یا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو گا۔(المعجم الاوسط ج۵ ص۱۸۴، ابن حِبان)

<*>حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَلَى رَجُل حَقٌّ فَأَخَّرَهُ إِلَى أَجَل كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ فَإِن أَخَّرَهُ بَعدَ أَجَلِهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوم صَدَقَةٌ(کنزالعمال ج۳ص۱۵)
جب کسی آدمی کا کسی آدمی پر کوئی حق ہو، تووہ ایک وقت تک اسے ٹال دے تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے، اگر ادائیگی کی مدت آنے کے بعد اس کو ٹال دے تو ہر دن کے بدلے اس کے لئے صدقہ ہے۔

<*>آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مَن أَنظَرَ مُعسِرًا بَعدَ حُلُولِ أَجَلِهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوم صَدَقَةٌ
جس نے تنگ دست کو مدّت ادائیگی آنے کے بعد مہلت دی تو اس کے لئے ہر دن کے بدلے صدقہ ہے۔(جامع الاحادیث لسیوطی ج۲۰ص۸۲)

<*>حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مَن أَنظَرَ مُعسِرًا إِلَى مَيسَرَة أَنظَرَهُ الله بِذَنبِهِ إِلَى تَوبَتِهِ (کنزالعمال ج۳ص۱۵)
جس نے تنگ دست کو آسانی تک مہلت دی اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کی توبہ تک اسے مہلت دیں گے۔

<*>حضرت ابی مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ پہلے وقتوں میں ایک شخص کا حساب کیا گیا، تو اس کے نامۂ اعمال میں اس نیکی کے علاوہ کوئی نیکی نہیں تھی کہ وہ تنگ دستوں کو مہلت دے دیا کرتا تھا، وہ لوگوں کے ساتھ گھل مِل کر رہتا تھا، اس نے اپنے لڑکوں کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ وہ تنگ دستوں کو مہلت دے دیا کریں، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کو حکم دیا کہ
نَحنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنهُ تَجَاوَزُوا عَنهُ(کنزالعمّال ج۳س۱۵،مسلم ،ترمذی)
ہم اس سے زیادہ مہلت دینے کے حق دار ہیں، اس کو معاف کر دو۔

<*>حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ: إِذَا أَتَيتَ مُعسِرًا فَتَجَاوَز عَنهُ لَعَلَّ اللّٰه يَتَجَاوَزُ عَنَا فَلَقِيَ اللّٰه فَتَجَاوَزَ عَنهُ

ایک آدمی لوگوں کے ساتھ لین دین کیا کرتا تھا، اس نے اپنے لڑکے کو کہہ رکھا تھا: جب تیرے پاس کوئی تنگ دست آئے تو اس کو معاف کر دیا کر شاید کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی معاف کر دے، اس کے بعد جب اس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔ (کنز العمّال ج۳ ص۱۵، مسلم کتاب المساقات، ترمذی کتاب البیوع)

<*>حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَن أَرَادَ أَن تُستَجَابَ دَعوَتُهُ وَأَن تَكشَفَ كَربَتُهُ فَليُفَرِّج عَن مُعسِر

جو شخص یہ چاہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے اور اس کی تکلیف دور کی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ تنگ دست کی تکلیف کو دور کرے۔ (مسلم شریف)

<*>حضرت حذیفہؓ، حضرت عقبہ بن عامرؓ اور حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَتَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بِعَبد مِن عِبَادِهِ آتَاهُ مَالًا فَقَالَ لَهُ: مَاذَا عَمِلتَ فِي الدُّنيَا؟ فَقَالَ مَا عَمِلتُ مِن شَيءِ يَا رَبِّ إِلَّا أَنَّكَ آتَيتَنِي مَالًا فَكُنتُ أُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِن خُلُقِي أَن أَيسَرَ عَلَى المُوسِرِ وَأَنظَرَ المُعسِرِ، قَالَ اللّٰه تَعَالَى: أَنَا أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنكَ تَجَاوَزُوا عَن عَبدِي (کنزالعمّال ج۳ص۱۵)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک ایسے بندے کو لایا جائے گا جسے اللہ تعالیٰ نے مال دے رکھا تھا، اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے، تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب میں نے اور تو کوئی عمل نہیں کیا مگر تو نے مجھے مال دیا تھا، میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا، اور میرے اخلاق میں سے یہ تھا کہ میں خوشحال آدمی کے لئے آسانی کرتا تھا اور تنگ دست کو مہلت دے دیا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں تجھ سے زیادہ اس کا حقدار ہوں، میرے بندے کو معاف کر دو۔

<*>حضرت حذیفہؓ اور ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ رَجُلاً مِّمَن كَانَ قَبلَكُم أَتَاهُ مَلَكُ المَوتِ لِيَقبِضَ نَفسَهُ فَقَالَ لَهُ: هَل عَمِلتَ مِن خَيرٍ؟ قَالَ مَا أَعلَمُ شَيئًا غَيرَ أَنِّي كُنتُ أُبَايِعُ النَّاسَ وَأُجَازِيهِم فَأَنظُرَ المُعسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ المُوسِرِ فَأَدخَلَهُ اللّٰه الجَنَّةَ (کنزالعمّال)

تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی کے پاس موت کا فرشتہ آیا، تاکہ اس کی روح قبض کرے، اس سے فرشتے نے پوچھا: کیا تونے کوئی نیکی کی ہے؟ اس نے کہا: کہ میں اس بات کے علاوہ تو کوئی بات نہیں جانتا کہ میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کیا کرتا تھا اور ان سے درگزر کرتا تھا، میں تنگ دست کو مہلت دے دیا کرتا تھا، خوشحال سے صرف نظر کرتا تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے جنّت میں داخل کر دیا۔

<*> حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِرفَقُوا وَتُرَافِقُوا وَلِيُيَسِّر بَعضَكُم عَلَى بَعضٍ فَلَو يَعلَمُ طَالِبُ الحَقِّ مَا لَهُ فِي تَأخِيرِ حَقِّهِ لَكَانَ الطَّالِبُ هُوَ الهَارِبُ مِنَ المَطلُوبِ(کنزالعمّال)

نرمی کرو، ایک دوسرے کے ساتھ نرمی کرو، تمہارے بعض بعض پر آسانی کریں، اگر حق کا طلب گار یہ جان لے کہ حق کو ٹال دینے پر کیا کچھ ملتا ہے تو حق مانگنے والا اس شخص سے زیادہ بھاگے جس حق مانگا جا رہا ہے۔

<*>حضرت ابو یُسرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يَستَظِلُ فِي ظِلِّ اللّٰه يَومَ القِيَامَةِ لَرَجُلٌ أَنظَرَ مُعسِرًا حَتَّى يَجِدَ شَيئًا أَو تَصَدَّقَ عَلَيهِ بِمَا يَطلُبُهُ يَقُولُ مَالِي عَلَيكَ صَدَقَةٌ اِبتِغَاءَ وَجهِ اللّٰه وَيُخَرِّقُ صَحِيفَتُهُ (کنزالعمال ج۳ص۱۵)

سب سے پہلے قیامت کے دن جو شخص اللہ تعالیٰ کا سایہ حاصل کرے گا وہ وہ آدمی ہو گا جس نے تنگ دست کو مہلت دی ہو گی، یہاں تک کہ وہ ایک چیز پائے گا یا جو کچھ اس سے مانگ رہا تھا اس پر صدقہ کر دے گا، وہ کہے گا میرا تیرے اوپر کوئی حق نہیں ہے، رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر، اس پر اس کا نامۂ اعمال جلا دیا جائے گا۔

امت محمدیہ کی عمر

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَعْذَرَ اللَّهُ إلى امْرِىءٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتّى بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً (البخاري)

اللہ تعالیٰ نے بندے کے لئے عذر کا موقع نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اس کی عمر بڑھائی وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَعمَارُ أُمَّتِي مَا بَينَ السِّتين إِلَى السّبْعين

میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہیں۔(خلاصۃ الاحکام فی مہمات السنن وقواعد ج۲ص۸۹۴)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خَيرُ النَّاسِ مَن طَالَ عُمُرُهُ ، وَحَسُنَ عَمَلُهُ (تِّرْمِذِيّ)

لوگوں میں بہترین وہ ہے جس کی عمر لمبی ہو اور اس کے عمل اچھے ہوں۔

سنّت نبوی کے حسین پھول

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً

جس نے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگی ،اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مومن مرد اور مومن عورت کے بدلے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔(مسند الشامیین للطبرانی ۳/۲۳۴)

اس دنیا میں کروڑوں مومن مرد اور عورتیں موجود ہیں، اگر کوئی ان کے لئے بخشش کی دعائیں مانگتا رہے تو اس کے نامۂ اعمال میں کس قدر نیکیاں لکھی جائیں گی، آدمی سوچ بھی نہیں سکتا، اس کے حساب کتاب کے پیمانے بھی جواب دے جائیں گے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا، وَمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا (السنن الكبرىٰ للبيهقى ج٤ص٤٠٤)

جس نے کسی روزہ دار کو افطار کروایااس کے لیے اس روزہ دار جتنا اجر ہے ،روزے دار کے اجر میں سے کچھ بھی کم کیے بغیر،اور جس نے کسی مجاہد کو تیار کیایااس کے گھر کی دیکھ بھال کی اس کے لیے اس مجاہد جتنا اجر وثواب ہے مجاہد کے اجر میں سے کچھ کم کیے بغیر۔

<*> حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا فِي رَمَضَانَ مَنْ كَسَبَ حَلَالًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ لَيَالِي رَمَضَانَ كُلِّهَا، وَصَافَحَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَمَنْ صَافَحَهُ جِبْرِيلُ تَكْثُرُ دُمُوعُهُ، وَيَرِقُّ قَلْبُهُ ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ ذَاكَ عِنْدَهُ؟، قَالَ: فَلُقْمَةُ خُبْزٍ أَوْ كِسْرَةُ خُبْزٍ ، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ ذَاكَ عِنْدَهُ؟، قَالَ: " فَقَبْضَةٌ مِنْ طَعَامٍ ، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ ذَاكَ عِنْدَهُ؟، قَالَ: فَمَذْقَةٌ مِنْ لَبَنٍ ، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ ذَاكَ عِنْدَهُ؟، قَالَ: فَشَرْبَةٌ مِنْ مَاءٍ

جس نے کسی روزے دار کو رمضان میں حلال کمائی سے افطار کروایا،اس کے لیے رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے دعا کرتے ہیں اور جبریل امین شب قدر میں اس سے مصافحہ کرتے ہیں،اور جس سے جبریل مصافحہ کریں اس کے آنسو زیادہ ہو جاتے ہیں اوراس کا دل نرم ہو جاتا،ایک آدمی نے کہا:یارسول اللہ !جس شخص کے پاس یہ چیز نہ ہو وہ کیا کرے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا:روٹی کا ایک لقمہ یاروٹی کا ایک ٹکڑا ہی بہتر ہے ،اس نے پوچھا کہ اگر کسی کے پاس یہ بھی نہ ہوتو وہ کیا کرے ؟آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:اس کے لیے ایک مٹھی بھر غلہ ہی کافی ہے،اس نے پوچھا جس کے پاس یہ بھی نہ ہو وہ کیا کرے ؟آپ ﷺ نے فرمایا:اس کے لیے لسی کا ایک گھونٹ ہی کافی ہے ،اس نے پوچھا جس

کے پاس یہ بھی نہ ہو وہ کیا کرے ؟آپ ﷺ نے فرمایا: پس پانی کا ایک گھونٹ ہی کافی ہے۔(شعب الایمان)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِي عِنْدَ اخْتِلَافِ أُمَّتِي كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ (حاکم)

میری امت کے اختلاف کے وقت میری سنت کو تھامنے والا ہاتھ میں انگارہ پکڑنے والے کی طرح ہے۔

<*> حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي لَهُ أَجْرُ خَمْسِينَ شَهِيدًا(الابانۃ الکبریٰ)

میری امت کے فساد کے زمانے میں میری سنت کو مضبوطی سے تھاما اس کو پچاس شہیدوں کا اجر ملے گا۔

<*>حضرت یحییٰؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي لَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ

میری امت کے فساد کے زمانے میں میری سنت کو مضبوطی سے تھاما اس کو سو شہیدوں کا اجر ملے گا۔(الابانۃ الکبریٰ)

<*> حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِي فِي دِينِهِ فِي الْهَرْجِ لَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ

قتل و قتال اور فتنے کے زمانے میں اپنے دین کے بارے میں میری سنت کو تھامنے والے کو سو شہیدوں کا اجر ملے گا۔(الابانۃ الکبریٰ)

<*>حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ

میری امت کے فساد کے زمانے میں میری سنت کو مضبوطی سے تھامنے والے کو شہید کا اجر ملے گا۔(المعجم الاوسط للطبرانی ۵/۳۱۵)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَرَادَ أَن يَّعلَمَ مَا لَهُ عِندَ اللهِ جَلَّ ذِكرُه ، فَلْيَنظُر مَا للهِ عَزَّ وَجَلَّ عِندَهُ

جو شخص یہ جاننا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے لئے کیا ہے تو وہ دیکھے کہ اس کے پاس اللہ تعالیٰ کو پیش کرنے کے لئے کیا ہے۔(دار قطنی)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَرْضَى اللَّهَ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ وَمَنْ أَسْخَطَ اللَّهَ بِرِضَا النَّاسِ وَكَلَهُ اللَّهُ إلى الناس (صحيح ابن حبان ج١ص٥١١)

جس نے لوگوں کی ناراضگی کے عوض اللہ تعالیٰ کو راضی کیا، تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی بجائے اس کے لئے کافی ہو گا، اور جس نے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے سپرد کر دیں گے۔

سابقہ گناہوں کا کفارہ

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (البخاري)

جس شخص نے ثواب کی نیت سے ایمان کی حالت میں رمضان میں قیام کیا، اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا قَالَ الإِمَامُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ المَلاَئِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (بخاري ومسلم

جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا ولک الحمد کہو، کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ المُؤَذِّنَ: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا،

وَبِالإِسْلَامِ دِينًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ ۔(ترمذی)

جس نے اذان کے کلمات سن کر یہ کہا: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الخ(میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے،وہ اکیلا ہے،اس کا کوئی شریک نہیں ہے،اور میں گواہی دیتاہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں،میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے،حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں)تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

جس نے حج کیا پس اس نے کوئی بد گوئی اور گناہ نہیں کیا تو وہ اس طرح واپس لوٹتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو۔(مصنف بن ابی شیبہ ج۳، ۱۲۰)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ، فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ، ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ (سنن ابن ماجہ،مسلم ،مسنداحمد)

جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے ،پھر کہے کہ میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ،اور میں گواہی دیتاہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں،تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں،وہ ان میں سے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ» قَالَ: وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي، وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ (أبو داؤد)

جو شخص کھانا کھائے پھریوں کہے: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ، الخ (تمام کامل تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں وہ ذات جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا، جس نے میری قوت اور طاقت کے بغیر مجھے عطاء کیا تواس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جو شخص کپڑا پہنے اور پھریوں کہے: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الخ تمام کامل تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں وہ ذات جس نے مجھے یہ پہنایا، اور میری قوت اور طاقت کے بغیر مجھے یہ عطاء کیا) تواس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (حدیثِ قدسی)

إِنِّي إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا، فَحَمِدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ، فَإِنَّهُ يَقُومُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا، وَيَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ لِلْحَفَظَةِ: أَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِي، وَابْتَلَيْتُهُ، فَأَجْرُوا لَهُ كَمَا كُنْتُمْ تُجْرُونَ لَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ (المعجم الاوسط ۷۳/۵۔ حلية الاولياء)

جب میں اپنے کسی مومن بندے کو آزمائش میں ڈالتا ہوں، پھر وہ میری تعریف کرتا ہے اور میری آزمائش پر صبر کرتا ہے، تووہ اپنے بستر سے اس طرح خطاء سے پاک ہو کر اُٹھتا ہے کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے، اور اللہ تعالیٰ محافظ فرشتوں سے کہتا ہے، میں نے اپنے اس بندے کو قید رکھا اور اسے آزمائش میں ڈالا ہے، پس تم اس کو وہ اجر دے دو جو صحت کے زمانے میں اس کو دیتے تھے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَمَّنَ الإِمَامُ، فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ المَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (بخاري ومسلم)

جب اِمام امین کہے تو تم بھی امین کہو: پس جس شخص کا امین کہنا فرشتوں کے امین کہنے کے موافق ہو اتواس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ، وَصَلَّى كَمَا أُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ (ابن ماجه

جس شخص نے وضوء کیا جیسے وضوء کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور نماز ادا کی جس طرح نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو اس کے سابقہ عمل معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

گناہوں اور خطاؤں کو مٹانے والی چیزیں

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَسْحُ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ يَحُطُّ الْخَطَايَا حطا(مواردالظمآن)

حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا گناہوں کو مٹادیتا ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ يَغْفِرُ اللَّهُ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ، إِلَّا مُتَهَاجِرَيْنِ، يَقُولُ: دَعْهُمَا حَتَّى يَصْطَلِحَا (ابن ماجه ، صحيح الترغيب)

پیر اور جمعرات دو دنوں میں ہر مسلمان کی بخشش کی جاتی ہے سوائے دو ناراض بندوں کے، ان کی صلح کرنے تک بخشش نہیں ہوتی۔ مہتجرین سے مراد یہ ہے کہ دنیوی معاملات میں قطع تعلق کر نے والے، اگر ناراضگی تادیب کے لئے یا کسی شرعی مصلحت کے تحت ہے تو وہ اس وعید میں نہیں آئے گی، اس طرح کی ناراضگی شرعاً جائز ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ البَحْرِ (بخاري ومسلم)

جس نے ایک دن میں سبحان اللہ وبحمدہ سو بار کہا اس کی غلطیاں اگر سمندر کی جھاگ برابر بھی ہوں تو مٹادی جاتی ہیں۔

<*> آپ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا:

ألا أعَلّمُكَ كَلِماتٍ إذا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ الله لك وإنْ كنْتَ مَغْفوراً لكَ قلْ لا إلَهَ إلاَّ الله العَلِيُّ العَظِيمُ لا إلهَ إلاَّ الله الحَكِيمُ الكَرِيمُ لا إلهَ إلاَّ الله سُبْحانَ الله رَبِّ السَّمَواتِ السَّبْعِ ورَبِّ العَرْشِ العَظِيمِ الحَمْدُلِلَّهِ رَبِّ العالَمِينَ(الفتح الكبرى١/٤٤٣،ترمذی)

کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں اگر تو انہیں کہے تو اللہ تعالیٰ تجھے معاف کر دے، اگرچہ تجھے بخش دیا گیا ہو، کہو: لا إلَهَ إلاَّ الله العَلِيُّ العَظِيمُ الخ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ بلند ہے عظمت والا ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ حکمت والا اور بہت کرم والا ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اللہ تعالیٰ پاک ذات ہے، سات آسمانوں اور عرش عظیم کا رب ہے، تمام کامل تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو جہانوں کا پروردگار ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا عَلَى الأَرْضِ أَحَدٌ يَقُولُ لاَ إلٰه إلاَّ الله وَالله أَكْبَرُ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إلاَّ بِالله إلاَّ كَفَّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ(مسند أحمد و ترمذي، الترغيب،الفتح الكبير ۹۲/۳،کنزالعمّال ج۱۴/۲۵)

زمین پر جو شخص لا الہ الاّ اللہ واللہ اکبر الخ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ بہت بڑا ہے، نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ تعالیٰ) کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی خطائیں مٹا دیتا ہے اگرچہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا جَلَسَ قَوْمٌ يَذْكُرُوا الله تَعَالَى فَيَقُومُونَ حَتَّى يُقَالَ لَهُمْ قُومُوا قَدْ غَفَرَ الله لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَبُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ(الطبراني، الفتح الكبير۳ /۸۵،کنزالعمّال ۲۶۵/۳۴،الجامع الصغیر۴۹۱/۳)

جو قوم اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹھ کر ذکر کرتی ہے پھر اُٹھ کھڑی ہوتی ہے، تو انہیں کہا جاتا ہے اُٹھ جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہوں کو معاف کر دیا ہے اور تمہاری بُرائیوں کو نیکیوں کے ساتھ بدل دیا گیا ہے۔

سچا تاجر، انبیاء، صدیقین اور شہدا کے ساتھ

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ والصِّدِّيقِينَ والشُّهَدَاءِ(ترمذي ،الفتح الكبير ج٢ ص٣٧،المستدرک نیشاپوری)

سچا اور امانت دار تاجر انبیاء، صدّیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔

<*> حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الأَمِينُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

سچا، امانت دار، مسلمان تاجر قیامت کے دن شہدا کے ساتھ ہو گا۔(الآداب للبیہقی ۱/ ۴۸

<*> ابوراشد حُبرانی نے حضرت عبدالرحمٰن بن شِبلؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ یہ فرماتے ہیں

التُّجَّارُ هُمُ الْفُجَّارُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَلَيْسَ قَدْ أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ ؟ قَالَ : بَلَى وَلَكِنَّهُمْ يَحْلِفُونَ فَيَأْثَمُونَ ، وَيُحَدِّثُونَ فَيَكْذِبُونَ

تاجر گناہ گار ہیں، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں! لیکن وہ قسمیں کھاتے ہیں اور گناہگار ہوتے ہیں، اور گفتگو کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں۔(الآداب للبیہقی ۱/ ۴۸۰)

<*> حضرت مُعاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَطْيَبَ الْكَسْبِ كَسْبُ التُّجَّارِ الَّذِينَ إِذَا حَدَّثُوا لَمْ يَكْذِبُوا ، وَإِذَا ائْتُمِنُوا لَمْ يَخُونُوا ، وَإِذَا وَعَدُوا لَمْ يُخْلِفُوا ، وَإِذَا اشْتَرَوْا لَمْ يَذِمُّوا ، وَإِذَا بَاعُوا لَمْ يُطْرُوا ، وَإِذَا كَانَ عَلَيْهِمْ لَمْ يَمْطُلُوا ، وَإِذَا كَانَ لَهُمْ لَمْ يُعَسِّرُوا

سب سے پاکیزہ کمائی اُن تاجروں کی ہے، جو بات کرتے وقت جھوٹ نہیں بولتے، جب ان کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہیں کرتے، جب وعدہ کرتے ہیں تو اس کی خلاف ورزی نہیں کرتے، جب خریدتے ہیں تو عیب نہیں نکالتے، جب بیچتے ہیں تو زیادتی نہیں

کرتے، جب ان کے ذمہ کسی کا حق ہوتا ہے تو وہ ٹال مٹول نہیں کرتے، اور اگر ان کے لئے کوئی چیز ہوتی ہے تو مشکل میں نہیں ڈالتے۔ (الآداب للبیہقی ج ۱ ص ۴۸۰)

<*> حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

التَّاجِرُ الصَّدُوقُ تَحْتَ ظِلِّ العَرْشِ يَوْمَ القِيامَةِ(الفتح الكبيرج۲ص۳۷)

سچا تاجر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں ہوگا۔

<*> حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

التَّاجِرُ الصَّدُوقُ لا يُحْجَبُ مِنْ أبْوابِ الجَنَّةِ(الفتح الكبير۲/۳۷)

سچا تاجر جنّت کے دروازوں سے نہیں روکا جائے گا۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَنَّ التَّاجِرَ الْأَمِينَ مَعَ السَّبْعَةِ الَّذِينَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ

بے شک امانت دار تاجر اُن سات آدمیوں کے ساتھ ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (تہذیب الآثار محمد طبری ج ۱ ص ۴۶۲)

<*> اسماعیل بن عبید بن رفاعہ نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عید گاہ کی طرف نکلے، آپ ﷺ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ خرید و فروخت کر رہے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَا مَعشَرَ التُّجَّارِ ! فَاستَجَابُوا لِرَسُولِ الله صَلَّى الله عَلَيهِ وَ سَلَّمَ وَرَفَعُوا أَعنَاقَهُم وَأَبصَارَهُم إِلَيهِ فَقَالَ إِنَّ التُّجَّارَ يُبعَثُونَ يَومَ القِيَامَةِ فُجَّاراً إِلَّا مَنِ اتَّقَى الله وَبَرَّ وَصَدَقَ(سنن ترمذی،مستدرک حاکم)

اے گروہ تُجّار! انہوں نے آپ ﷺ کی آواز سن کر جواب دیا، اپنی گردنیں اٹھائیں اور اپنی نگاہیں آپ ﷺ کی طرف متوجہ کیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تاجر لوگ قیامت کے دن گناہگاروں کی شکل میں اُٹھائے جائیں گے، سوائے اس کے جس نے تقویٰ اختیار کیا، نیکی کی اور سچ کہا۔

جن پر دوزخ کی آگ حرام ہے

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيهِ النَارُ غَداً ؟ على كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ (ترمذي)

کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کل کس پر دوزخ کی آگ حرام ہو گی؟ تو سنو! دوزخ کی آگ ہر اس شخص پر حرام ہو گی جو نرم مزاج، نرم طبعیت، لوگوں سے نزدیک اور نرم خو ہو۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ دَفَنَ ثَلاَثَةً مِنَ الْوُلْدِ حَرَّمَ الله عَلَيْهِ النَّارَ (طبراني وأحمد)

جس نے اپنی تین اولاد (بیٹے ہوں یا بیٹیاں) کو دفن کیا اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ

جس نے ظہر سے پہلے کی چار رکعت اور چار رکعت اس کے بعد کی حفاظت کی تو وہ دوزخ پر حرام کر دیا گیا۔ (حاکم، ابو داؤد، کنز العمال ج۳۹ ص۱۱۸)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى لله أَرْبَعِينَ يَوْماً فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ : بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ (ترمذي ، الفتح الكبير ۱۹۹/۳، جامع الاحاديث سيوطى ۲۲/۲۱)

جس نے چالیس دن تک جماعت کے ساتھ نماز ادا کی، تکبیر اُولیٰ پائی تو اس کے لئے دو براٴتیں لکھی جاتی ہیں، ایک براٴت دوزخ سے، اور دوسری براٴت منافقت سے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَيْنَانِ لا تَمَسُّهُمَا النَّارُ أَبَدًا: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ و عَيْنٌ بَاتَت تَحرُسُ في سَبِيلِ الله (الجامع الصغير لسيوطى ج۳ص۱۸۳، كنزالعمال)

دو آنکھوں کو کبھی بھی دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی، ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے روئی، اور وہ آنکھ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہرہ دیتے رات گزار دی۔

مسلمان اور عرش الٰہی کا سایہ

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ تَعَالَى،وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ، وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ ، وَرَجُلاَنِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَى ذَلِكَ وَتَفَرَّقَا ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ ، فَقَالَ : إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ

سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں اس دن رکھے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا،

۱۔عادل حکمران۔

۲۔وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگا رہا۔

۳۔وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔

۴۔اور وہ آدمی جس کا دل مسجد سے نکل کر واپس اس کی طرف آنے تک مسجد کے ساتھ اٹکا رہا۔

۵۔اور وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کی،اس پر وہ ایک دوسرے کو ملے اور اسی پر ایک دوسرے سے جُدا ہو گئے۔

۶۔اور وہ آدمی جسے کوئی حسب اور جمال والی عورت بُلائے تو وہ کہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

۷۔اور ایک وہ آدمی جس نے کوئی صدقہ کیا پھر اسے راز میں رکھا، یہاں تک کہ اس کا بائیاں ہاتھ نہیں جانتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔(السنن الصغریٰ ج۱ص۱۶۰)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ نَفَّسَ عَنْ غَرِيمِهِ ، أَوْ مَحَا عَنْهُ ، كَانَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جس نے اپنے قرض دار کی مدت قرض بڑھادی یااس سے ختم کر دیاوہ قیامت کے دن عرش کے سائے تلے ہو گا۔**(مسلم شریف)**

معاف کرنے کے فضائل

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ارْحَمُوا تُرْحَمُوا واغْفِرُوا يُغْفَرْ لَكُمْ وَيْلٌ لأَقْماعِ القوْلِ وَيْلٌ لِلْمُصِرِّينَ الذينَ يُصِرُّونَ على ما فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ(الجامع الصغيرج١ص١٤٥)

رحم کروتم پر رحم کیاجائے گا،معاف کرو تمہیں معاف کیاجائے گا،بربادی ہے اَقماع قول (جو سنتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے) کے لئے،بربادی ہے اصرار کرنے والوں پر جو اپنے کئے پر اصرار کرتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں۔

جامع الصغیر کی شرح التیسیر میں علامہ مناویؒ لکھتے ہیں،ويل لأقماع القول میں ہلاکت کی شدّت کو بیان کیا گیاہے،اس کامطلب یہ ہے جو شریعت کے حکم کو قبول نہ کرے، اور شرعی احکام کے آداب کاخیال نہ رکھے،ويل للمصرّين کامطلب یہ ہے جو گناہوں پر ڈٹے ہوئے ہوں،نہ توبہ کرتے ہیں اور نہ ہی استغفار کرتے ہیں،حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ جس حال پر وہ ڈٹے ہوئے ہیں وہ نافرمانی اور گناہ ہے اور گناہ پر ڈٹے رہنا یہ استغفار تو نہیں ہے (ج١ص٢٨٢)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثلاثٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ: ما نَقَصَ مالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ ولا ظُلِمَ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْها إلا زادَهُ الله عَزَّ وَجَلَّ عِزاً ولا فَتَحَ عَبْدٌ بابَ مَسأَلَةٍ إلا فَتَحَ الله عَلَيْهِ بابَ فَقْرٍ(الفتح الكبير٢/٤٠،جامع الاحاديث ٤١٩/١١)

میں تین باتوں پر قسم کھاتا ہوں، بندے کا مال صدقہ سے کم نہیں ہوتا، جس مظلوم پر ظلم کیا گیا، اس نے اس پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرمائیں گے، جس بندے نے سوال کا دروازہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیں گے۔

جان اور اھل و عیال کے لئے سعی کرنے کی فضیلت

<*> آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَعَى عَلَى وَالِدَيْهِ فَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ سَعَى عَلَى عِيَالِهِ فَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ سَعَى عَلَى نَفْسِهِ لِيُعِفَّهَا فَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ سَعَى عَلَى التَّكَاثُرِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ الشَّيْطَانِ

جس نے اپنے ماں باپ کے لئے کمایا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے، اور جس نے اپنے اھل و عیال کے لئے کمایا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے، اور جس نے اپنے لئے کمایا تاکہ سوال کرنے سے بچے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے، اور جس نے مال بڑھانے کے لئے کمایا وہ شیطان کی راہ میں ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی ج۹ ص ۲۵، المعجم الأوسط للطبرانی ج۴ ص ۲۸۴)

<*> آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَن ابْتُلِيَ بِشَيءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَاباً مِنَ النَّارِ (ترمذي ،الفتح الكبير۳/۱۳٦، كنزالعمال ۸۳/۲٦)

جو شخص بیٹیوں میں سے آزمائش میں ڈالا گیا، پھر اس نے ان پر صبر کیا، تو یہ اس کے لئے دوزخ سے آڑ ہوں گی۔

<*> حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللَّهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الجَنَّةُ (ترمذی)

جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں وہ ان سے اچھا سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اس کے لیے جنت ہے۔

<*> اُم المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت جس کے ساتھ دو بچیاں تھیں میرے پاس آئی اور کچھ مانگا میرے پاس صرف ایک کھجور تھی میں نے وہ اسے دیدی اس نے وہ کھجور دونوں بچیوں میں تقسیم کر دی اور خود کچھ نہ کھایا پھر اٹھ کر چلی گئی نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کو بتایا، آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هَذِهِ البَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ (ترمذی)

جو شخص ان لڑکیوں کے ساتھ آزمایا جائے قیامت کے دن یہ اس کے لیے جہنم سے پردہ ہوں گی۔

<*> حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِوأشار بأصبعيه(ترمذی)

جس نے دو بچیوں کی پرورش کی میں اور وہ جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح داخل ہوں گے۔ آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا۔

موت کے بعد مومن کے لئے نفع بخش

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا ماتَ الإِنْسانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إلاَّ مِنْ ثلاث صَدَقَةٍ جارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صالحٍ يَدْعُو لهُ (مسلم و أبو داود)

جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں سوائے تین کاموں کے، ۱۔ صدقہ جاریہ، ۲۔ یا علم جس سے نفع اٹھایا جاتا ہے، ۳۔ یا نیک بیٹا جو اس کے لئے دعا کرتا ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إنّ مِمَّا يَلْحَقُ المُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَناتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْماً عَلَّمَه وَنَشَرَهُ أَوْ وَلَداً صالِحاً تَرَكَهُ أَوْ مُصْحَفاً وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِداً بَناه أَوْ بَيْتاً لابْنِ السَّبِيلِ بَناهُ أَوْ نَهْراً أَجْرَاه أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَها مِنْ مالِهِ في صحَّتِهِ وحيَاتِهِ تَلحَقُه مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ(ابن ماجہ، فتح الكبير۱/۳۹۱)

جو چیز مومن کو اس کے مرنے کے بعد اس کے عمل اور اس کی نیکیوں میں سے پہنچے گی وہ علم ہو گا جو اس نے سکھایا اور پھیلایا، یا نیک بیٹا جو اس نے وارث چھوڑا، یا قرآن حکیم جو اس نے اپنا وارث بنایا، یا مسجد ہو گی جو اس نے بنائی، یا مسافر کے لئے کوئی مسافر خانہ بنایا، یا کوئی نہر اس نے جاری کی تھی، یا صدقہ ہو گا جو اس نے اپنے مال میں سے، اپنی صحت اور اپنی زندگی میں نکالا تھا، یہ اسے اپنی موت کے بعد ملے گا۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطاً فِي سَبِيلِ الله فَإِنَّهُ يَنْمُو لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيُؤَمَّنُ مِنْ فَتَّانِ الْقَبْرِ(ترمذي و أبو داود)

ہر میّت کا عمل ختم کر دیا جاتا ہے مگر وہ شخص جو جہاد فی سبیل اللہ میں فوت ہوا، پس بے شک اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا، اور اسے قبر کے فتنے سے محفوظ رکھا جائے گا۔

اعمال کو ختم کرنے والی چیزیں

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثلاثةٌ لا يَقْبَلُ الله مِنْهُمْ يَوْمَ القِيامَةِ صَرْفاً ولا عَدْلاً عاقٌّ وَمَنَّانٌ و مُكَذِّبٌ بالقَدَرِ (طبراني،فتح الكبيرج٢ص٥٢)

تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ان سے توبہ اور کوئی فرض قبول نہیں فرمائیں گے، ماں باپ کا نافرمان، احسان جتلانے والا، اور تقدیر کو جھٹلانے والا۔

جامع الصغیر کی شرح فیض القدیر میں علامہ مناوی لکھتے ہیں، کہ اس سے مراد کمال قبولیت کی نفی ہے، صرفاً سے مراد توبہ اور نفل ہے، عدلاً سے مراد فرض ہے یعنی اللہ تعالیٰ ان کے فرض کو قبول نہیں کریں گے جس سے ان کی خطاء کا کفارہ ہو جائے، عاق سے مراد والدین کی نافرمانی ہے، منّان سے مراد جو کچھ وہ دیتا ہے اس کا احسان جتلانا ہے۔ علامہ ذہبیؒ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ احسان کا جتلانا یہ گناہ کبیرہ ہے باقیوں کو بھی اس میں شمار کرو۔ (فیض القدیر ج۵ ص۲۹٦)

اللہ تعالیٰ کو محبوب اور افضل عمل

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أحبُّ الأعمالِ إلى الله الصَّلاةُ لوَقْتِهَا ثُمَّ بِرُّ الوَالِدَيْنِ ثُمَّ الجِهَادُ في سَبِيلِ الله

اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب عمل: نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا، پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا، پھر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد ہے۔ (بخاری و مسلم)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أحبُّ الأعْمالِ إلى الله أن تَمُوتَ ولِسانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ الله

اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب عمل یہ ہے کہ تو مرے اور تیری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو، (طبرانی، ابن حبان، فتح الکبیر ۱/۴۴)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَفْضَلُ الأَعْمالِ أنْ تُدْخِلَ على أخِيكَ المُؤمِنِ سُرُوراً أَوْ تَقْضِيَ عنهُ دَيْناً أَوْ تُطْعِمَهُ خُبْزاً(بيهقي ، فتح الكبير۱/۱۹۵)

بہترین اعمال: یہ کہ تو اپنے مومن بھائی کو خوشی پہنچائے، یا اس کی طرف سے قرض ادا کرے، یا تو اس کو روٹی کھلائے۔

<*>حضرت ابو العلاء بن شخیرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَفْضَلُ الأَعْمالِ حُسْنُ الخُلُقِ وأنْ لا تَغْضَبَ إنِ اسْتَطَعْتَ
(الفتح الكبير۱/۱۹۵)

اعمال میں بہترین: عمدہ اخلاق ہیں اور یہ کہ جہاں تک ہو سکے تو غصّہ نہ کر۔

<*>حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَفْضَلُ الأَعْمالِ بَعْدَ الإيمانِ بالله التَّوَدُّدُ لِلنَّاسِ(الفتح الكبير۱/۱۹۵)

ایمان کے بعد بہترین اعمال میں سے یہ ہے کہ تو لوگوں کے ساتھ محبت کے ساتھ پیش آئے۔

میزان کو وزن دینے والے اعمال

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي المِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ : سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ (بخاري ومسلم ، الترغيب)

دو کلمے زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری، رحمان کو محبوب ہیں: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بَخٍ بَخٍ لِخَمْسٍ ما أَثْقَلَهُنَّ فِي المِيزَانِ لاَ إِلَهَ إلاّ اللهُ وسُبْحَانَ اللهِ والحَمْدُ للّٰهِ واللهُ أَكْبَرُ والوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفّٰى لِلْمَرْءِ المُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ(النسائي)

واہ واہ پانچ چیزیں میزان میں کس قدر بھاری ہیں، لاَ إِلَهَ إلاّ اللهُ وسُبْحَانَ اللهِ والحَمْدُ للّٰهِ واللهُ أَكْبَرُ مسلمان آدمی کا کوئی نیک بیٹا مر جائے تو وہ ثواب کی نیت کرے۔

بیمار کی دعائیں اور جھاڑ پھونک

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِي ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ ما أَجِدُ مِنْ وَجَعِي هذا ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ أَعِدْ ذَلِكَ وِتْراً

جب تجھے تکلیف ہو تو جہاں تکلیف ہو وہاں اپنا ہاتھ رکھ پھر کہہ: بِسْمِ اللهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ الخ(اللہ کے نام کے ساتھ میں اس کی عزّت کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں اور اس کی قدرت کے ساتھ ہر اس چیز کے شرّ سے جو یہ درد میں محسوس کرتا ہوں۔ پھر اپنا ہاتھ اُٹھا لے، پھر اسے طاق مرتبہ دہرائے)(ترمذی، فتح الکبیر ۱/۷۶)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُودُ مَرِيضاً فلْيَقُلْ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ فلاناً يَنْكَأُ لَكَ عَدُواً أَوْ يَمْشِ لَكَ إلى الصَّلاةِ(أبو داؤد و أحمد ،الفتح الكبير۱/۹۲)

جب آدمی بیمار کی بیمارپرسی کے لئے آئے تویوں کہے: اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ الخ
اے میرے اللہ اپنے فلاں بندے کو شفاء عطاء فرما، تیرے لئے دشمن سے لڑائی کرے
اور تیرے لئے نماز کی طرف جائے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ : بِسْمِ الله ثَلَاثاً وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللّٰه وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَاأَجِدُ وَأُحَاذِرُ(مسلم و أحمد الفتح الكبير۱۹۸/۲)

اپنے جسم میں درد والی جگہ پہ اپناہاتھ رکھ اور کہہ: بِسْمِ الله اور کہہ سات بار
أَعُوذُ بِاللّٰه وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَاأَجِدُ وَأُحَاذِرُ

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ عَادَ مَرِيضاً لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ ، فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ الله الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلاَّ عَافَاهُ الله مِنْ ذٰلِكَ المَرَضِ(أبو داود)

جو شخص بیمار کی بیمارپرسی کرے جس کی موت کاوقت نہ آیاہو،تواس کے پاس سات باریہ
کہے: أَسْأَلُ الله الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ،تواللہ تعالیٰ اسے اس
بیماری سے شفاءعطاء فرمادیں گے۔(ترمذی،ابوداؤد)

<*> ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ
کو کوئی تکلیف ہوتی تو آپ ﷺ

كانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالمُعَوِّذَات وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ

معوذات پڑھ کراپنے اوپر پھونکتے تھے اوراپنے ہاتھ کو پھیرتے تھے۔(بخاری ومسلم)

<*> ابورافع کی بیوی سلمیٰ سے روایت ہے،

كانَ إِذَا اشْتَكَى أَحَدٌ رَأْسهُ قالَ اذْهَبْ فَاحْتَجِمْ وَإِذَا اشْتَكَى رِجْلَهُ قالَ اذْهَبْ فَاخْضُبْهَا بِالْحِنَّاءِ(الفتح الكبير۳۲۵/۲)

جب کسی کے سر میں درد ہوتا تواسے آپ ﷺ فرماتے کہ جاکر پچھنے لگواؤاور جب کسی کی
ٹانگ میں درد ہوتا توفرماتے کہ جاکر مہندی کاخضاب کرو۔

<*> حضرت انسؓ سے روایت ہے،

كانَ إِذَا أَصَابَهُ رَمَدٌ أَوْ أَحَداً مِنْ أَصْحَابِهِ دَعَا بِهؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ : اللهُمَّ مَتِّعْنِي بِبصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي وَأَرِنِي فِي الْعَدُوِّ ثَأْرِي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي (الفتح الكبير ۲/۳۲۵)

جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابہ کرام میں سے کسی کی آنکھ دُکھتی توان کلمات کے ساتھ دُعا کرتے تھے، اللهُمَّ مَتِّعْنِي بِبصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيالخ

بہترین جہاد

<*> حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

أَفْضَلُ الجِهَادِأَنْ يُجاهِدَ الرَّجُلُ نَفْسَهُ وَهَواهُ (الديلمي الفتح الكبير ۱/۱۹۶)

بہترین جہاد یہ ہے کہ آدمی اپنے نفس اوراپنی خواہشات سے جہاد کرے۔

<*>حضرت ابوسعیدؓ، حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

أَفْضَلُ الجِهَادِ كَلِمَةُ حَقَ عِنْدَ سُلْطانٍ جائِرٍ(الفتح الكبير۱/۱۹۶، اِتحاف الحيرة المهره ج۸ص۶۷)

<*>حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

أَفْضَلُ الجِهَادِ مَنْ أَصْبَحَ لا يَهِمُّ بِظُلْمِ أَحَدٍ(الفتح الكبيرج۱ص۱۹۶)

<*>حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

الجُلُوسُ مَعَ الفُقَرَاءِ مِنَ التَّواضُعِ وَهُوَ مِنْ أَفْضَلِ الجِهادِ

فقیروں کے ساتھ عاجزی سے بیٹھنا یہ بہترین جہاد ہے۔(الفتح الکبیر ۲/۶۰)

<*>صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ! کونسا جہاد افضل ہے ؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ عَقَرَ جَوَادَهُ ، وَأُهْرِيقَ دَمُهُ

بہترین جہاد اس شخص کا ہے جس نے اپنے تیز رفتار گھوڑے کی کونچیں کاٹ ڈالیں اوراس کاخون بہادیا گیا۔(اتحاف الخیرۃ المہرہ ۵/۹۳)

<*>حضرت ام انسؓ کہتی ہیں کہ میں حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا:

جَعَلَكَ اللهُ فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى مِنَ الْجَنَّةِ وَأَنَا مَعَكَ ، قَالَ : آمِينَ

آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں رفیق اعلیٰ میں بنایا ہے، میں آپ ﷺ کا ساتھ چاہتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا، آمین،

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ!

عَلِّمْنِي عَمَلاً صَالِحًا أَعْمَلُهُ

مجھے کوئی نیک عمل سکھایئے کہ میں اس پر عمل کروں، آپ ﷺ نے انہیں فرمایا:

أَقِيمِي الصَّلاَةَ ، فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ ، وَاهْجُرِي الْمَعَاصِيَ ، فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْهِجْرَةِ ، وَاذْكُرِي اللهَ كَثِيرًا ، فَإِنَّ أَحَبَّ الأَعْمَالِ إِلَى اللهِ أَنْ تَلْقِيهِ بِهِ

تو نماز قائم کر، یہ بہترین جہاد ہے، گناہوں کو چھوڑ دے، یہ بہترین ہجرت ہے، اور اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کر، بے شک محبوب ترین اعمال جن کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ سے ملے وہ یہ ہے۔(اتحاف الخیرۃ المہرہ ۱/۴۱۴)

اللہ کا اسم اعظم

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت یونسؑ جب مچھلی کے پیٹ میں تھے تو یہ دعا مانگتے تھے،

لا إلهَ إلاَّ أَنْتَ سُبْحانَكَ إنِّي كُنْتُ مِنَ الظّالِمِينَ

مسلمان آدمی کسی بھی چیز کے لئے دعاؤں میں یہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتے ہیں۔(ترمذی، نسائی)

<*> آپ ﷺ نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ، قَالَ: فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ

اللّٰهَ بِاسْمِهِ الأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى (ترمذی)

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تو تو اکیلے، بے نیاز کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ ذات جس کی نہ اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔ تو یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے وہ اسم اعظم کہ جب اس نام کے ساتھ سوال کیا جائے تو وہ دیتا ہے اور جب دُعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔ (ترمذی)

<*> حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اور ایک آدمی نماز ادا کر رہا تھا، جب اس نے رکوع اور سجدہ کیا، تشہد پڑھی اور دعا مانگی تو کہا:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ ، يَا ذَا الْجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَقَدْ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى (السنن الصغریٰ لاحمدالبیہقی ج۱ص۱۵۴)

اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ مانگا ہے، یہ وہ نام ہے جب اس کے ذریعے دعا مانگی جاتی ہے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب اس نام کے ذریعے سوال کیا جاتا ہے تو وہ دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بندے کے ساتھ محبت

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَحْمِي أَحَدُكُمْ مَرِيضَهُ الْمَاءَ لِيَشْفِيَهُ (ترمذي ،إتحاف الخيرة المهره ج٧ص٤٣١)

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت رکھتے ہیں تو اس دنیامیں اس کی اس طرح حفاظت کرتے ہیں جیسے تم میں سے کوئی اپنے بیمار کی حفاظت کرتا ہے تاکہ وہ ٹھیک ہو جائے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَحَبُّ عِبَادِ اللهِ إِلَى اللهِ؟ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا (رواه الطبراني)

اللہ تعالیٰ کو بندوں میں سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جو اخلاق کے لحاظ سے ان میں اچھا ہے۔

<*>حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابنِ مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا أَحَبَّ الله عَبْداً ابْتَلاهُ لِيَسْمَعَ تَضَرُّعَهُ (الفتح الكبيرج١ص٦٥)

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت رکھتا ہے تو اس کو آزمائش میں ڈال دیتا ہے تاکہ اس کی آہ وزاری سنے۔

<*>حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا أَحَبَّ عَبْداً أغلَقَ عليه أُمُورَ الدُّنْيا وَفَتَحَ لَهُ أُمُورَ الآخِرَةِ

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت رکھتے ہیں تو اس پر دنیا کے امور بند کر دیتے ہیں اور آخرت کے امور اس کے لئے کھول دیتے ہیں۔(الفتح الکبیر ۱/۶۵)

<*>حضرت سعید بن مسیّبؒ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا أَلْصَقَ بِهِ الْبَلَاءَ ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُرِيدُ أَنْ يُصَافِيَهُ

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت رکھتے ہیں تو مصیبت کو اس کے ساتھ چپکا دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس بندے کو صاف کرنا چاہتے ہیں۔(شعب الایمان ج۱۲ص۲۳۸)

<*>حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا أَحَبَّ الله عَبْداً قَذَفَ حُبَّهُ في قُلُوبِ المَلائِكَةِ وإذا أبْغَضَ الله عَبْداً قَذَفَ بُغْضَهُ في قُلوبِ المَلائِكَةِ ثُمَّ يَقْذُفُهُ في قُلُوبِ الآدَمِيِّينَ

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت رکھتے ہیں تو اس کی محبت فرشتوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں اور جب کسی بندے سے بغض رکھتے ہیں تو فرشتوں کے دلوں میں اس کا بغض

ڈال دیتے ہیں، پھر آدمیوں کے دل میں اسے ڈال دیتے ہیں۔(الفتح الکبیر ج ا ص ٦۵)

<*> حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا أحَبَّ اللہ عَبْداً نَادیٰ جبریلَ أَنَّ اللہَ يُحِبُّ فُلاناً فأَحَبَّه فَيُحِبَّهُ جِبْرِيلُ فَيُنادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّماءِ إنَّ الله يُحِبُّ فُلاناً فأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّماءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ القَبُولُ فِي الأَرْضِ

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت رکھتے ہیں تو حضرت جبریلؑ کو آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں بندے سے محبت رکھتے ہیں، تو بھی اس سے محبت رکھ، پھر حضرت جبریل بھی اس بندے سے محبت رکھتے ہیں، پھر جبریل آسمان والوں میں آواز یتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتے ہیں تم بھی اس سے محبت رکھو، آسمان والے اس سے محبت رکھتے ہیں پھر زمین والوں میں بھی اس کی قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔(الفتح الکبیر ا/٦۵)

وصیتیں

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ

میں آپ کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور ہر بلندی پہ اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔(احمد، ابن ماجہ، الفتح الکبیر ج ا ص ۴۲۹، کنزالعمال ج ۲۹ ص ۱۲۷)

<*> حضرت جرموز بن اوسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أُوصِيكَ أنْ لَّا تَكُونَ لَعَّاناً (الفتح الكبير ج١ص٤٢٩)

میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ بہت زیادہ لعنتیں کرنے والے نہ بنو۔

<*> حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أوصِيكَ بِتَقوَى الله تعالى فإنهُ رَأْسُ الأَمْرِ كلِّهِ وعلَيْكَ بِتلاَوَةِ القُرْآنِ وذِكْرِ الله تعالى فإِنَّهُ ذِكرٌ لكَ في السَّماءِ ونورٌ لكَ في الأَرْضِ عَلَيْكَ بِطُولِ الصَّمْتِ إلاَّ في خَيْرٍ فإِنَّهُ مُطْرِدَةٌ لِلشّيْطانِ عَنْكَ وَعَوْنٌ لَكَ على أمْرِ

دِينِكَ إِيَّاكَ وكَثْرَةَ الضَّحِك فإنهُ يُميت القَلْبَ ويَذْهَبُ بنُورِ الوَجْهِ عَلَيْكَ بالجِهادِ فإنهُ رَهْبانِيَّة أُمَّتِي أَحِبّ المَساكِينِ وجالِسْهُمْ انْظرْ إلى مَنْ تَحْتَكَ ولا تَنْظرْ إلى مَنْ فَوْقَكَ فإِنَّهُ أَجْدَر أن لا تَزْدَرِيَ نِعْمَةَ الله عِنْدَكَ صِلْ قَرَابَتَكَ وإنْ قَطَعُوكَ قُلِ الحَقَّ وإنْ كانَ مُرّاً لا تَخَفْ في الله لَوْمَةَ لائِمٍ لِيَحْجزْكَ عَنِ النّاسِ ما تَعْلَمُ مِن نَفْسِكَ ولا تَجِد علَيْهِمْ فِيما تأْتِي وكفَى بالمَرْءِ عَيْباً أَنْ يَكونَ فِيهِ ثلاثَ خِصالٍ أن يَعرِفَ مِنَ النَّاسِ ما يَجْهَلُ مِنْ نَفْسِهِ ويَسْتَحِي لَهُمْ مِمَّا هُوَ فِيهِ ويُؤْذِيَ جَلِيسَهُ يا أَبا ذَرَ لا عَقْلَ كالتَّدْبِيرِ ولا وَرَعَ كالْكَفِّ ولا حَسَبَ كَحُسْنِ الخلقِ(الفتح الكبير ۴۲۹/۱)

میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتاہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کاڈر تمام کاموں کی بنیاد ہے، قرآن کی تلاوت اوراللہ تعالیٰ کاذکر کیاکر، کیونکہ یہ تیرے لئے آسمانوں میں ذکر ہوگااور زمین میں تیرے لئے روشنی ہوگا، خیر کے کاموں کے علاوہ زیادہ تر خاموش رہاکر، کیونکہ یہ تجھ سے شیطان کودور پھینکنے والی ہے، اور تیرے دینی کاموں میں تیری مددگار ہوگی، زیادہ ہنسنے سے بچو، کیونکہ یہ دل کو مُردہ کردیتی ہے اور چہرے کانور لے جاتی ہے۔

جہاد کیاکر کیونکہ یہ میری امت کی رھبانیت ہے، مسکینوں سے محبت کیاکر اوران کے ساتھ بیٹھاکر، اپنے سے نیچے والے کو دیکھا کراپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھاکر، کیونکہ یہ بات زیادہ لائق ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں تیرے پاس ہیں ان کو کم نہ سمجھے، اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کر اگرچہ وہ تیرے ساتھ قطع تعلقی کریں۔

سچی بات کہہ اگرچہ کڑوی ہو، اللہ تعالیٰ کے حق میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈر، تیرا نفس جو کچھ لوگوں کے عیوب سے آگاہ ہے، ان کی کھوج میں نہ پڑ، لوگوں پر غصے نہ ہو ان کامو ں میں جو خود کرتے ہو، آدمی کے عیب کے لئے کافی ہے کہ اس میں تین خصلتیں ہوں، کہ وہ لوگوں کے عیوب پر نظر رکھے اور اپنے عیوب بھول جائے۔

اورلوگوں سے شرمائے کہ وہ اس کے ان عیوب کاذکرکریں جواس میں موجودہوں، اور اپنے ہمنشین کوتکلیف دے ،اے ابوذر! حسنِ تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں ہے، بچاؤسے بڑھ کر کوئی پرہیز گاری نہیں ہے، اچھے اخلاق سے زیادہ کوئی حسب نہیں ہے۔

<*> حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ تَعَالَى فِي سِرِّ أَمْرِكَ وَعَلَانِيَتِهِ وَإِذَا أَسَأْتَ فَأَحْسِنْ وَلَا تَسأَلَنَّ أَحَداً شَيْئاً ولا تَقبِضْ أَمَانَةً وَلَا تَقْضِ بَيْنَ اثنيْنِ

میں تجھے تیرے پوشیدہ اور ظاہری معاملات میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتاہوں، جب تجھ سے بُرائی ہوجائے تواس کے بعد نیکی کر، کسی سے کوئی چیز نہ مانگ، کسی امانت پہ قبضہ نہ کر، دوآدمیوں میں امیر بن کر فیصلہ نہ کر۔(کنزالعمال ۲۱/۲۷)

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أُوصِيكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ بِخِصالٍ أَرْبَعٍ لا تَدَعْهُنَّ أبداً ما بَقِيتَ علَيْكَ بالغُسْلِ يَوْمَ الجمُعَةِ والبُكورِ إليْها ولا تَلغ ولا تَلُمْ وأوصِيكَ بِصِيامِ ثَلاَثَةِ أيَّامٍ مِنْ كلِّ شَهْرٍ فإنهُ صِيامُ الدَّهْرِ وَأوصيكَ بالوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ وأوصِيكَ برَكعَتِي الفَجْرِ لا تَدَعْهُما وإنْ صَلّيْتَ اللّيْلَ كلّهُ فإنَّ فِيهِما الرَّغائِبَ (الفتح الكبير ۱/۴۲۹)

اے ابوہریرہؓ!میں تجھے چارباتوں کی وصیت کرتاہوں، توجب تک دنیامیں رہے انہیں نہ چھوڑنا، جمعہ کو غسل کیاکر، جمعہ کے لئے جلدی جایاکر، فضول بات نہ کر، ملامت نہ کیاکر، میں تجھے ہرماہ تین دن کے روزوں کی وصیت کرتاہوں، یہ زمانہ بھرروزے رکھنے کی طرح ہے، میں تجھے سونے سے پہلے وتراداکرنے کی وصیت کرتاہوں، میں تجھے فجر کی دورکعتوں کی وصیت کرتاہوں ان دونو ں کونہ چھوڑنا، اگرچہ توساری رات نماز پڑھتارہاہو، ان دونوں میں بڑی مرغوبیت ہے۔

<*> حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
أُوصِيكُمْ بِأَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الكَذِبُ حَتَّى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدَ الشَّاهِدُ ولا يُسْتَشْهَدُ ألاَ لا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بامْرأَةٍ إلاَّ كانَ ثالِثَهُما الشّيْطان علَيْكُمْ بالجماعَةِ وإيَّاكُمْ والفرْقَةَ فإنَّ الشَّيْطانَ مَعَ الوَاحِدِ وهُوَ مَعَ الاثْنَيْنِ أبْعَدُ مَنْ أرَادَ بُحْبُوحَةَ الجَنَّةِ فلْيَلْزَم الجَماعَةَ مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وساءَتْهُ سَيّئَتهُ فَذَلِكُمُ المؤْمِنُ(الفتح الكبير ج١ص٤٢٩ كنزالعمال ج١١ص٧٥٢)
میں اپنے صحابہؓ کی تمہیں وصیت کرتاہوں پھر ان کے بعد والوں کی ، پھر جھوٹ پھیل جائے گا، یہاں تک کہ آدمی قسم کھائے گا حالانکہ اس سے قسم نہیں لی جائے گی،اور گواہ گواہی دے گا حالا نکہ اس سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی، خبر دار !کوئی مرد کسی عورت سے خلوت میں نہیں ملتا مگر تیسرا ان دو کا شیطان ہوتا ہے، تم پر جماعت لازم ہے، فرقہ بازی سے بچو، شیطان اکیلے کے ساتھ ہوتا ہے،وہ دو سے بہت دور ہوتا ہے، جو جنّت کا عمدہ حصہ چاہتاہے،وہ جماعت کولازم پکڑے، جس کو اپنی نیکی خوش کردے اوراپنی برائی پریشان کردے یہ مومن ہے۔

<*> حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
أُوصِيكُمْ بِالأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وعَيْبَتِي وقدْ قَضَوا الذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الذي لَهُمْ فَاقبَلُوا مِن مُحسِنِهِم وَتَجَاوَزُوا عَن مُسِيئِهِمْ(الفتح الكبير ج١ص٤٢٩)
میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتاہوں، کیونکہ وہ میرے مخلص ساتھی اور ہم راز ہیں، اُن کے ذمہ جوکام تھاوہ انہوں نے پورا کردیا،اور جوکام ان کے لئے کرنا ہے وہ باقی ہے۔ پس اُن کی اچھائیاں قبول کرلو اوراُن کی تقصیرات سے صرفِ نظر کرلو۔

<*> حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
أُوصِيكُم بِتَقْوَى الله والسَّمع والطّاعَةِ وإن أُمِّرَ علَيْكم عَبْدٌ حَبْشِيٌّ فإنهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكم بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلافاً كَثِيراً فَعَلَيْكمْ بسُنّتِي

وسُنَّةِ الخُلَفَاءِ المَهْدِيِّينَ الرَّا شِدِينَ تَمَسَّكوا بِها وَعَضُّوا عَلَيْها بالنَّوَاجِذِ وإيَّاكُمْ ومُحْدَثاتِ الأمُورِ فإنّ كلَّ مُحْدثَة بِدْعَةٌ وكلَّ بِدعَةٍ ضلالَةٌ

میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، اگرچہ تم پر ایک حبشی غلام ہی امیر بنا دیا جائے، تم میں سے میرے بعد جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا، پس تم پر میرے سنّت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشد ین کی سنّت لازم ہے، اسے مضبوطی سے تھامے رکھو، اور اسے دانتوں کی کچلیوں سے پکڑے رکھو، اور تم نئے نئے کاموں سے بچو، کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (الفتح الکبیر ج ۱ ص ۴۲۹، کنز العمال ج ۱ ص ۳۰۷)

<*>حضرت علقمہ بن حارث کہتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے سات آدمیوں میں سے ساتواں تھا، جب میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا، آپ ﷺ نے ہمارے سلام کا جواب دیا، جب ہم نے آپ ﷺ سے گفتگو کی تو آپ ﷺ ہمارے باتوں سے حیران ہوئے۔

آپ ﷺ نے پوچھا: تم کون ہو؟

ہم نے کہا: کہ ہم مومن ہیں،

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بات کی کوئی حقیقت ہوتی ہے، تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ ہم نے کہا: پندرہ باتیں ہیں، پانچ کا آپ ﷺ نے حکم دیا ہے، پانچ کا آپ ﷺ کے نمائندوں نے حکم دیا ہے، اور پانچ ہم نے زمانہ جاہلیت سے اختیار کر رکھی ہیں، اس وقت سے آج تک ہم انہی باتوں پر ہیں، سوائے ان کے جن سے آپ ﷺ نے ہمیں روک دیا ہے۔

آپ ﷺ نے پوچھا: وہ پانچ کون سی ہیں جن کا میں نے آپ لوگوں کو حکم دیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: آپ ﷺ نے ہمیں اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور اس کی اچھی اور اس کی بری تقدیر پر ایمان لانے کا حکم

دیاہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: وہ پانچ کون سی ہیں جن کا تمہیں میرے نمائندوں نے حکم دیاہے؟ ہم نے عرض کیا: آپ ﷺ کے نمائندوں نے ہمیں اس بات کا حکم دیا کہ ہم اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

اور یہ کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اوراس کے رسول ہیں، اور یہ کہ ہم فرض نماز قائم کریں، فریضہ زکوۃ ادا کریں، رمضان کے مہینے کے روزے رکھیں، اگر ہم استطاعت رکھیں تو بیت اللہ شریف کا حج کریں۔

آپ ﷺ نے پوچھا: تم نے زمانۂ جاہلیت میں کون سی عادات اختیار کیں؟ ہم نے کہا: خوشحالی میں شکر کرنا، مصیبت میں صبر کرنا، ملاقاتوں کے مواقع پر سچ بولنا، قضاء وقدر پہ راضی رہنا، کسی دشمن پر مصیبت کے وقت خوشی کا اظہار نہ کرنا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ فقیہ اور ادیب لوگ ہیں، جن صفات سے ان کو نوازا گیا ہے یہ تو حضرات انبیاء کی صفات میں سے ہیں، پھر آپ ﷺ نے ہمیں دیکھا اور مسکرائے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أُوصِيكُم بِخَمسِ خِصَال لِيُكَمِّلَ الله لَكُم خِصَالَ الخَيرِ لَا تَجمَعُوا مَا لَا تَأكُلُونَ وَلَا تَبنُوا مَا لَا تَسكُنُونَ وَلَا تَنَافَسُوا فِيمَا غَداً عَنهُ تَزُولُونَ وَاتَّقُوا الله الَّذِي إِلَيهِ تُحشَرُونَ وَعَلَيهِ تُقدَمُونَ وَارغَبُوا فِيمَا إِلَيهِ تُصِيرُونَ وَفِيهِ تَخلُدُونَ

میں تمہیں پانچ باتوں کی وصیت کرتاہوں، تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے بھلائی کی عادات کو مکمل فرمادے، فرمایا: جو تم کھاتے نہیں ہو اسے جمع نہ کرو، جس میں تم رہائش نہیں رکھتے اس کی تعمیر نہ کرو، جس چیز کو کل کلاں تم نے ختم کر دیناہے اس میں مسابقت نہ کرو۔

اوراللہ تعالیٰ سے ڈرو وہ ذات کہ جس کی طرف تمہیں لَوٹایاجائے گا، اوراس کے پاس تمہیں لایا جائے گا، اور تم ان چیزوں میں دلچسپی لو جن میں تم اس کی طرف لوٹ کر جاؤگے اور جن میں تم نے ہمیشہ رہناہے۔(کنزالعمال ج ۱ ص ۴۷۶)

<*> حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
أُوصِيكُم بِالتُّجَّارِ خَيرًا فَإِنَّهُم بَرِدُ الآفَاقِ وَأُمَنَاءُ اللهِ فِي الأَرضِ
میں تمہیں تاجروں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ آفاق کے سچے اور زمین میں اللہ تعالیٰ کے امین ہیں۔(کنز العمال ج۴ ص۲۰)

دُعائیں اوراَذکار

سونے اور جاگنے کی دعائیں

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے بستر پر آنے کا ارادہ کرے تو اس طرح وضوء کر جس طرح نماز کے لئے وضوء کیا جاتا ہے، پھر تو دائیں پہلو کے بل سو جا، پھر تو یہ کہہ:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ (بخاري ومسلم)

اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا، اور اپنا چہرہ تیری طرف کیا، اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا، میں نے اپنی پشت تیری حفاظت میں دی، شوق سے اور تیرے خوف سے، کوئی جائے نجات نہیں اور کوئی جائے پناہ نہیں سوائے تیرے، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تونے اتاری ہے اور تیرے اس نبی پر جو تونے بھیجا ہے) اگر تو آج کی رات فوت ہو گیا تو فطرت پر فوت ہوا، اور ان کلمات کو اپنی باتوں کے آخر میں رکھنا۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تو رات کو سونے کا ارادہ کرے تو(قل یا أیها الکافرون پڑھ لیا کر، کیونکہ یہ شرک سے برأت کا پیغام ہے۔(أبو داؤد والترمذي)

<*> جب آپ ﷺ رات کو اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یوں فرماتے تھے،

بِسْمِ اللهِ وَضَعْتُ جَنْبِي اللهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاخْسَأْ شَيْطَانِي وَفُكَّ رِهَانِي وَثَقِّلْ مِيزَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الأَعْلَى (أبو داؤد)

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ میں نے اپنے پہلو کو رکھا، اے میرے اللہ! میرے گناہ معاف فرمادے اور میرے شیطان کو دور کر دے، اور میرے ذمے جو حقوق ہیں ان کی ادائیگی کی سبیل پیدا فرما، اور مجھے اونچی مجلس (فرشتوں کی مجلس) میں کر دے۔

<*> جب آپ ﷺ سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا دائیاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر یوں فرماتے تھے

اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ، عِبَادَكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ (أبو داؤد)

اے میرے اللہ! جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا، مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔ (تین بار پڑھتے تھے)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی سوتے میں ڈر جائے تو اس چاہیے کہ وہ یہ کلمات کہے،

بِسْمِ اللهِ أَعُوذُ بِكَلِماتِ اللهِ التَّامَةِ مِن غَضَبِهِ وَعِقابِهِ وَمِنْ شَرِّ عِبادِهِ ومِنْ هَمَزاتِ الشَّياطِينِ وأَنْ يَحْضُرُونِ (ترمذي)

میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کے غصے، اس کے عذاب، اس کے بندوں کے شر، شیطانی وسوسوں اوراس بات کی پناہ چاہتاہوں کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں)۔ تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص بیدار ہو تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے:

اَلحَمدُ للهِ الَّذِي رَدَّ عَلَيَّ رُوحِي وَ عَافَانِي فِي جَسَدِي وَ أَذِنَ لِي بِذِكرِهِ

تمام کامل تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں وہ ذات جس نے میری روح میرے اوپر واپس لوٹائی، اور میرے جسم کو عافیت دی اور مجھے اپنے ذکر کی اجازت دی۔ (رواہ ابن السنی)

گھر میں داخل ہونے کی دعا

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب آدمی گھر میں داخل ہونے کاارادہ کرے تو داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کانام لے اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کانام لے تو شیطان کہتاہے:

(لَا مَبِيتَ لَكُم وَ لَا عَشَاءَ هَاهُنَا)

تمہارے رات گزارنے کی یہاں جگہ نہیں اور نہ ہی رات کا کھانا ہے اور اگر گھر میں داخل ہوتے وقت وہ اللہ تعالیٰ کانام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے، أَدرَكتُمُ المَبِيتَ تم نے رات گزارنے کی جگہ بنالی ہے۔اور اگر وہ کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کانام نہیں لیتاتو شیطان کہتاہے،أَدرَكتُم المَبِيتَ وَ العَشَاءَ(مسلم)

تم نے رات گزارنے اور رات کے کھانے کی جگہ پالی ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے کاارادہ کرے تویوں کہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ المَوْلَجِ وخَيْرَ المَخْرَجِ باسْمِ اللّه وَلَجْنا وباسْمِ الله خَرَجْنا وَعَلَى اللّه رَبِّنا تَوَكَّلْنا ثُمَّ يُسَلِّمُ على أَهْلِهِ (أَبو داؤد و الطبراني)

اے میرے اللہ !میں تجھ سے بہترین داخل ہونے اور بہترین نکلنے کی جگہ کاسوال کرتا ہوں،اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہم نکلے، اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہم نے بھروسہ کیا، پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔

گھر سے نکلنے کی دعا

<*> جب آپ ﷺ اپنے گھر سے نکلتے تو فرماتے :

بِسْمِ اللّه تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّه اللّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا (ترمذي)

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ،میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیاہے،اے میرے اللہ!ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس بات سے کہ ہم پھسل جائیں یاہم گمراہ ہوجائیں،یاہم ظلم کریں یاہم پر ظلم کیاجائے،یاہم جہالت کریں یاہم پر جہالت کی جائے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ اپنے گھر سے نکلنے کا ارادہ کرے اور یوں کہے:
بِسْمِ اللّٰه تَوَكَّلْتُ على اللّٰه لا حَوْلَ ولا قُوَّة إلاَّ بالله فَيُقالُ لَهُ حَسْبُكَ قَدْ هُدِيتَ وَكُفِيتَ ووُقِيتَ فَيَتَنَحَّى لَهُ الشَّيْطانُ فَيُقُولُ لَهُ شَيْطانٌ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قد هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ (أبو داؤد و النسائي)
اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کیا، کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی، پس اسے کہا جاتا ہے، تجھے کافی ہے، تحقیق تجھے ہدایت دی گئی، اور تیری کفایت کی گئی، اور تو بچالیا گیا، شیطان اس کے قریب ہو جاتا ہے، پھر اسے دوسرا شیطان کہتا ہے، تجھے اس آدمی سے کیا مطلب جو ہدایت دیا گیا، اور کفایت کیا گیا، اور بچایا گیا؟

مسافر کو کیا کہا جائے؟

<*> آپ ﷺ جب کسی آدمی کو الوداع کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے تھے، پھر اس وقت تک نہیں چھوڑتے تھے جب تک وہ آدمی خود آپ ﷺ کا ہاتھ نہیں چھوڑ دیتا تھا، اور آپ ﷺ فرماتے تھے،
أَسْتَوْدِعُ الله دينَكَ وأمانَتَكَ وَخَواتِيمَ عَمَلِكَ (أبو داؤد و ترمذي)
میں آپ کے دین،، اور آپ کی امانت اور آپ کے خاتمہ عمل کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں دیتا ہوں۔

مجلس کا کفارہ

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ بندہ یوں کہے:
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إلٰه إلا أَنْت وَحْدَكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ(طبراني)
تو پاک ذات ہے اے میرے اللہ! تیری تعریف کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں ہے سوائے تیرے، تیری وحدانیت کی گواہی دیتا ہوں، کوئی تیرا شریک نہیں ہے، میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں، اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

لوگوں کے ساتھ مہربانی

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ارْحَمْ مَنْ فِي الأَرْضِ يَرْحَمْكَ مَنْ فِي السَّماءِ (طبراني)

جو زمین میں ہیں تو ان پر رحم کر آسمان والا تیرے اوپر رحم کرے گا۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لاَ يَرْحَمْ لاَ يُرْحَمْ ، وَمَنْ لاَ يَغْفِرْ لاَ يُغْفَرْ لَهُ (أحمد)

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا، جو معاف نہیں کرتا اسے معاف نہیں کیا جاتا۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَقَالَ مُسْلِماً أَقَالَ الله تَعَالى عَثْرَتَهُ (أبو داود و الحاكم)

جس نے کسی مسلمان کی بیع فسخ کر دی اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو دور کر دیں گے۔

ابو داؤد کی شرح عون المعبود میں اس کی صورت یہ لکھی گئی ہے کہ جب کسی نے کسی سے کوئی چیز خریدی ہو پھر وہ اس خریداری پر شرمندہ ہو گیا، یا تو اس میں کسی عیب کی وجہ سے یا اب اس کی ضرورت نہیں رہی تھی، یا اس کے پاس اس کی خرید کی رقم نہیں تھی تو اس نے وہ چیز بیچنے والے کو واپس کر دی تو بیچنے والے نے واپس لے لی، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مشقت اور اس کی تکلیف کو دور کر دیں گے کیونکہ یہ اس کی طرف سے مشتری پر احسان ہے، کیونکہ بیع تو یقینی ہو چکی تھی، مشتری اسے فسخ نہیں کر سکتا تھا۔

مظلوم کی مدد کرنے کا ثواب

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِماً أَوْ مَظْلُوماً إنْ يَكُ ظالِماً فارْدُدْهُ عنْ ظُلمِهِ وإن يك مَظْلوماً فانْصُرْهُ

اپنے بھائی کی مدد کر چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، اگر وہ ظالم ہے تو اسے اس کے ظلم سے روک اور اگر وہ مظلوم ہے تو اس کی مدد کر۔ (الفتح الکبیر ١/٢٦١)

<*> حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

أُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِماً أَوْ مَظْلوماً قِيلَ كَيْفَ أُنْصرُهُ ظَالِماً قَالَ تَحْجُزُهُ عَنِ الظُّلْمِ فإنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ (بخاري، صحيح الترغيب)

اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم ہو یا مظلوم ، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کہا گیا کہ میں ظالم کی مدد کیسے کروں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اسے ظلم سے روک دو یہ اس کی مدد ہے۔

عمر میں اضافہ کرنے والی چیز

<*> آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَصِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي الْعُمُرِ وَفِعْلُ الْخَيْرَاتِ يَقِي مَصَارِعَ السُّوءِ(رواه البيهقي)

خفیہ صدقہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے غصے کو بجھاتا ہے، اور صلہ رحمی عمر میں زیادتی کرتی ہے، اور نیکی کے کام بُری جگہوں میں گرنے سے بچاتے ہیں۔

<*>حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

بَاكِرُوا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ البَلَاءَ لَا يَتَخَطَّى الصَّدَقَةَ(كنزالعمال ج٦ص٦٣)

صدقہ کرنے میں جلدی کرو کیونکہ مصیبت صدقہ سے آگے نہیں نکل سکتی۔

<*>ابن عمروؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مَا عَلَى أَحَدِكُم إِذَا أَرَادَ أَن يَّتَصَدَّقَ لله صَدَقَةً تَطَوُعاً أَن يَجعَلَهَا عَن وَّالِدَيهِ إِذَا كَانَا مُسلِمَينِ فَيَكُونُ لِوَالِدَيهِ أَجرُهَا وَلَهُ مِثلُ أُجُورِهِمَا بَعدُ إِن يَّتَصَدَّقَ لَا يَنتَقِصُ مِن أُجُورِهِمَا شَيءٌ(كنزالعمال ج٦ص٦٣)

وہ چیز جو تم میں سے کسی کے ذمہ ہے وہ یہ کہ جب وہ نفلی صدقہ کرنے کا ارادہ کرے تو اسے اپنے والدین کی طرف سے کرے، اگر وہ دونوں مسلمان تھے تو یہ اس کے والدین کے لئے اجر ہو جائے گا، اور اس کے لئے ان دونوں کے اجر جتنا ہو گا، اور ان دونوں کے اجر میں سے کوئی چیز کم نہیں ہو گی۔

مومن کی صفات

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى الله مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍ خَيْر احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِالله وَلاَ تَعْجِزْ ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلاَ تَقُلْ : لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كانَ كَذَا وَكَذَا ، وَلَكِنْ قُلْ : قَدَّرَ الله ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ (مسلم)

مضبوط ایمان والا اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر اور محبوب ہے، کمزور ایمان والے سے، ہر نیک کام جو تجھے نفع دے اس میں حریص ہو جا، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ اور عاجز نہ ہو، اگر تجھے کوئی دکھ پہنچے تو یہ نہ کہہ: اگر میں یوں کرتا تو ایسا ایسا ہو جاتا، لیکن تو یہ کہہ: اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا، جو اس نے چاہا وہ کیا، کیونکہ لفظِ لو (اگر مگر) شیطانی عمل کو کھولتا ہے۔

<*> حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ أَفْضَلُ مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لاَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَلاَ يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ (الفتح الكبير ج٣ص٢٤٠)

وہ مومن جو لوگوں سے گھل مل کر رہتا ہے اور ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے اس مومن سے بہتر ہے جو لوگوں سے گھل مل کر نہیں رہتا اور نہ ہی ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے۔

<*> حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْمُؤْمِنُ بِخَيْرٍ عَلَى كُلِّ حَالٍ تُنْزَعُ نَفْسُهُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ الله

مومن ہر حال میں بھلائی میں ہے، اس کی روح جب اس کے پہلو سے کھینچی جاتی ہے تو وہ اس حال میں بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے۔ (الفتح الکبیر ج۳ص۲۴۰)

<*> حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ ، وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ(الفتح الكبير ج٣ص٢٤٠)

مومن سیدھا سادہ ہوتا ہے اور فاجر دھوکہ باز کمینہ ہوتا ہے۔

<*> حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اَلمُؤْمِنُ كَيِّسٌ فَطِنٌ حَذِرٌ (الفتح الكبير ج۳ص۲۴۰)
مومن عقلمند، سمجھدار، ہوشیار ہوتا ہے۔

<*> حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اَلمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضاً (الفتح الكبير ج۳ص۲۴۰)
مومن مومن کے لئے بنیاد کی طرح ہوتا ہے، اس کا بعض بعض کو مضبوط کرتا ہے۔

<*> حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اَلمُؤْمِنُ مِرْآةُ المُؤْمِنِ ، وَالمُؤْمِنُ أَخُو المُؤْمِنِ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ (الفتح الكبير ج۳ص۲۴۰)
مومن مومن کا آئینہ ہوتا ہے، اور مومن مومن کا بھائی ہوتا ہے، اس کی معیشت کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے پس پشت خیر خواہی کرتا ہے۔

زمزم کی فضیلت

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
خَيْرُ ماءٍ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ فِيهِ طَعامٌ مِنَ الطُّعْمِ وشِفاءٌ مِنَ السَّقْمِ (الطبراني ،الفتح الكبير ج۲ص۹۷)
رُوئے زمین پر بہترین پانی ماءِ زمزم ہے، اس میں بھوکے کا کھانا ہے اور بیمار کی شفاء ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ فَإِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِي بِهِ شَفَاكَ اللّٰه وَإِنْ شَرِبْتَهُ مُسْتَعِيذاً أَعَاذَكَ اللّٰه وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِتَقْطَعَ ظَمَأَكَ قَطَعَهُ اللّٰه وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِشِبَعِكَ أَشْبَعَكَ اللّٰه وَهِيَ هَزْمَةُ جِبْرِيلَ وَسُقْيا إِسْمَاعِيلَ (جامع الصغير)
زمزم جس مقصد کے لئے پیا جائے اسی کے لئے مفید ہے، اگر تو اسے شفاء کے لئے پیئے تو اللہ تعالیٰ تجھے شفاء دے گا، اگر تو اسے پناہ لینے کے لئے پیئے تو اللہ تعالیٰ تجھے پناہ دے گا،

اگر تو اسے پیاس ختم کرنے کے لئے پیئے تو اللہ تعالیٰ اسے ختم کر دے گا، اگر تو اسے شکم سیری کے لئے پیئے تو اللہ تعالیٰ تجھے شکم سیر کر دے گا، یہ جبریل امین کی ٹھوکر سے نکلنے والا حضرت اسماعیلؑ کا کنواں ہے۔

<*> حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ

كانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُتْحِفُ الرَّجُلَ بِتُحْفَةٍ سَقَاهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ (الفتح الكبیر ج۲ ص۳۲۳)

آپ ﷺ جب کسی کو تحفہ پیش کرنے کا ارادہ کرتے تو تو اسے ماءِ زمزم پیش کرتے تھے۔

<*> حضرت صفیہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَاءُ زَمْزَمَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ (الفتح الكبیر ج۲ ص۳۲۳)

زمزم ہر بیماری کی دعا ہے۔

جنت میں درجات بلند کرنے والی چیزیں

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي دَارِ الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ كُنْتَ تَقْرَأُهَا (الفتح الكبیر ج۳ ص۴۰۲)

حافظِ قرآن کو قیامت کے دن کہا جائے گا، قرآن پڑھ اور چڑھ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسے تو دنیا میں پڑھا کرتا تھا، پس بے شک تیرا مرتبہ آخری آیت کے پاس ہے جو تو پڑھا کرتا تھا۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الجَنَّةِ فَيَقولُ أَنَّى لِي هٰذَا فَيُقَالُ باسْتِغْفارِ وَلَدِكَ لَكَ (مسنداحمدؒ)

آدمی کا مرتبہ جنّت میں بلند کر دیا جائے گا، تو وہ کہے گا: میرے لئے یہ مقام کیسے ہوا؟ تو کہا جائے گا کہ یہ تیرے بیٹے کے تیرے لئے استغفار کرنے کی وجہ سے ہوا ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وأرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالوَرِقِ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ ويَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ ذِكْرُ اللهِ(ترمذي)

کیا میں تمہیں تمہارے بہترین اعمال، تمہارے مالک کے ہاں پاکیزہ، تمہارے درجات میں بلند تر تمہارے لئے سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر، اوراس چیز سے بہتر کہ تم اپنے دشمن سے ٹکراؤ تو تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں ماریں اس سے بھی بہتر چیز کی تمہیں خبر نہ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو وہ یوں کہے:

لاَ إِلٰه إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ المُلْكُ ، وَلَهُ الحَمْدُ ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ ، وَمَحا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ ، وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنى لَهُ بَيْتاً فِي الجَنَّةِ (ترمذي و أحمد)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، بادشاہی اسی کی ہے، تعریف اسی کی ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں، اور دس لاکھ برائیاں مٹادیتے ہیں، اور دس لاکھ درجے بلند کردیتے ہیں، اوراس کے لئے جنت میں گھر بنادیتے ہیں۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ خَطِيئاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ (بخاري في الأدب والنسائي)

جس نے مجھ پہ ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے، اوراس سے دس خطائیں معاف کردیں گے اوراس کے دس درجات بلند فرمادیں گے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الإِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كانَ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا مِنْ بَيْتِهِ إِلَى المَسْجِدِ عَمَلُ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا(أبو داؤد و الترمذي)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کے وقت یہ کہا:

لاَ إِلٰه إِلاَّ الله وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كانَ لَهُ عَدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْماعِيلَ ، وَكُتِبَتْ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ ، وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سِيِّئاتٍ ، وَرُفِعَ لَهُ بِهَا عَشْرُ دَرَجَاتٍ ، وَكانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ ، وَإِذَا قالَهَا إِذَا أَمْسى كانَ لَهُ مِثْلُ ذلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ (أبو داؤد)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی بادشاہی اور اسی کی ستائش ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) اس کے لئے اولادِ اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ہے، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس کے دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں، اور اس کے دس درجات بلند کئے جاتے ہیں، وہ شام تک شیطان سے حفاظت میں ہوتا ہے، اور جب شام کو اس نے یہ کہا تو تو اس کے لئے صبح تک ایسا ہی ہے۔

جنّت میں گھر کیسے بنایا جائے؟

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ: قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ حَتَّى يَخْتِمَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ، بَنَى اللهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ (أحمد)

جس نے سورۃ الاخلاص دس بار پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت میں محل بنائیں گے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَدَّ فُرْجَةً فِي صَفٍّ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)

جس نے صف کے درمیان شگاف بند کیا اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کردیتے ہیں، اوراس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔(معجم طبرانی)

عجز وانکساری

<*> آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَوَاضَعَ لله رَفَعَهُ الله (رواه أحمد)

جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی اورانکساری اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کو بلند کردیں گے۔

<*> آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

تَمَسَّحُوا بِالأَرْضِ فَإِنَّهَا بِكُمْ بَرَّةٌ (رواه الطبراني)

مٹی کے ساتھ مسح کرو کیونکہ یہ تمہارے لیے خیر کی چیز ہے۔

مومن کو دوزخ سے دور کرنے والی چیزیں

<*> آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَامَ يَوْماً في سَبِيلِ الله بَعَّدَ الله وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفاً

جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو دوزخ سے ستر سال کی مسافت پہ دور کردیں گے۔(بخاری)

<*> حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَامَ يَوْماً في سَبِيلِ الله جَعَلَ الله بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقاً كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ(الفتح الكبيرج۳ص۱۹۵)

جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک خندق کا فاصلہ کردیتے ہیں، جیسے زمین اور آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔

نماز، روزہ اور حج

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِي أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَصَلاَةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مائَةِ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ (أحمد

میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ مسجد میں نماز ادا کرنے سے ہزار گنا افضل ہے، سوائے مسجد الحرام کے، اور مسجد الحرام میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ایک لاکھ نمازوں کا زیادہ ثواب ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صَلاَةُ الرَّجُلِ تَطَوُّعاً حَيْثُ لاَيَرَاهُ النَّاسُ تَعْدِلُ صَلاَتَهُ عَلَى أَعْيُنِ النَّاسِ خَمْساً وَعِشْرِينَ (أبو يعلى، النسائي)

آدمی کی نفلی نماز وہاں ادا کرنا جہاں لوگ دیکھ نہ رہے ہوں، لوگوں کے سامنے ادا کی جانے والی نماز سے پچیس درجے زیادہ ثواب ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ (الترمذي)

جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی، پھر سورج طلوع ہونے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھا رہا، پھر دو رکعتیں ادا کیں، اس کے لئے ایک حج اور عمرے کا پورا پورا ثواب ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لا يُرِيدُ إِلاَّ لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ لَهُ أَجْرُ مُعْتَمِرٍ تَامِّ الْعُمْرَةِ وَمَنْ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ لا يُرِيدُ إِلاَّ لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ فَلَهُ أَجْرُ حَاجٍّ تَامِّ الْحَجَّةِ (حاكم ج١/١٢٧، جامع الاحاديث ٧٨/٢١)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ كَحَجَّةٍ مَعِي (أبو داؤد و ترمذي،فتح الكبير۲ص۲۳۱)
رمضان المبارک میں عمرہ کرنا میرے ساتھ عمرہ کرنے کی طرح ہے۔

<*> حضرت جابرؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت معقلؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً (الفتح الكبير ج۲ص۲۳۱)
رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

<*> آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّراً إِلَى صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الحَاجِّ المُحْرِمِ ، وَ مَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحى لاَ يَنْصِبُهُ إِلاَّ إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ المُعْتَمِرِ ، وَصَلاَةٌ عَلَى أَثَرِ صَلاَةٍ لاَ لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ في عِلِّيِّينَ(أبو داؤد و أحمد)
جو شخص فرض نماز کے لئے اپنے گھر سے وضو کرکے نکلا تو اس کو مُحرم حاجی کی طرح اجر ملتا ہے، اور جو نماز چاشت کی تسبیح کے لئے ہی گیا اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی طرح ہے، اور ایک نماز کے پیچھے دوسری نماز کا ادا کرنا کہ اس طور پر کہ اس میں کوئی بے ہودہ بات نہ ہو تو اس کو علیین میں لکھا جاتا ہے۔

<*> آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى المُتَسَحِّرِينَ (الطبراني ، الترغيب)
بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

<*> آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عِنْدَ الحَجَرِ الأَسْوَدِ
ایک گھڑی اللہ تعالیٰ کے راستے میں کھڑے ہونا لیلۃ القدر میں حجر اسود کے پاس کھڑے ہونے سے بہتر ہے۔(ابن حبان والبیھقي، صحیح الترغیب)

<*> مسلم شریف میں روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہؓ کو ارشاد فرمایا:

لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ : سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ

میں نے تیرے بعد چار کلمات تین تین بار کہے، جو کلمات تو نے آج دن بھر کہے اگر ان کو ان کے ساتھ وزن کیا جائے تو ان کے برابر ہوں گے وہ کلمات یہ ہیں،

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لأَنْ أَمْشِيَ مَعَ أَخٍ لِي فِي حَاجَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَكِفَ شَهْرًا فِي مَسْجِدِي هَذَا، وَمَنْ مَشَى مَعَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فِي حَاجَةٍ حَتَّى يَقْضِيَهَا ثَبَّتَ اللَّهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ تَزُولُ الأَقْدَامُ (امالی ابن بشران حصہ دوم ،ص۱۷)

میں اپنے کسی بھائی کی ضرورت کے لیے چلوں یہ بات مجھے بہت زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ میں اپنی اس مسجد (مسجد نبوی) میں ایک ماہ اعتکاف کروں، اور جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی ضرورت کے لیے چلا یہاں تک کہ اس کی وہ ضرورت پوری ہو گئی، تو اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کو اس دن جما دے گا جس دن قدم ڈول جائیں گے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، (بخاري)

ابن آدم کا تمام کام اس کے لئے ہے سوائے روزے کے، روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ کی دعائیں

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أسألُكَ الهُدَى والتُّقى والعَفَافَ وَالغِنىَ (مسلم و الترمذي)

اے میرے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور مالداری کا سوال کرتا ہوں۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الخَيْرِ كُلِّهِ عاجِلِهِ وآجِلِهِ ما عَلِمْتُ مِنْهُ وما لَمْ أَعْلَمْ و أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عاجِلِهِ وآجِلِهِ ما عَلِمْتُ مِنْهُ وما لَمْ أَعْلَمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ ما سأَلَكَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الجَنَّةَ وما قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وما قَرَّبَ إِلَيْها مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْراً(أحمد وابن ماجة)

اے میرے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں، جنہیں میں جانتا ہوں اور جنہیں میں نہیں جانتا، میں تجھ سے دنیا اور آخرت کے تمام شرور سے پناہ چاہتا ہوں، جن کو میں جانتا ہوں اور جنہیں میں نہیں جانتا، اے میرے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں جس کا تیرے بندے اور تیرے نبی نے سوال کیا، اور میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے جس سے تیرے بندے اور تیرے رسول نے پناہ مانگی ہے، اے میرے اللہ! میں تجھ سے جنّت کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو جنّت کے قریب کر دے، قول سے یا عمل سے، اور میں تجھ سے دوزخ کی پناہ چاہتا ہوں اور اس چیز کی جو اس کے قریب کر دے، قول سے یا عمل سے، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بات کا کہ تو نے جو میری تقدیر بنائی ہے اسے خیر بنادے۔

<*> حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی اکثر دعا یہ تھی،

اللّٰهُمَّ رَبَّنا آتِنا في الدُّنْيا حَسَنَةً وفي الآخِرَةِ حَسَنَةً وقِنا عَذابَ النَّارِ

اے میرے اللہ! رب ہمارے! تو ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطاء فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ (بخاری)

نمازِ استخارہ

استخارہ خیر سے ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس معاملے میں خیر مانگنا، اللہ سے خیر طلب کرنا، جو کام کسی کو کرنا مطلوب و مقصود ہوتا ہے وہ اللہ سے خیر مانگتا ہے۔

<*> حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ہمیں تمام معاملات میں اس طرح استخارہ سکھاتے تھے جیسے ہمیں قرآن کریم کی کوئی سورۃ سکھاتے تھے، آپ ﷺ فرماتے: جب تم میں کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعتیں ادا کرے، پھر اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ العَظِيمِ فإِنَّكَ تَقْدِرُ ولا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ ولا أَعْلَمُ وأَنْتَ عَلاَّمُ الغُيُوبِ اللَّهُمَّ فإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هذا الأَمْرَ وتُسَمِّيهِ باسمهِ خَيْراً لِي في دِينِي ومَعاشِي وعاقِبَةِ أَمْرِي فاقْدُرْهُ لِي ويَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بارِكْ لِي فِيهِ اللَّهُمَّ وإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُهُ شَراً لِي في دِينِي ومَعَاشِي و عاقِبَةِ أَمْرِي فاصْرِفْنِي عَنْهُ واصْرِفْهُ عَنِّي واقْدُرْ لِي الخَيْرَ حَيْثُ كانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ (بخاري ، صحيح الترغيب)

اے میرے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے خیر مانگتا ہوں، اور تیری قدرت کے ذریعے تجھ سے قدرت حاصل کرتا ہوں، میں تجھ سے تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں، پس بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا، اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، اے میرے اللہ! پس اگر تو اس کام کو (یہاں کام کا نام لے) میرے دین، میری معیشت، میرے انجام کار کے لئے بہتر جانتا ہے تو اس کو میرے مقدر کر دے اور اسے میرے لئے آسان کر دے، پھر تو اس میں میرے لئے برکت ڈال دے، اے میرے اللہ! اگر تو اس کام کو میرے دین، میری معیشت اور میرے انجام کار کے لئے بُرا جانتا ہے تو مجھے اس سے اور اس کو مجھ سے پھیر دے، اور میرے لئے خیر کو مقدر فرما، جیسے بھی ہو، پھر تو مجھے اس کے ذریعے راضی کر دے۔

امام نوویؒ نے الاذکار النوویہ میں علماء کا یہ قول لکھا ہے کہ استخارہ نماز اور اس مذکورہ دعاء کے ساتھ کرنا مستحب ہے، نماز دو رکعت نفل ہو گی، پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھے گا، پھر اس کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص پڑھے گا۔ اگر وہ نماز نہیں پڑھ سکتا تو دعاء کے ساتھ استخارہ

کرے، مستحب یہ ہے کہ نماز کے بعد استخارہ والی یہ دعاء جو اوپر نقل کی گئی ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف وثناء اور رسول کریم ﷺ کی ذات عالی پہ درود وسلام پڑھا جائے، پھر امام نوویؒ نے لکھا کہ استخارہ تمام کاموں میں مستحب ہے، جیسا کہ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا، استخارہ کرلینے کے بعد جس طرح شرح صدر ہو وہ کام کر گزرے۔ (الاذکار النوویہ)

ابن السنی کی کتاب میں حضرت انسؓ کی روایت ہے جس میں آپ ﷺ نے انہیں سات مرتبہ یہ عمل کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

اخلاص نیت کی فضیلت

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امرِىءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُه إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ (بخاري ومسلم)

بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لئے وہ ہے جو اس نے نیت کی، پس جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے، پس اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہی ہے، اور جس شخص کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لئے ہے یا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کے لئے ہے پس اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے۔

حِجامہ کی فضیلت

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ كانَ لَهُ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ(أبو داود ،الآداب للبيهقي ج١ص٤٢٥)

جس نے مہینے کی سترہ، اُنیس اور اکیس کو پچھنا لگایا تو یہ اس کے لئے ہر بیماری سے شفاء ہو گا۔

<*> حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الثُّلاَثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ كانَ دَوَاءً لِدَاءِ سَنَةٍ

جس نے منگل کے دن، مہینے کی سترہ تاریخ کو پچھنا لگایا، یہ اس کی ایک سال کی بیماری کی دوا ہے۔ (الفتح الکبیر ج۳ ص۱۴۱)

<*> مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الأَرْبعَاءِ ، أَوْ يَوْمَ السَّبْتِ فَرَأَى في جَسَدِهِ وَضَحاً فَلاَ يَلُومَنَّ إِلاَّ نَفْسَهُ (الفتح الكبير ج٣ ص١٤١)

جس نے منگل یا ہفتے کو پچھنے لگوائے پھر اپنے جسم میں کوئی برص دیکھے تو وہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔

جنّت میں آپ ﷺ کی رفاقت

<*> حضرت ربیعہ بن کعبؓ کہتے ہیں کہ

كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى الله عَلَيه وسَلَّم ، فَأَتَيْتُهُ بِوُضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ ، فَقَالَ لِي : سَلْنِي فَقُلْتُ : أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ ، قَالَ : أَوَ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ : هُوَ ذَاكَ ، قَالَ : فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ

میں آپ ﷺ کے ساتھ رات گزارا کرتا تھا، میں آپ ﷺ کے لئے وضوء کا پانی اور ضرورت کی اشیاء لایا، آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: مجھ سے کوئی چیز مانگ، میں نے عرض کیا: میں جنت میں آپ ﷺ کا ساتھ چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ کوئی چیز؟ میں نے عرض کیا، وہی چیز، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کرو۔ (مسلم، صحیح الترغیب)

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ عَالَ ابْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ بَنَاتٍ أَوْ أُخْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ حَتَّى يَمُتْنَ أَوْ يَمُوتَ عَنْهُنَّ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى

جس نے دو یا تین بیٹیوں یا دو یا تین بہنوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئیں یا ان میں سے کوئی فوت ہو گئی تو میں اور وہ اس طرح ہوں گے اور آپ ﷺ نے اپنی شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا۔ (مسند احمد)

اِسراء اور معراج

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْرِىءْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلاَمَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ المَاءِ وَأَنَّهَا قِيعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ وَلاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ

میں نے حضرت ابراہیمؑ سے معراج کی رات ملاقات کی، تو آپؑ نے فرمایا: اپنی امت کو میرا سلام کہیے، اور انہیں خبر دیجیے کہ جنت پاکیزہ مٹی، میٹھے پانی والی ہے، اور وہ چٹیل میدان ہے، اور اس کی شجر کاری سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ وَلاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ ہے۔ (ترمذی، صحیح الترغیب)

زمانہ فساد کے وقت عزلت نشینی کا ثواب

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

العِبَادَةُ فِي الهَرْجِ ، كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ (مسلم والترمذي ، صحيح الترغيب)

فتنے کے زمانے میں عبادت کرنا، میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنِ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنُ، وَلَمَنْ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا (أبو داوٗد ، صحيح الترغيب)

بے شک نیک بخت شخص وہ ہے جو فتنوں سے بچا رہا، بے شک نیک بخت وہ شخص ہے جو فتنوں سے بچا رہا، بے شک وہ شخص نیک بخت ہے جو فتنوں سے بچا رہا، اور جو آزمائش میں ڈالا گیا وہ صبر کرے تو اس کا صبر کرنا کیا ہی اچھا صبر ہے۔

فقیروں اور مسکینوں کا ثواب

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ (ترمذي)

مسلمان فقیر امیروں سے آدھا دن پہلے جنت میں جائیں گے، اور وہ پانچ سو سال کا ہو گا۔

صلاۃ التسبیح

<*> آپ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب کو ارشاد فرمایا:

يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلاَ أُعْطِيكَ أَلاَ أَمْنَحُكَ أَلاَ أَحْبُوكَ أَلاَ أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلاَنِيَتَهُ عَشْرَ خِصَالٍ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً

چچا جان! کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں، کیا میں آپ کو ہدیہ نہ دوں۔ کیا میں آپ کو نہ بتاؤں ایسی دس باتیں کہ اگر آپ ان پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے، نئے اور پرانے، ارادہ سے کئے ہوئے یا بلا ارادہ کیے ہوئے، چھوٹے اور بڑے، کھلے اور چھپے سب گناہ بخش دے؟ اور وہ دس باتیں یہ ہیں۔ کہ آپ چار رکعت نماز پڑھیں اس طرح پر کہ ہر رکعت میں سورت فاتحہ اور کوئی ایک سورت پڑھیں اور جب قرأت سے فارغ ہو جائیں پہلی رکعت میں تو کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلاَ إِلَہَ إِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ** پڑھیں۔

پھر رکوع کریں اس میں دس مرتبہ کہیں پھر جب رکوع سے سر اٹھائیں تب پھر دس مرتبہ یہی کلمات کہیں، پھر سجدہ میں دس مرتبہ پھر سجدہ سے اٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدہ میں جا کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدہ سے اٹھ کر دس مرتبہ یہی پڑھیں اس طرح ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ یہ کلمات دہرائے جائیں گے پھر اسی طرح چار وں رکعتوں میں کریں۔ اگر ہو سکے تو یہ صلوٰۃ التسبیح روزانہ ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہر جمعہ کو، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے، اگر یہ بھی نہ ہو تو سال میں ایک مرتبہ اور اگر اتنا بھی نہ ہو سکے تو کم از کم زندگی میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ لیں۔ (ابوداؤد، طبرانی، صحیح الترغیب)

بندے پر اللہ کی رحمت کا نزول

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ خَطِيئاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ (نسائي، ابن حبان الفتح الكبير۳/۱۹۸)

جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، اور اس کی دس خطائیں معاف فرماتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند فرماتے ہیں۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى المُتَسَحِّرِينَ (الطبراني ، الترغيب)

بے شک اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں اوراس کے فرشتے سحری کھانے والوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَصِلُونَ الصُّفُوفَ

بے شک اللہ تعالیٰ صفیں ملانے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں اوراس کے فرشتے صفیں ملانے والوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔(ابن خزیمۃ، السنن الکبریٰ للبیہقی ج۳ص۱۰۱)

<*> حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الأَوَّلِ أَوْ قَالَ :« الصُّفُوفِ الأُوَلِ

بے شک اللہ تعالیٰ پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں اور فرشتے پہلی صف والوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔(السنن الکبریٰ للبیہقی ج۳ص۱۰۱)

<*> حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ (السنن الكبرىٰ ۱۰۱/۳)

بے شک اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں صف کے دائیں طرف کھڑے ہونے والوں پر اوراس کے فرشتے صف کے دائیں طرف کھڑے ہونے والوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔

<*> حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إنّ الله وَمَلائِكته يُصَلُّونَ عَلَى أَصْحَابِ العَمَائِمِ يَوْمَ الجُمُعَةِ

بے شک اللہ تعالیٰ جمعہ کے دن عمامے باندھنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں اوراس کے فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھنے والوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔(الفتح الکبیر ج۱ص۳۲۳)

ظالم بادشاہ کا خوف

<*> حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے موقوف روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا خَافَ أَحَدُكُم السُّلطَانَ الجَائِرَ فَليَقُل اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰاتِ السَّبعِ وَرَبَّ العَرشِ العَظِيمِ كُن لِّي جَارًا مِّن شَرِّ فُلَانِ بنِ فُلَان وَّأَتبَاعِهِ مِن خَلقِكَ مِنَ الجِنِّ وَالإِنسِ أَن يَّفرُطَ عَلي أَحَد مِّنهُم أَو أَن يَّطغَى وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنتَ

جب تم میں سے کسی کو ظالم بادشاہ کا خوف ہو تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے (اے میرے اللہ! سات آسمانوں اور عرش عظیم کے رب تو مجھے فلاں فلاں کے شر سے بچا اور اس کے پیروکاروں کے شر سے بچا، اپنی مخلوق میں سے جنوں اور انسانوں سے اس بات سے کہ ان میں سے کوئی ہمارے اوپر ظلم یا زیادتی کرے۔ (الاصفہانی)

خواب میں ڈر جانے والے کی دعاء

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا فَزِعَ أحَدُكُم فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أعُوذُ بِكَلِماتِ الله التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وعِقَابِهِ وشَرِّ عِبادِهِ ومِنْ هَمَزَاتِ الشَّياطِينِ وأنْ يَحْضُرُونِ فإنَّها لَنْ تَضُرَّهُ

جب تم میں سے کوئی نیند میں ڈر جائے تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: (میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ اس کے غصے، اس کے عذاب، اس کے بندوں کے شر، شیطان کے وسوسوں اور اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں) تو ہرگز وہ چیز اسے نقصان نہیں دے گی۔ (ابوداؤد، ترمذی)

<*> حضرت خالد بن ولیدؓ ایسے آدمی تھے جو خواب میں ڈر جایا کرتے تھے، اس بات کا انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: جب تو سوئے تو یہ کہا کر

بسم الله أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ(سنن نسائی)

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ اس کے غصے، اس کے عذاب، اس کے بندوں کے شر اور شیاطین کے وسوسے سے پناہ مانگتا ہوں۔

عذاب قبر سے نجات دلانے والی

<*> آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

سُورَةُ تَبَارَكَ هِيَ الْمَانِعَةُ، تَمْنَعُ بِإِذْنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

سورۃ الملک روکنے والی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے عذاب قبر سے روکنے والی ہے۔

(اثبات عذاب القبر، امام بیہقیؒ)

<*> حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ {تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ} كُلَّ لَيْلَةٍ مَنَعَهُ اللهُ بِهَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ،(السنن الكبرىٰ للنسائى، عمل اليوم والليله للنسائى۱/۴۳۳)

جس نے ہر رات سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھی، اللہ تعالیٰ اس سے عذاب قبر کو روک دیں گے۔

سونے کے اذکار

<*> آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خاتون جنت حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا:

أَلاَ أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَنْ تُكَبِّرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ وَتَحْمَدَاهُ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ (بخاری، مسلم، صحيح الترغيب)

کیا میں تم دونوں کو اس چیز سے بہتر نہ سکھاؤں جو تم دونوں نے مانگی ہے، جب تم دونوں سونے کا ارادہ کرو تو ۳۴بار اللہ اکبر، ۳۳بار سبحان اللہ، ۳۳بار الحمد للہ کہہ لیا کرو، یہ پڑھنا تم دونوں کے لئے خادم سے بہتر ہے۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے بستر پہ یہ دعا پڑھی

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي وَسَقَانِي، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ، فَقَدْ حَمِدَ اللهَ بِجَمِيعِ مَحَامِدِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ(شعب الایمان)

تمام کامل تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، وہ ذات جس نے میری کفایت کی اور مجھے ٹھکانا دیا، اور تمام کامل تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے کھلایا اور مجھے پلایا، اور تمام کامل تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھ پر احسان فرمایا پس بہت ہی احسان فرمایا، پس اس نے اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کی تعریفوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کی۔

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ! مجھے صبح اور شام کو کہنے کے لیے کچھ کلمات سکھادیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو

اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ «قَالَ» قُلْهَا إِذَا أَصْبَحْتَ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ(سنن ابی داؤد)

اے میرے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے، ہر چیز کے رب اور اس کے مالک، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں اپنے نفس کے شر کی تجھ سے پناہ چاہتا ہوں، اور شیطان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس کے شرک سے، ان کلمات کو جب تو صبح کرے تو کہہ اور جب شام کرے تو کہہ اور جب تو بستر پہ جائے تو کہہ۔

<*> آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بستر پہ آئے اور یہ کہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَت مِثْلُ زَبَدَ البَحرِ (ابن حبان)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی تعریفیں ہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے، تو اس کے گناہ اور اس کی خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے

وَكَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ، وَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ، قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَأَصْبَحْتُ،

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ البَارِحَةَ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً، وَعِيَالًا، فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ، وَسَيَعُودُ ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ، لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ، فَرَصَدْتُهُ، فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ، لاَ أَعُودُ، فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ،

فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً، وَعِيَالًا، فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ ، فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ، فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ، وَهَذَا آخِرُ ثَلاَثِ مَرَّاتٍ، أَنَّكَ تَزْعُمُ لاَ تَعُودُ، ثُمَّ تَعُودُ

قَالَ: دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا، قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ، فَاقْرَأْ آيَةَ الكُرْسِيِّ: {اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلَّا هُوَ الحَيُّ القَيُّومُ} [البقرة: ٢٥٥] ، حَتَّى تَخْتِمَ الآيَةَ، فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلاَ يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ

فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ البَارِحَةَ ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: «مَا هِيَ» ، قُلْتُ: قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الآيَةَ: {اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلَّا هُوَ الحَيُّ القَيُّومُ} [البقرة: ۲۵۵] ، وَقَالَ لِي: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلاَ يَقْرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ - وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الخَيْرِ - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلاَثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ» ، قَالَ: لاَ، قَالَ: «ذَاكَ شَيْطَانٌ (بخاری)

نبی کریم ﷺ نے مجھے صدقہ فطر جمع کرنے کے لیے مقرر فرمایا، میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے غلہ سے لپ بھرنا شروع کر دی، میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے کہا کہ میں تجھے نبی کریم ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا، اس نے کہا: میں محتاج ہوں، میں عیال دار ہوں اور مجھے سخت ضرورت ہے، پھر میں نے اسے چھوڑ دیا، جب میں نے صبح کی تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اے ابوہریرہ! آج رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ ضرورت اور عیالداری کی شکایت کر رہا تھا، پھر میں نے اس پر ترس کرتے ہوئے اس کا راستہ چھوڑ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے تیرے ساتھ جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا، آپ ﷺ کے ارشاد کی وجہ سے مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ پھر آئے گا۔

پھر میں اس کی تاک میں رہا، پھر وہ آکر لپ بھرنے لگا، میں نے اسے کہا کہ میں تجھے ضرور بہ ضرور رسول کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر جاؤں گا، اس نے کہا: مجھے چھوڑ دیجیے، میں ایک ضرورت مند ہوں، میرے اوپر اہل وعیال کی ذمہ داری ہے، میں واپس نہیں آؤں گا، میں نے اس پر ترس کھاتے ہوئے چھوڑ دیا، میں نے صبح کی تو مجھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہؓ! آج رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے ضرورت اور عیالداری کی شکایت کی تو میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے تیرے ساتھ جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔

پھر میں تیسری بار اس کی تاک میں رہا، وہ آیا اور غلہ سے لپ بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا، میں نے کہا: میں تجھے ضرور بہ ضرور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر جاؤں گا، یہ تین باریوں میں سے آخری باری تھی، تُو تو کہتا تھا کہ میں اب دوبارہ نہیں آؤں گا۔

اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دیجیے، میں تجھے چند کلمات سکھاتا ہوں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تجھے نفع عطاء فرمائیں گے، میں نے اس سے پوچھا: وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا: جب تو اپنے بستر پر سونے کے لیے آئے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر۔

اس کی وجہ سے اللہ کی طرف سے مسلسل تیرے لیے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہو گا، صبح تک شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا، اس پر میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

جب میں نے صبح کی تو نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: آج رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ! اس نے کہا: میں تجھے چند کلمات سکھاؤں گا جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ تجھے نفع دیں گے، اس پر میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

آپ ﷺ نے پوچھا: وہ کیا ہیں؟ میں نے کہا: اس نے مجھے کہا: جب تو بستر پہ سونے کے لیے جائے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر، ابتدا سے آخر آیت تک۔

اور اس نے مجھے کہا: تیرے اوپر اللہ کی طرف سے مسلسل ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور شیطان صبح تک تیرے قریب نہیں آئے گا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا ہے حالانکہ وہ بہت بڑا جھوٹا ہے، اے ابوہریرہ! تو جانتا ہے کہ تین دن سے تو کس سے مخاطب رہا؟ میں نے کہا: جی نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان تھا۔

جنات کا وجود

<*> حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ. فَقُلْنَا: اسْتُطِيرَ أَوِ اغْتِيلَ. قَالَ: فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ جَاءٍ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ. قَالَ: فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ. فَقَالَ: «أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ» قَالَ: فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ فَقَالَ: لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْفَرَ مَا يَكُونُ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ (مسلم)

ایک رات ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ ہم سے اچانک غائب ہو گئے، ہم آپ ﷺ کو وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کرتے رہے، اور آپس میں ہم نے کہا کہ شاید آپ کو اغوا کر لیا گیا ہے یا قتل کر دیا گیا ہے، ہماری وہ رات انتہائی پریشانی کے عالم میں گزری۔

صبح ہوئی تو ہم نے آپ ﷺ کو غار حرا کی طرف سے آتے ہوئے دیکھا، ہم نے آپ ﷺ کو بتایا کہ رات آپ ﷺ اچانک ہم سے غائب ہو گئے تھے، ہم نے آپ ﷺ کو بہت تلاش کیا لیکن آپ ﷺ کے نہ ملنے پر رات بھر پریشان رہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

میرے پاس جنات کا ایک نمائندہ آیا تھا تو میں اس کے ساتھ چل پڑا اور جا کر انہیں قرآن مجید پڑھ کر سنایا، پھر آپ ﷺ ہمیں لے کر اس جگہ پر گئے اور ہمیں ان کے نشانات اور ان کی آتشیں علامات دکھائیں اور آپ ﷺ نے یہ بھی بتایا کہ جنوں نے آپ ﷺ سے کچھ مانگا تو آپ نے فرمایا: ہر ایسی ہڈی تمہاری غذا ہے جس پر بسم اللہ

کو پڑھا گیا ہو اور ہر گوبر تمہارے جانوروں کا کھانا ہے ، پھر آپ ﷺ ہمیں فرمانے لگے ،لہٰذا تم ہڈی اور گوبر کے ساتھ استنجاء مت کیا کرو، کیونکہ وہ تمہارے جن بھائیوں کا کھانا ہے۔

<*> حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ آپ نے مجھے فرمایا

إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الغَنَمَ وَالبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ، أَوْ بَادِيَتِكَ، فَأَذَّنْتَ بِالصَّلاَةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ: «لاَ يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ المُؤَذِّنِ، جِنٌّ وَلاَ إِنْسٌ وَلاَ شَيْءٌ، إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ القِيَامَةِ»(باب باب رفع الصوت بالنداء)

میرا خیال ہے کہ تمہیں بکریاں اور دیہاتی ماحول بہت پسند ہے ، سوجب تم اپنی بکریوں اوراپنے دیہات میں ہو اوراذان کہو تواپنی آواز بلند کرلیا کرو، کیونکہ موذن کی آواز کو جو جن ، جو انسان اور جو چیز بھی سنتی ہے وہ قیامت والے دن اس کے حق میں گواہی دے گی۔

<*> حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ

انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوا: مَا لَكُمْ؟ فَقَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ، قَالُوا: مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ، فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَانْصَرَفَ أُولَئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ، وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلاَةَ الفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا القُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ، فَقَالُوا: هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ، وَقَالُوا: يَا قَوْمَنَا: {إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا، يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ، فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا} [الجن: ۲]

فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الجِنِّ} [الجن: ١] وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الجِنِّ(بخاری باب الجهربقرأة صلوة الفجر)

نبی کریم ﷺ اپنے چند دوستوں کو لے کر نکلے اوران کاارادہ بازار عکاظ میں جانے کا تھا، اور ادھر شیاطین اور آسمان سے آنے والی خبروں کے درمیان رکاوٹیں پیدا کر دی گئی تھیں اور ان (شیطانوں) پر ستارے ٹوٹنے لگ گئے تھے، چنانچہ وہ جب اپنی قوم کے پاس خالی واپس آتے ،وہ ان سے پوچھتے کہ تمہیں کیاہواہے ؟وہ آکر بتاتے کہ ہمارے اورآسمانی خبروں کے درمیان کئی رکاوٹیں پیداہوگئی ہیں اور ہم پر شہاب ثاقب کی مار پڑنے لگ گئی ہے تووہ آپس میں کہتے کہ ایساکسی بڑے واقعے کی وجہ سے ہورہاہے۔

لہذامشرق ومغرب میں جاؤاور دیکھو کہ یہ رکاوٹیں کیوں پیداہورہی ہیں؟تمہارے اورآسمانی خبروں کے درمیان کون سی رکاوٹیں پیداہوگئی ہیں ؟چنانچہ تہامہ کارخ کرنے والے شیاطین (جنات) آپ ﷺ کی طرف آنکلے۔

آپ ﷺ اس وقت وادی نخلہ میں تھے،اور عکاظ میں جانے کاارادہ فرمارہے تھے ،آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی ،ان جنات کے کانوں میں قرآن کی آواز پڑی تووہ اسے غور سے سننے لگ گئے ،اور کہنے لگے ،اللہ کی قسم!یہی وہ چیز ہے جو ہمیں آسمان کی خبریں سننے سے روک رہی ہے۔

سویہ اپنی قوم کے پاس واپس آگئے اوران سے کہنے لگے ،ہم نے عجیب وغریب قرآن سناہے جو کہ بھلائی کاراستہ دکھاتاہے ،سوہم تواس پر ایمان لے آئے ہیں اوراپنے پروردگار کے ساتھ کبھی شرک نہیں کریں گے۔اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الجِنِّ

کواتار دیااورآپ ﷺ کو جنوں کی بات کے متعلق بذریعہ وحی آگاہ کر دیا گیا۔

<*> حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ)مسلم)
فرشتے نور سے پیدا کیے گئے، جنات شعلے مارتی آگ سے پیدا کیے گئے اور آدم علیہ السلام کو اس چیز سے پیدا کیا گیا ہے جو آپ سے بیان کر دی گئی ہے۔

<*> صفیہ بنت حی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ(بخاری))
بے شک شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

<*> حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ، فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ، إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا(بخاری،باب وانی اعیذھابک)
جو بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی پیدائش کے وقت شیطان اسے ٹھونگے مارتا ہے، پھر وہ بچہ شیطان کے ٹھونگ مارنے سے چیخ اٹھتا ہے، سوائے حضرت مریم اور ان کے بیٹے کے۔

<*> حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
إِذَا نُودِيَ لِلصَّلاَةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ، وَلَهُ ضُرَاطٌ، حَتَّى لاَ يَسْمَعُ التَّأْذِينَ، فَإِذَا قَضَى النِّدَاءَ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلاَةِ أَدْبَرَ، حَتَّى إِذَا قَضَى التَّثْوِيبَ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ المَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لاَ يَدْرِي كَمْ صَلَّى(بخاری)
جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے ، یہاں تک کہ وہ اذان بھی نہیں سنتا، جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو وہ پھر آتا ہے یہاں تک کہ نماز کے لیے اقامت شروع ہو جاتی ہے ، اقامت ہوتی ہے تو پھر وہ بھاگ جاتا ہے ، جب اقامت مکمل ہو جاتی ہے تو وہ پھر آجاتا ہے یہاں تک کہ وہ آدمی اور اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے، وہ اسے کہتا ہے فلاں چیز یاد کرو، فلاں چیز کو یاد کرو، وہ اتنا غافل ہو جاتا ہے کہ اسے اتنا معلوم نہیں ہوتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے۔

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ، فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ(بخاری)

جب تم میں کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی کے پیچھے تین گرہیں لگادیتا ہے، ہر گرہ پر یہ لکھا ہوتا ہے کہ تیری رات لمبی ہے سوجا، جب بندہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وہ وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے، اگر وہ نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے، یوں وہ تروتازہ ہو کر، پاکیزہ نفس کے ساتھ صبح کرتا ہے، اگر وہ ایسا نہیں کرتا(یعنی اللہ کا ذکر نہیں کرتا، وضو نہیں کرتا اور نماز ادا نہیں کرتا) تو خباثت میں اور سستی کی حالت میں صبح کرتا ہے۔

<*> حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا، آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ شخص صبح ہونے تک سوتا رہتا ہے یہاں تک کہ نماز بھی ادا نہیں کرتا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ(بخاری، باب اذا نام ولم یصل)

شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کرتا ہے۔

<*> ابن سعید فرماتے ہیں کہ میں نے ابوسلمہؓ سے سنا، وہ کہتے ہیں میں نے ابو قتادہ سے سنا، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ(بخاری)

سچا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور حلم (بضمہ ح، حالت نیند میں نظر آنے والی چیز) شیطان کی طرف سے ہے۔

<*> حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرمارہے تھے،

إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا، فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ، فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا، وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ، فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا، وَلاَ يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ، فَإِنَّهَا لاَ تَضُرُّهُ(بخاری)

جب تم میں کوئی شخص ایساخواب دیکھے جواسے اچھالگے تو یہ اللہ کی طرف سے ہے، اس پر وہ اللہ کی تعریف کرے، اوراس کو بیان بھی کر دے اور جب وہ اس کے علاوہ کوئی ایساخواب دیکھے جسے وہ پسند نہیں کرتاتو یہ شیطان کی طرف سے ہے، پس اس کے شر سے اس کی پناہ مانگے، اورایسے خواب کاکسی سے تذکرہ نہ کرے تو یہ خواب اسے نقصان نہیں دے گا۔

<*> نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ(مسلم)

جب تم میں کوئی شخص کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ کے ساتھ کھائے اور جب پیے تو دائیں ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتا اور پیتا ہے۔

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ، فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ، فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا

جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے، اور جب شیطان کی آواز سنو تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔(مسلم، باب استحباب الدعا عند صیاح الدیک)

جادو کا علاج

<*> حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ

سَحَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ، يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِي، لَكِنَّهُ دَعَا وَدَعَا، ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ، أَتَانِي رَجُلاَنِ، فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ، قَالَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ، وَجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ. قَالَ: وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ، فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَجَاءَ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، كَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الحِنَّاءِ، أَوْ كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَفَلاَ اسْتَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: قَدْ عَافَانِي اللَّهُ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ (بخاری،باب السحر)

بنی زریق کے ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ پر جادو کیا، اسے لبید بن اعصم کہا جاتا ہے ، یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کو یہ خیال آتا تھا کہ انہوں نے یہ کام کیا ہے حالانکہ آپ ﷺ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا، یہاں تک کہ ایک دن اور ایک رات وہ میرے پاس تھے ، اس دوران آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہؓ! کیا تو جانتی ہے کہ میں نے اللہ سے جس چیز کا سوال کیا، اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی ہے ؟ میرے پاس دو آدمی آئے ، ان میں سے ایک میرے سرہانے کی طرف بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف بیٹھ گیا، ایک اپنے دوسرے ساتھی کو کہنے لگا، اس شخص کو کس چیز کی تکلیف ہے ؟ دوسرے نے کہا: کہ اس پر جادو کیا گیا ہے ، اس نے اس سے پوچھا کہ کس نے اس پر جادو کیا ہے ؟

اس نے کہا کہ لبید بن الاعصم نے، اس نے پوچھا کس چیز میں اس نے جادو کیا؟ اس نے کہا کہ کنگھی، بالوں اور کھجور کے خوشے کے غلاف میں، اس نے پوچھا کہ جس چیز میں اس نے جادو کیا وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ وہ ذروان کے کنویں میں ہے۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ اپنے کچھ صحابہ کرامؓ کے ہمراہ اس کنویں کی طرف آئے، اسے نکالا اور پھر واپس ہوئے، اور فرمانے لگے، اے عائشہ! اس کا پانی بہت زیادہ سرخ ہو چکا تھا اور اس کی کھجوروں کے سر ایسے تھے جیسے شیطان کے سر ہوں (یعنی وہ انتہائی بد شکل تھیں) میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ نے جادو اس کنویں سے نہیں نکالا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے مجھے عافیت دی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ لوگ کسی شر اور فتنہ میں مبتلا ہو جائیں، اس کے بعد آپ ﷺ نے اسے نکالنے کا حکم دیا اور پھر اسے زمین میں دبا دیا گیا۔

<*> لعنتی یہودیوں نے اپنے ایک بڑے جادوگر لبید بن الاعصم کے ساتھ بات طے کر لی کہ وہ نبی کریم ﷺ پر تین دینار کے بدلے جادو کر دیں، چنانچہ لالچ کے مارے ہوئے اس یہودی جادوگر نے اس بدبختی کا مظاہرہ کر دیا، ایک چھوٹی سی بچی نبی کریم ﷺ کے گھر میں آتی جاتی تھی (یہ بھی آتا ہے کہ وہ اسی کی بیٹی تھی) اس کے ہاتھ نبی کریم ﷺ کے چند بال اس نے منگوا لیے، اور ان پر جادو کر کے انہیں ذروان کے کنویں میں رکھ دیا۔

مختلف روایات کی روشنی میں پتہ چلتا ہے کہ یہ جادو آپ ﷺ پر اس لیے کیا گیا تھا کہ وہ اپنی بیویوں کے قابل نہ رہیں، چنانچہ آپ ﷺ کا خیال ہوتا کہ وہ فلاں بیوی سے ہمبستری کریں مگر جب اس کے قریب جاتے تو جماع نہیں کر سکتے تھے، اس جادو کا آپ ﷺ پر بس اس قدر اثر تھا، اس کے علاوہ آپ ﷺ کی عقل اور آپ ﷺ کے تصرفات جادو کے اثر سے محفوظ تھے۔

اس جادو کا آپ ﷺ پر کتنے دن اثر رہا اس پر علماء کرام نے مختلف ارشادات فرمائے ہیں، بعض کے نزدیک چالیس دن اور بعض کے نزدیک اس سے کم دن ہیں، مگر اصل علم اللہ ہی کے پاس ہے۔

پھر اللہ کی بارگاہ میں آپ ﷺ نے بار بار دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور دو فرشتوں کو آپ ﷺ کے پاس بھیج دیا، جن کا ذکر اس حدیث شریف میں موجود ہے ان فرشتوں نے آپ ﷺ کے سرہانے اور پائنتی کی طرف بیٹھ کر ایک دوسرے سے گفتگو کی، جس سے یہ راز کھل گیا کہ آپ ﷺ پر یہ جادو کس بدبخت نے کیا تھا، اور جن چیزوں پر جادو کیا گیا اور جہاں ان چیزوں کو دفن کیا گیا ان کی اطلاع بھی مل گئی۔

آپ ﷺ پر کیا گیا یہ جادو بہت سخت تھا، اس جادو سے یہودیوں کا مقصد آپ ﷺ کو قتل کرنا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو محفوظ رکھا، ذروان نامی جس کنویں کا ذکر آیا ہے وہ مدینہ سے ایک گھنٹے کی مسافت پر ہے جس کے قریب مسجد ضرار بنائی گئی تھی۔

دنیائے عرب کے ایک معروف عالم دین علامہ عبدالسلام البالی نے اپنی کتاب الصارم البتار میں علامہ مازریؒ کے حوالے سے تحریر کیا ہے کہ

اہل بدعت نے اس حدیث کا انکار کیا ہے، ان کے خیال میں یہ حدیث منصب نبوت کی توہین ہے اور اس میں شکوک وشبہات پیدا کرتی ہے اور اسے درست ماننے سے شریعت پر اعتماد اٹھ جاتا ہے، آپ کو خیال آتا ہو کہ جبریل علیہ السلام آئے حالانکہ وہ نہ آئے ہوں اور یہ کہ آپ کی طرف وحی کی گئی ہے، حالانکہ وحی نہ کی گئی ہو۔

علامہ مازری کہتے ہیں کہ اہل بدعت کا یہ کہنا بالکل غلط ہے، کیونکہ معجزات نبوت اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ آپ ﷺ تبلیغ وحی کے سلسلے میں معصوم اور سچے تھے، آپ ﷺ کی عصمت جب معجزات جیسے مضبوط دلائل سے ثابت شدہ حقیقت ہے تو اس کے خلاف جو بات بھی ہوگی وہ بے محل تصور کی جائے گی (زاد المسلم بحوالہ الصارم البتّار)

ابوالجکنی الیوسفی کہتے ہیں کہ جہاں تک جادو سے نبی کریم ﷺ کے متاثر ہونے کا تعلق ہے، تواس سے منصب نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا، کیونکہ دنیا میں انبیاء پر بیماری آسکتی ہے جو آخرت میں ان کے درجات کی بلندی کا باعث بنتی ہے، لہذا جادو کی بیماری کی وجہ سے اگر آپ ﷺ کو خیال ہوتا تھا کہ آپ ﷺ نے دنیوی امور میں سے کوئی کام کر لیا ہے حالانکہ آپ ﷺ نے اسے نہیں کیا ہوتا تھا اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اطلاع دے دی کہ آپ ﷺ پر جادو کیا گیا ہے اور فلاں جگہ پر ہے اور آپ ﷺ نے اسے وہاں سے نکال کر دفن بھی کروادیا تھاتواس وجہ سے رسالت میں کوئی کمی نہیں آتی، کیونکہ یہ دوسری بیماریوں کی طرح ایک بیماری ہی تھی، جس سے آپ ﷺ کی عقل متأثر نہیں ہوتی۔

صرف اتنی بات تھی کہ آپ ﷺ کا خیال ہوتا کہ شاید آپ ﷺ اپنی کسی بیوی کے قریب گئے ہیں جب کہ آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا ہوتا تھا، سو اتنا اثر بیماری کی حالت میں کسی بھی انسان پر ہو سکتا ہے۔(الصارم البتار)

پھر فرماتے ہیں اور حیرت اس شخص پر ہوتی ہے کہ جو جادو کی وجہ سے آپ ﷺ کے بیمار ہونے کو رسالت میں ایک عیب تصور کرتا ہے، حالانکہ قرآن مجید میں فرعون کے جادوگروں کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جو قصہ بیان کیا گیا ہے، اس میں یہ بات واضح طور پر موجود ہے کہ جناب موسیٰ کو بھی ان کے جادو کی وجہ سے یہ خیال ہونے لگا تھا، کہ ان کے پھینکے ہوئے ڈنڈے دوڑ رہے ہیں، لیکن اللہ نے انہیں ثابت قدم رکھا اور نہ ڈرنے کی تلقین کی۔

قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى (٦٨) وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى (٦٩) فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَى (٧٠)سورۃطہٰ)

ہم نے کہا کہ ڈرو نہیں بے شک آپ ہی غالب ہوں گے ،اور جو کچھ تیرے دائیں ہاتھ میں ہے اسے ڈال دے ،وہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے اسے نگل جائے گا،انہوں نے جو کچھ کیا ہے وہ جادو گر کا مکر ہے ،جادو گر جہاں کہیں ہو وہ کامیاب نہیں ہو گا،پس اس کے بعد جادو گر سجدہ میں یہ کہتے ہوئے گر گئے کہ ہم موسیٰ اور ہارون کے رب پر ایمان لائے ہیں۔

مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کسی نے یہ نہیں کہا کہ جادو گروں کے جادو کی وجہ سے انہیں جو خیال آرہا تھا وہ ان کے منصب نبوت کے لئے عیب تھا،سوا گر وہ عیب نہیں تھا تو جو کچھ آپ ﷺ کے ساتھ پیش آیا وہ بھی عیب نہیں ہو سکتا کیونکہ اس طرح کی بیماری انبیاء پر آسکتی ہے ،جس سے ان کی ایمانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے ،اللہ تعالیٰ انہیں ان کے دشمنوں پر فتح نصیب کرتا ہے ،خلاف عادت معجزات عطا کرتا ہے ، جادو گروں اور کافروں کو ذلیل ورسوا کرتا ہے اور بہترین انجام متقی لوگوں کے لیے خاص کر دیتا ہے۔

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اجْتَنِبُوا السَّبْعَ المُوبِقَاتِ ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَ السِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ اليَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ المُحْصَنَاتِ المُؤْمِنَاتِ الغَافِلاَتِ

سات تباہ کن چیزوں سے بچو، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ !وہ کون سی ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔جادو ہے اور جس جان کو اللہ نے حرمت والی بنایا ہے اسے بلاوجہ مارنا، سود کھانا۔ یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے پیٹھ پھیرنا ۔ مومن، بھولی بھالی اور پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا۔(بخاری)

نبی کریم ﷺ نے یہاں جادو کو ہلاک اور تباہ کرنے والی چیزوں میں بیان فرمایا ہے ،اسی طرح بڑے گناہوں میں جادو کا ذکر فرما کر اس کی قباحت کی طرف اشارہ کر دیا، پتا چلا کہ جادو ایک حقیقت ہے، جس کی اس قدر قباحت بیان کی گئی ہے۔

<*> حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مَنْ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ، اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ
جس نے ستاروں کا علم سیکھا گویا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا، پھر وہ ستاروں کے علم میں جتنا آگے جائے گا، اتنا اس کے جادو کے علم میں اضافہ ہو گا۔(ابو داوٗد)

<*> حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ أَوْ تُطُيِّرَ لَهُ، أَوْ تَكَهَّنَ أَوْ تُكُهِّنَ لَهُ، أَوْ سَحَرَ أَوْ سُحِرَ لَهُ، وَ مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً وَمَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ(مسندالبزار)
وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جس نے فال نکالی یا اس کے لیے فال نکالی گئی، اور جس نے غیب کو جاننے کا دعویٰ کیا یا وہ غیب کو جاننے کا دعویٰ کرنے والے کے پاس گیا، اور جس نے جادو کیا یا اس کے لیے جادو کیا گیا اور جو شخص نجومی کے پاس گیا اور وہ جو کچھ کہتا ہے اس نے اس کی تصدیق کر دی تو اس نے نبی محمد (ﷺ) کی شریعت سے کفر کیا۔

<*>حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ، وَلَا مُؤْمِنٌ بِسِحْرٍ، وَلَا قَاطِعٌ
شراب کا عادی جنت میں داخل نہیں ہو گا، جادو گر پر یقین رکھنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا اور قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔(صحیح ابن حبان)

<*>حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاةٌ أَرْبِعِينَ لَيْلَةً
جو شخص کسی نجومی کے پاس کوئی بات پوچھنے کے لیے آیا تو اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔(شرح السنہ)

<*> نبی کریم ﷺ کی ازواج میں سے کسی بیوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا

جو شخص کسی نجومی کے پاس آیا، اس کے بعد اس کی بات کو سچا جانا تو اس کے چالیس دنوں کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔(مسند احمد)

<*> حضرت عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَتَى عَرَّافًا أَوْ سَاحِرًا أَوْ كَاهِنًا فَسَأَلَهُ فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مسندابویعلی الموصلی)

جو شخص کسی نجومی یا جادوگر یا کسی کاہن کے پاس کوئی بات پوچھنے کے لیے آیا۔ اس کے بعد اس نے اس کی بات کو سچا جانا جو کچھ وہ کہتا ہے تو اس نے نبی کریم ﷺ پر نازل کی گئی باتو ں کا انکار کیا۔

جبریلی سوالات محمدی جوابات

<*> حضرت عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ

بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ: الْإِسْلَامُ: أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا . قَالَ: صَدَقْتَ. فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ. قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ . قَالَ صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ. قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ . قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ. قَالَ: «مَا المسؤول عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ . قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا. قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ . قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي: يَا

عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيل أَتَاكُم يُعَلِّمُكُم دِينَكُمْ (مُسلم)

حضرت عمر بن الخطاب بیان کرتے ہیں کہ ایک دن (ہم صحابہ) رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مجلس مبارک میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک آدمی ہمارے درمیان آیا جس کا لباس نہایت صاف ستھرے اور سفید کپڑوں پر مشتمل تھا اور جس کے بال نہایت سیاہ تھے، اس آدمی پر نہ تو سفر کی کوئی علامت تھی اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو پہچانتا تھا، بہر حال وہ آدمی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اتنے قریب آکر بیٹھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا لیے اور پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لیے۔

اس کے بعد اس نے عرض کیا اے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)! مجھ کو اسلام کی حقیقت سے آگاہ فرمایئے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم اس حقیقت کا اعتراف کرو اور گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) اللہ کے رسول ہیں اور پھر تم پابندی سے نماز پڑھو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور زاد راہ میسر ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔

اس آدمی نے یہ سن کر کہا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سچ فرمایا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اس پر ہمیں تعجب ہوا کہ یہ آدمی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے دریافت کرتا ہے اور پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جواب کی تصدیق بھی کرتا ہے۔

پھر وہ آدمی بولا اے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ! اب ایمان کی حقیقت بیان فرمایئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا (ایمان یہ ہے کہ) تم اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو، اس کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو دل سے مانو اور اس بات پر یقین رکھو کہ برا بھلا جو کچھ پیش آتا ہے وہ نوشتہ تقدیر کے مطابق ہے۔

اس آدمی نے (یہ سن کر) کہا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سچ فرمایا۔ پھر بولا اچھا اب مجھے یہ بتایئے کہ احسان کیا ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس

طرح کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر ایسا ممکن نہ ہو، تو پھر (یہ دھیان میں رکھو کہ) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

پھر اس آدمی نے عرض کیا قیامت کے بارے میں مجھے بتایئے، آپ ﷺ نے فرمایا اس بارے میں جواب دینے والا، سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، اس کے بعد اس آدمی نے کہا اچھا اس کی کچھ نشانیاں ہی مجھے بتادیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا لونڈی اپنے آقا کو جنے گی اور برہنہ پا، برہنہ جسم مفلس و فقیر اور بکریاں چرانے والوں کو تم عالی شان مکانات و عمارات میں فخر و غرور کی زندگی بسر کرتے دیکھو گے۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اس کے بعد وہ آدمی چلا گیا اور میں نے کچھ دیر توقف کیا، پھر آپ ﷺ نے خود ہی مجھ سے پوچھا عمر! جانتے ہو سوالات کرنے والا آدمی کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور رسول (ﷺ) ہی بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا یہ جبریل تھے جو تم لوگوں کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

بدعتی کے لیے وعید

<*> حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ(بخاری , مسلم)

جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالی جو اس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

<*> حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ(مُسْلِمٌ)

بہر حال اس کے بعد، پس بے شک بہترین بات اللہ کی کتاب ہے، بہترین راہنمائی محمد ﷺ کی راہنمائی ہے، بدترین کام بدعات ہیں اور ہر بدعت کا انجام گمراہی ہے۔

<*> حضرت عضیب بن حارث الثمالیؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا أَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً إِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ إِحْدَاث بِدعَة(أَحْمد)

جب کوئی قوم بدعت پیدا کرتی ہے تو اس کی مثل ایک سنت ختم کر دی جاتی ہے اس لیے ایک سنت کو مضبوط رکھنا کئی بدعات پیدا کرنے سے بہتر ہے۔

<*> حضرت ابراہیم بن میسرہؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ (شُعَبِ الایمان)

جس شخص نے کسی بدعتی کی عزت کی اس نے دین اسلام کو گرانے میں مدد کی۔

اہل کتاب کی بیان کردہ باتوں کا حکم

<*> حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ

كَانَ أَهلُ الْكِتَابِ يَقرَؤُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَ (قُولُوا آمنا بِاللَّه وَمَا أنزل إِلَيْنَا، الْآيَة. بُخَارِيّ

اہل کتاب تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور اس کی تفسیر اہل اسلام کے لیے عربی زبان میں کرتے تھے، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اہل کتاب کی باتوں کی تصدیق کرو اور نہ ہی ان کو جھٹلاؤ اور یوں کہو کہ ہم تو اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر ایمان لائے جو ہماری طرف اتاری گئی ہے۔

ایک آیت کی تبلیغ

<*> حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ(بُخَارِيّ)

میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ اور بنی اسرائیل سے جو قصے سنو لوگوں کے سامنے بیان کرو یہ گناہ نہیں ہے اور جو آدمی قصداً میری طرف جھوٹ بات منسوب کرے اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

وضو کی فضیلت

<*> حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَا تَقُولُ: ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا: لاَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا، قَالَ: فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الخَمْسِ، يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الخَطَايَا (بخاری و مسلم)

تم بتاؤ کہ جس کے دروازے کے آگے پانی کی نہر چلتی ہو اور وہ روز اس میں پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل کا کوئی شائبہ بھی رہے گا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ نہیں! میل بالکل باقی نہیں رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچوں نمازوں کی مثال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام (صغیرہ) گناہوں کو ان نمازوں کے سبب سے اسی طرح مٹا دیتا ہے (جس طرح پانی میل کو اتار دیتا ہے)

<*> حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ (احمد،مالک ،نسائی ،ابوداؤد)

جس آدمی نے ان پانچوں نمازوں کے لیے جنہیں اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے، اچھی طرح وضو کیا اور ان کو وقت پر پڑھا نیز ان میں رکوع و خشوع کیا (یعنی نمازیں حضوری قلب کے ساتھ پڑھیں) تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ پر ذمہ (یعنی اللہ تعالیٰ کا وعدہ) یہ ہے کہ وہ اس کے (صغیرہ) گناہ بخشش دے گا اور جس آدمی نے ایسا نہ کیا (یعنی اس نے مذکورہ بالا طریقے سے یا مطلق نماز نہ پڑھی) تو اللہ تعالیٰ اس کا ذمہ دار نہیں ہے چاہے تو بخش دے چاہے اسے عذاب میں مبتلا کرے۔

مسواک کی فضیلت

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ، وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز دیر سے ادا کیا کریں اور اس بات کا حکم دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کیا کریں (بخاری و مسلم)

مؤذن کی فضیلت

<*> حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مُسْلِمٌ)

قیامت کے روز لوگوں میں سے زیادہ اونچی گردنوں والے مؤذن ہوں گے۔

اونچی گردن کے معنی کے تعین میں مختلف اقوال ہیں چنانچہ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ جو لوگ دنیا میں اذان دیتے تھے وہ قیامت کے روز بہت زیادہ ثواب والے اور مرتبے والے ہوں گے۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ موذن قیامت کے روز سردار ہوں گے۔ کچھ حضرات فرماتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں قیامت کے روز موذن بہت زیادہ ثواب کے امیدوار ہوں گے کیونکہ جو آدمی کسی چیز کے حصول کی امید رکھتا ہے وہ گردن اونچی کرکے اس چیز کو دیکھتا ہے، اسی طرح میدان حشر میں جب کہ تمام لوگ حساب وکتاب کی بناء پر رنج و فکر میں ہوگے۔ مؤذن آرام وراحت کے ساتھ اس بات کے منتظر ہوں گے کہ اب جنت میں داخلے کا حکم کیا جائے گا۔ بعض حضرات نے اس کے معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ قیامت کے روز مؤذنوں کو رب العزت کی بارگاہ میں مقام قرب وعزت حاصل ہوگا۔

<*> حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

مؤذن کی انتہائی آواز کو جو بھی سنتا ہے خواہ انسان ہو یا جن اور یا جو بھی چیز وہ سب قیامت کے دن مؤذن (کے ایمان) کی گواہی دیں گے۔ (صحیح البخاری)

<*> حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ ؛ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ(مُسْلِمٌ)

جب تم موذن کی آواز سنو تو (اس کے جواب میں) اس کے الفاظ کو دہراؤ اور پھر (اذان کے بعد) مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو آدمی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اس کے بدلے میں اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے پھر (مجھ پر درود بھیج کر) میرے لیے (اللہ سے) وسیلے کی دعا کرو۔ وسیلہ جنت کا ایک (اعلیٰ) درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کو ملے گا اور مجھ کو امید ہے کہ وہ بندہ خاص میں ہوں گا لہٰذا جو آدمی میرے لیے وسیلے کی دعا کرے گا (قیامت کے روز) اس کی سفارش کرنا مجھ پر ضروری ہو جائے گی۔

بدترین بازار اور بہترین مساجد

<*> حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ (ایک روز)

اِنَّ حِبْرًا مِّنَ الْيَهوْدِ سَئَالَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم اَيُّ البُقَاعِ خَيْرٌ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ اَسْكُتُ حَتّٰى يَجِئَ جِبْرِيْلُ فَسَكَتْ وَجَآءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَئَالَ فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْها بِاَ عْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ اَسْئَلُ رَبِّي تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى ثُمَّ قَالَ جِبْرِيْلُ يَا مُحَمَّدُ اِنِّي دَنَوْتُ مِنَ اللهِ دُنُوًّمَا دَنَّوْتُ مِنْهُ قَطُّ قَالَ وَ كَيْفَ كَانَ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِنْ نُوْرٍ فَقَالَ شَرُّا لْبِقَاعِ اَسْوَاقُها وَ خَيْرُ البِقَاعِ مَسَاجِدُها رَوَاهُ حَبَّانُ فِي صَحِيْحِهِ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ۔

ایک یہودی عالم نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ بہترین جگہ کون سی ہے؟ آپ ﷺ اس کے جواب میں خاموش رہے اور فرمایا کہ جب تک جبرائیلؑ نہیں آجائیں گے میں خاموش رہوں گا۔ چنانچہ آپ ﷺ خاموش رہے۔ جب حضرت جبریل آگئے تو آپ ﷺ نے ان سے (یہودی عالم کے سوال کا جواب) پوچھا حضرت جبریل نے کہا کہ، اس معاملے میں آپ ﷺ سے زیادہ میں بھی نہیں جانتا، البتہ میں اپنے پروردگار بزرگ وبرتر سے اس کے بارے میں پوچھوں گا (چنانچہ) پھر حضرت جبرائیل (نے آکر) فرمایا، اے محمد (ﷺ) آج میں اللہ تعالیٰ سے اس قدر قریب ہو گیا تھا کہ کبھی بھی اتنا قریب نہیں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جبریل! کس قدر (فاصلہ دونوں کے درمیان رہ گیا تھا) حضرت جبریل نے فرمایا میرے اور اللہ کے درمیان ستر ہزار نور کے پردے باقی رہ گئے تھے، اور اللہ تعالیٰ نے (اس سوال کے جواب میں) فرمایا، کہ بدترین مقامات بازار ہیں اور بہترین مقامات مساجد ہیں۔

جمعہ کے دن کی فضیلت

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ (مُسْلِمٌ)

ان دنوں میں سے کہ جن میں آفتاب طلوع ہوتا ہے سب سے بہتر دن جمعہ ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے۔ (یعنی ان کی تخلیق مکمل ہوئی) اسی دن وہ بہشت میں داخل ہوئے اور اسی دن انہیں بہشت سے نکالا گیا (اور زمین پر اتارا گیا) اور قیامت بھی جمعہ ہی کے روز قائم ہوگی

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَزَادَ مُسْلِمٌ: قَالَ: " وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ

جمعے کے دن ایک ایسی ساعت آتی ہے کہ جسے اگر کوئی بندہ مومن پائے اور اس میں اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے تو اللہ اس کو وہ بھلائی عطا کر دیتا ہے۔(یعنی اس ساعت میں مانگی جانے والی دعا ضرور مقبول ہوتی ہے)

بخاری و مسلم کی ایک روایت میں صحیح مسلم نے یہ الفاظ مزید نقل کئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ساعت بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ اور صحیح البخاری و صحیح مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا بلاشک وشبہ جمعہ کے روز ایک ایسی ساعت آتی ہے کہ جسے اگر کوئی بندہ مومن جو نماز کے لیے کھڑا ہو پالے اور اللہ سے بھلائی کے لیے دعا کرے تو اس کو اللہ وہ بھلائی ضرور عطا فرما دیتا ہے۔

عید کے دن آپ ﷺ کا کام

<*> حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ

يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطَرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ، وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ، وَيُوصِيهِمْ، وَيَأْمُرُهُمْ، وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ، أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

جب عید الفطر اور عید الاضحی کی نماز کے لیے تشریف لاتے تو وہاں سب سے پہلا یہ کام فرماتے کہ خطبے سے پہلے نماز ادا فرماتے، پھر نماز سے فارغ ہوتے اور لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے اور لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے رہتے چنانچہ آپ ﷺ ان کو وعظ و نصیحت فرماتے، وصیت کرتے اور احکام صادر فرماتے، اگر (جہاد کے لیے) کہیں کوئی لشکر بھیجنا ہوتا تو اس کی روانگی کا حکم فرماتے اس طرح اگر (لوگوں کے معاملات و مقدمات کے بارے میں کوئی حکم دینا ہوتا تو حکم صادر فرماتے پھر (گھر) واپس تشریف لے آتے۔

<*> حضرت ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ عید والے دن موجود تھے؟ اس سوال کے جواب میں انہوں نے فرمایا:

نَعَمْ. خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى، ثُمَّ خَطَبَ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ، وَذَكَّرَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَرَأَيْتُهُنَّ يُهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ، وَحُلُوقِهِنَّ، يَدْفَعْنَ إِلَى بِلَالٍ، ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ

ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (عید گاہ) تشریف لے گئے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں عید کی نماز پڑھی پھر خطبہ ارشاد فرمایا حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تفصیل سے بیان کرنے کے دوران) تکبیر و اذان کا ذکر نہیں کیا (پھر انہوں نے فرمایا کہ) اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی جماعت کی طرف آئے، ساتھ حضرت بلالؓ بھی تھے، ان عورتوں کو نصیحت فرمائی، دین کے احکام یاد کرائے۔ ثواب و عذاب کے بارے میں بتایا اور ان کو صدقہ (یعنی فطرانہ و زکوۃ یا محض اللہ کے نام پر) دینے کا حکم فرمایا، چنانچہ میں نے عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ کانوں اور گلوں کی طرف (زیور اتارنے کے لیے) بڑھاتی تھیں اور کانوں اور گلوں کے زیور (اتار اتار کر) حضرت بلالؓ کے حوالہ کر رہی تھیں (تاکہ وہ ان کی طرف سے فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیں) پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال اپنے گھر تشریف لے آئے۔ (صحیح البخاری)

قربانی کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

<*> حضرت براءؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ

خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ، فَإِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ، عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر (یعنی بقر عید کے دن) ہمارے سامنے خطبے میں ارشاد فرمایا کہ اس دن سب سے پہلا کام جو ہمیں کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ ہم (عید الاضحیٰ کی) نماز پڑھیں

پھر گھر واپس جائیں اور قربانی کریں، لہٰذا جس آدمی نے اس طرح عمل کیا (کہ قربانی سے پہلے نماز و خطبے سے فراغت حاصل کر لی) اس نے ہماری سنت کو اختیار کیا اور جس آدمی نے نماز سے پہلے قربانی کر لی وہ قربانی نہیں ہے بلکہ وہ گوشت والی بکری ہے جسے اس نے اپنے گھر والوں کے لیے جلدی ذبح کر لیا ہے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

<*> حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَقَدْ تَمَّ نُسُكَهُ، وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جس آدمی نے (قربانی کا جانور) نماز سے پہلے ذبح کیا تو گویا اس نے اپنے (محض کھانے کے) واسطے ذبح کیا (اس لئے اسے قربانی کا ثواب حاصل نہیں ہوا) جس آدمی نے نماز کے بعد ذبح کیا تو بلا شبہ اس کی قربانی ادا ہو گئی اور (اس طرح) اس نے مسلمانوں کے طریقے کو اپنایا

<*> حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا، فَقَالَ: (مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ) ؟ قَالُوا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبْدَلَكُمُ اللَّهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا: يَوْمَ الْأَضْحَى، وَيَوْمَ الْفِطْرِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو اہل مدینہ نے دو دن مقرر کر رکھے تھے جن میں وہ کھیلتے کودتے تھے (اور خوشیاں مناتے) تھے، آپ ﷺ نے (یہ دیکھ کر) پوچھا کہ یہ دو دن کیسے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ان دونوں دنوں میں ہم زمانہ جاہلیت میں کھیلا کودا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ان دونوں دنوں کے بدلے ان سے بہتر دو دن مقرر کر دیئے ہیں اور وہ عید الاضحی اور عید الفطر کے دن ہیں۔

اگر کسی کو قربانی کا جانور دستیاب نہ ہو

<*> حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيدًا جَعَلَهُ اللَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ. قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيحَةً أُنْثَى، أَفَأُضَحِّي بِهَا؟ قَالَ: لَا. وَلَكِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ، وَتَقُصُّ مِنْ شَارِبِكَ، وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ، فَذَلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللَّهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں بقرہ عید کے دن کو عید قرار دوں اور اللہ تعالیٰ نے اس دن کو اس امت کے لیے عید مقرر فرمایا ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے یہ بتایئے کہ اگر مجھے منیحہ کے علاوہ اور (جانور) میسر نہ ہو تو کیا میں اسی کو قربانی کر لوں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: نہیں! ہاں تم اپنے بال بنوالو اپنے ناخن ترشوالو، لبوں کے بال کتروالو اور زیر ناف کے بال صاف کر لو، اللہ کے نزدیک تمہاری یہی قربانی ہو جائے گی یعنی تمہیں قربانی کی مانند ثواب مل جائے گا۔

منیحہ منح سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں، عطاء و بخشش، اہل عرب کی یہ عادت تھی کہ وہ ازراہِ ہمدردی و احسان اپنی کوئی دودھ والی اونٹنی محتاجوں کو دے دیا کرتے تھے تاکہ وہ اس کے دودھ، اون اور اس کے بچوں سے اپنی ضرورت و احتیاج کے وقت تک فائدہ اٹھائے اور جب ان کی ضرورت و حاجت پوری ہو جائے تو اسے واپس کر دیں۔

چنانچہ ان صحابہ کے پاس اسی قسم کا کوئی جانور تھا جو انہیں کسی نے ضرورت و حاجت کے پیش نظر دیا تھا انہوں نے بقر عید میں اسی جانور کی قربانی کی اجازت چاہی تو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے منع فرما دیا۔ کیونکہ اول تو قاعدہ کے مطابق اپنی ضرورت کے بعد وہ جانور انہیں اصل مالک کو واپس کرنا تھا۔ دوسرے اس جانور کے علاوہ ان کے پاس ایسا اور کوئی ذریعہ نہیں تھا جس سے وہ اپنی ضروریات پوری کرتے۔

سورج گرہن

<*> حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ

انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ.قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ أَفْظَعَ، وَ رَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ. قَالُوا: بِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: بِكُفْرِهِنَّ: قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ

(بخاری، مسلم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوا، آپ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ (اس طرح) نماز پڑھی کہ سورت بقرہ کی قرأت کی بقدر طویل قیام فرمایا (یعنی اتنی دیر تک قیام میں کھڑے رہے جتنی دیر تک سورت بقرہ پڑھی جا سکتی ہے) پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا، رکوع بھی اتنا طویل تھا، رکوع سے سر اٹھایا اور بڑی دیر تک کھڑے رہے لیکن یہ قیام پہلے قیام سے کم تھا، پھر (دوبارہ) رکوع کیا، یہ رکوع بھی طویل تھا مگر پہلے رکوع سے کم، پھر کھڑے ہوئے اور سجدہ کیا، پھر (دوسری رکعت کے لیے) کھڑے ہوئے اور بہت طویل قیام کیا مگر یہ قیام پہلی رکعت کے قیام سے کم تھا، پھر رکوع میں گئے یہ رکوع بھی طویل تھا مگر پہلے رکوع سے کم، پھر کھڑے اور دیر تک کھڑے رہے مگر یہ

قیام پہلے قیام سے کم تھا، پھر رکوع میں گئے یہ رکوع بھی طویل تھا مگر پہلے رکوع سے کم پھر کھڑے ہوئے اور سجدہ کیا اس کے بعد (یعنی التحیات اور سلام کے بعد) نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا سورج اور چاند اللہ کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں! یہ نہ کسی مرنے کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں اور نہ کسی کے پیدا ہونے کی وجہ سے جب تم یہ دیکھو کہ (یہ گرہن میں آگئے ہیں) تو اللہ کی یاد میں مشغول ہو جاؤ۔

صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! (نماز کے دوران) ہم نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی جگہ سے کسی چیز کو لینے کا ارادہ کیا پھر ہم نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: (جب تم نے مجھے کسی چیز کے لینے کیلئے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا تھا تو اس وقت) میں نے جنت کو دیکھا تھا اور اس میں سے خوشہ انگور لینے کا ارادہ کیا تھا، اگر میں خوشہ انگور لے لیتا تو بلاشبہ تم اسے رہتی دنیا تک کھاتے اور جب تم نے مجھے پیچھے ہٹے ہوئے دیکھا تھا (اس وقت) میں نے دوزخ دیکھی تھی (اس کی گرمی کے پہنچنے کے ڈر سے پیچھے ہٹ گیا تھا)

چنانچہ آج کے دن کی طرح کسی دن میں نے ایسی ہولناک جگہ کبھی نہیں دیکھی اور دوزخ میں میں نے زیادہ عورتیں ہی دیکھی ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کس وجہ سے؟

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا۔ ان کے کفر کی وجہ سے صحابہ کرام نے عرض کیا کہ کیا عورتیں اللہ کے کفر میں مبتلا ہیں؟ فرمایا: نہیں بلکہ وہ شوہروں کی نعمتوں اور احسان کا کفران کرتی ہیں (یعنی شوہروں کی ناشکر و نافرمائی کرتی ہیں اور کسی کا احسان نہیں مانتیں) چنانچہ تم ان میں سے کسی کے ساتھ مدتوں تک بھلائی کرتے رہو مگر جب کبھی وہ کسی چیز کو اپنی مرضی کے خلاف پائے گی تو یہی کہے گی کہ میں نے کبھی تمہارے یہاں بھلائی نہیں دیکھی۔

چلتی ہوا کے وقت آپ ﷺ کی دعا

<*> حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ شدت کی ہوا چلتی تو نبی کریم ﷺ یوں دعا کرتے تھے

اللهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ ، قَالَتْ: وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ، تَغَيَّرَ لَوْنُهُ، وَخَرَجَ وَدَخَلَ، وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، فَإِذَا مَطَرَتْ، سُرِّيَ عَنْهُ، فَعَرَفْتُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: " لَعَلَّهُ، يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ: {فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا} [الأحقاف: ٢٤]

اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی جو اس (ہوا کی ذات میں ہے اور بھلائی اس چیز کی جو اس میں ہے (یعنی اس کے منافع) اور بھلائی اس چیز کی جس کے لیے یہ ہوا بھیجی گئی ہے (یعنی اس کی مدد) اور پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ اس برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جو اس میں ہے (یعنی یہ عذاب کا باعث نہ ہو) اور جب آسمان ابر آلود ہوتا تو رسول اللہ ﷺ (کے چہر مبارک) کا رنگ بدل جاتا۔

چنانچہ (اضطراب و گھبراہٹ کی وجہ سے ایک جگہ نہ رہتے بلکہ) کبھی گھر سے باہر نکلتے اور کبھی باہر سے اندر آتے اس طرح پھر آتے اور پھر جاتے۔ جب بارش شروع ہو جاتی تو آپ ﷺ کا خوف واضطراب ختم ہو جاتا (ایک مرتبہ) حضرت عائشہؓ نے جب یہ (تغیر واضطراب) محسوس کیا تو رسول اللہ ﷺ سے اس کا سبب پوچھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ کیا! شاید یہ ابر ویسا ہی ہو جس کی نسبت قوم عاد نے کہا تھا کہ یہ ابر ہے جو ہم پر برسے گا۔ چنانچہ اس آیت میں قوم عاد کا حال بیان کیا گیا ہے کہ جب انہوں نے ابر کو اپنے نالوں اور وادیوں پر آتے ہوئے دیکھا کہ یہ ابر ہے جو ہم پر برسے گا۔ اور ایک روایت میں بجائے (فاذا مطرت سری عنہ) یہ الفاظ ہیں کہ جب آپ ﷺ بارش کو دیکھتے تو یہ فرماتے کہ یہ بارش باعث رحمت ہو۔ (مسلم)

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

الرِّيحُ مِنْ رَوحِ اللهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَبِالْعَذَابِ فَلَا تَسُبُّوهَا وَسَلُوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا وَعُوذُوا بِهِ مِنْ شَرِّهَا(شافعی ، سنن ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی)

ہوا اللہ کی رحمت ہے، وہ رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی۔ پس تم (اگر تمہیں اس سے کوئی نقصان پہنچے تو) اسے برا نہ کہو ہاں تم اللہ سے اس کی بھلائی طلب کرو، اللہ سے اس کے نقصان سے پناہ مانگو۔

<*> حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس ہوا پر لعنت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

لَا تَلْعَنُوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَأَنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ (ترمذی)

ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ تو (رحمت یا عذاب کے لیے) اللہ کی جانب سے مامور ہے اور جو آدمی کسی ایسی چیز پر لعنت کرتا ہے جو لعنت کی مستحق نہیں ہوتی تو وہ لعنت اسی لعنت کرنے والے پر لوٹ آتی ہے۔

<*> حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَبْصَرْنَا شَيْئًا مِنَ السَّمَاءِ تَعْنِي السَّحَابَ تَرَكَ عَمَلَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ وَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ فَإِنْ كَشَفَهُ حَمِدَ اللهَ وَإِن مطرَت قَالَ: اللَّهُمَّ سَقْيًا نَافِعًا (أَبُو دَاوُدَ-النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه)

رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جب آسمان سے گھٹا دیکھتے تو (مباح) کام کاج چھوڑ کر ادھر متوجہ ہو جاتے اور یہ دعا فرماتے اے اللہ! جو کچھ اس میں برائی ہو میں اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ (بغیر برسائے) آسمان کو صاف کر دیتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کی حمد بیان فرماتے اور اگر بارش شروع ہو جاتی تو یہ دعا فرماتے کہ اللہ! نفع دینے والا پانی برسا۔

گرج کی آواز

<*> حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ

كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ: اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ . أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

نبی کریم ﷺ جب گرج کی آواز سنتے ہیں یا آپ ﷺ کو بجلی کا گرنا معلوم ہوتا تو یہ دعا فرماتے ہیں۔ اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے نہ مار اور اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر اور ہمیں عافیت میں رکھ (یعنی ہمیں عافیت کی موت دے) پہلے اس کے (کہ تیرا عذاب نازل ہو)

بیمار پرسی

<*> حضرت بوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيض وفكوا العاني (بُخَارِيّ)

بھوکے (یعنی مضطر و مسکین اور فقیر) کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو (دشمن کی قید سے) چھڑاؤ (بخاری)

<*> حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا

حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدعْوَة وتشميت الْعَاطِسِ

(ایک) مسلمان کے (دوسرے) مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازہ کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا، چھینکنے والے کا جواب دینا۔ (بخاری)

<*> حضرت براءابن عازبؓ فرماتے ہیں کہ

أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيرِ

والْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لم يشرب فِيهَا فِي الْآخِرَة(رواه البخاری ومسلم)

نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا ہے اور سات چیزوں سے منع فرمایا ہے وہ یہ ہیں، بیمار کی عیادت کرنا، جنازہ کے ہمراہ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا، سلام کا جواب دینا، بلانے والے کی دعوت قبول کرنا، قسم کھانے والے کی قسم کو پورا کرنا اور مظلوم کی مدد کرنا۔

اور جن چیزوں سے منع فرمایا ہے وہ یہ ہیں سونے کی انگوٹھی پہننے سے، ریشم کے کپڑے پہننے سے، اطلس کے کپڑے استعمال کرنے سے، لاہی (دیباج) کے کپڑے پہننے سے، سرخ زین پوش استعمال کرنے سے، قسی کے کپڑے پہننے سے اور چاندی کے برتن استعمال کرنے سے۔ ایک روایت کے یہ الفاظ بھی ہیں کہ چاندی کے برتن میں پینے سے (بھی منع فرمایا ہے) کیونکہ جو شخص چاندی کے برتن میں دنیا میں پیئے گا آخرت میں اسے چاندی کے برتن میں پینا نصیب نہ ہو گا۔(بخاری ومسلم)

<*> حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ

إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسلم لَم يَزَل فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان جو اپنے کسی (بیمار) مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو (گویا) وہ بہشت کی میوہ خوری میں (مصروف) رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (عیادت سے) واپس نہ آجائے۔(مسلم)

موت کی آرزو اور تمنا

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يستعتب (بُخَارِيّ)

تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے (کیونکہ) اگر وہ (یعنی موت کی آرزو کرنے والا) نیکو کار ہے تو ہو سکتا ہے کہ (اس کی عمر دراز ہونے کی وجہ سے) اس کے نیک اعمال میں زیادتی ہو جائے اور اگر بدکار ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ (توبہ کر کے اور لوگوں کے حقوق ادا کر کے) اللہ رب العزت کی رضاو خوشنودی حاصل کر لے۔ (بخاری)

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ أَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهُ إِلَّا خيراً(مُسلم)

تم میں سے کوئی شخص نہ (تو دل سے) موت کی آرزو کرے اور (زبان سے) موت کی دعا مانگے قبل اس کے کہ اس کی موت آئے۔ کیونکہ انسان جب مر جاتا ہے تو (بھلائی کی زیادتی کے لئے) اس کی امیدیں منقطع ہو جاتی ہیں اور مؤمن کی عمر کی درازی اس کی بھلائی ہی میں زیادتی کرتی ہے۔

اللہ سے ملاقات کا شوق

<*> حضرت عبادہ بن صامت راوی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا

مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ» فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ: إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ: «لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حضر بشر بِعَذَاب الله وعقوبته فَلَيْسَ شَيْء أكره إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ الله لقاءه

جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا ہے (یہ سن کر) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یا آپ ﷺ کی

ازواج مطہرات میں سے کسی اور زوجہ مطہرہ نے عرض کیا کہ ہم تو موت کو ناپسند کرتے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا (یہ مراد) نہیں بلکہ (مراد یہ ہے کہ) جب مؤمن کی موت آتی ہے تو اس بات کی خوشخبری دی جاتی ہے کہ خدا اس سے راضی ہے اور اسے بزرگ رکھتا ہے چنانچہ وہ اس چیز سے جو اس کے آگے آنے والی ہے (یعنی اللہ کے ہاں اپنے اس فضیلت و مرتبہ سے) زیادہ کسی چیز (یعنی دنیا اور دنیا کی چمک دمک) کو محبوب نہیں رکھتا، اس لیے بندہ مؤمن اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور جب کافر کو موت آتی ہے تو اسے (قبر میں) خدا کے عذاب اور (دوزخ کی سخت ترین) سزا کی خبر دی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ اس چیز سے جو اس کے آگے آنے والی ہے (یعنی عذاب و سزا) سے زیادہ کسی اور چیز کو ناپسند نہیں کرتا اس لیے وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے (یعنی اسے اپنی رحمت اور مزید نعمت سے دور رکھتا ہے) بخاری)

قریب الموت کو کلمہ کی تلقین

<*> حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا

لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ(مُسْلِمٌ)

جو لوگ قریب المرگ ہوں انہیں (کلمہ) لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو (مسلم)

<*> حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا

إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَو الْمَيِّت فَقولُوا خيرا فَإِن الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ مُسْلِمٌ

جب تم کسی مریض کے پاس یا قریب المرگ کے پاس جاؤ تو منہ سے خیر و بھلائی کے کلمات نکالو کیونکہ تمہاری زبان سے جو کچھ نکلتا ہے (خواہ دعائے خیر و بھلائی ہو یا دعا شر و بد) فرشتے آمین کہتے ہیں۔

کلمات خیر کی ادائیگی

<*> حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ

دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَة قد شَقَّ بَصَرَهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ: لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيرٍ فَإِن الْمَلَائِكَة يُؤمنُونَ على ماتقولون ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَأَفْسِحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ (مُسلم)

رسول کریم ﷺ (میرے پہلے شوہر) حضرت ابو سلمہ کے پاس اس وقت تشریف لائے جب کہ ان کی آنکھیں پتھرا گئیں تھیں چنانچہ آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں کو بند کیا اور فرمایا کہ جب روح قبض کی جاتی ہے تو اس کے ساتھ بینائی بھی چلی جاتی ہے۔ ابو سلمہ کے اہل بیت (یہ سن کر) سمجھ گئے کہ ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا چنانچہ وہ سب رونے، چلانے لگے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنے نفسوں کے بارہ میں خیر و بھلائی ہی کی دعا کرو (یعنی واویلا اور بد دعا نہ کرو) کیونکہ تم (بری یا بھلی) جس دعا کے بھی الفاظ اپنے منہ سے نکالتے ہو اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ دعا ارشاد فرمائی۔

(اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَأَفْسِحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ)۔

اے اللہ ابو سلمہ کو بخش دے اور اس کا مرتبہ بلند فرما ان لوگوں میں جو سیدھی راہ دکھائے گئے ہیں اور اس کے پسماند گان کا جو باقی رہے ہوئے لوگوں میں ہیں کارساز بن جا اور اے دونوں جہاں کے پروردگار! ہمیں اور اس کو بخش دے اور اس کی قبر میں کشادگی کر اور اس کے لیے قبر کو منور فرمادے۔ آمین۔

☆☆☆☆

میت کے غسل کا پانی

<*> حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ

دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكِ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذناه فَأَلْقى إِلَيْنَا حقوه وَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ»وَفِي رِوَايَةٍ: اغْسِلْنَهَا وِتْرًا: ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَضَفَّرْنَا شَعَرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ فألقيناها خلفهَا (بخاری ومسلم)

ہمارے پاس رسول کریم ﷺ تشریف لائے جب کہ ہم آپ کی بیٹی (حضرت زینب رضی اللہ عنہ) کو نہلا رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا تم تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ اور اگر مناسب سمجھو (یعنی ضرورت ہو تو اس سے بھی زیادہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے (یعنی بیری کے پانی میں جوش دے کر اس پانی سے نہلاؤ (کیونکہ بیری کے پتوں کے جوش دیئے ہوئے پانی سے بہت زیادہ پاکی اور صفائی حاصل ہوتی ہے) اور آخری مرتبہ میں کافور یا یہ فرمایا کہ کافور کا کچھ حصہ (پانی میں) ڈال دینا۔

اور جب تم (نہلانے سے) فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر دینا، چنانچہ جب ہم فارغ ہو گئے تو آنحضرت ﷺ کو اطلاع دی گئی، آپ نے اپنا تہ بند ہماری طرف بڑھا دیا اور فرمایا کہ اس تہ بند کو اس کے بدن سے لگا دو (یعنی اس تہ بند کو اس طرف کفن کے نیچے رکھ دو کہ وہ زینب کے بدن سے لگا رہے)

اور ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسے طاق یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار غسل دو اور غسل اس کی دائیں طرف سے اور اس کے اعضاء وضو سے شروع کرو۔ حضرت ام عطیہ فرماتی ہیں کہ ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھ کر ان کے پیچھے ڈال دیں۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا کفن مبارک

<*> حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَّةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ(بخاری ومسلم)

رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تین کپڑوں میں کفنائے گئے تھے جو سفید یمنی اور سحول کی بنی ہوئی روئی کے تھے، نہ ان میں (سیاہوا) کرتہ تھا نہ پگڑی تھی۔

جب کہ حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ کفن میں تین کپڑے ہونے چاہئیں ا۔ ازار یعنی لنگی ۲۔ قمیص یعنی کفن ۳۔ لفافہ یعنی پوٹ کی چادر۔ لہٰذا حدیث میں قمیص کی جو نفی فرمائی گئی ہے اس کی تاویل حنفیہ یہ کرتے ہیں کہ سیاہوا قمیص نہیں تھا بلکہ بغیر سیاہوا قمیص تھا جس کو کفنی کہا جاتا ہے۔ سحولیہ سحول کی طرف منسوب ہے اور سحول یمن کی ایک بستی کا نام ہے۔

تجہیز و تکفین میں جلدی کا حکم

<*> حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا

أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ سِوَى ذَلِكَ فشر تضعونه عَن رقابك (بخاری ومسلم)

جنازہ لے کر جلدی چلو، کیونکہ اگر وہ جنازہ نیک (آدمی کا) ہے تو (اس کے لیے) بھلائی ہے لہٰذا اسے نیکی و بھلائی کی طرف (جلد) پہنچا دو اور اگر وہ ایسا نہیں ہے تو برا ہے لہٰذا اسے (جلد سے جلد) اپنی گردنوں سے اتار کر رکھ دو۔

میت زبان حال سے کیا کہتی ہے؟

<*> حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا

إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَت لأَهْلهَا: يَا وَيْلَهَا أَين يذهبون

بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَو سمع الْإِنْسَان لصعق
جب جنازہ تیار کیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ جنازہ نیک بخت (آدمی کا) ہوتا ہے تو اپنے لوگوں سے کہتا ہے کہ (مجھے میری منزل کی طرف) جلد لے چلو اور اگر بدبخت (آدمی کا) جنازہ ہوتا ہے تو اپنے لوگوں سے کہتا ہے کہ ہائے افسوس! مجھے کہاں لئے جاتے ہو! جنازہ کی اس آواز کو سوائے انسان کے ہر چیز سن سکتی ہے، اگر انسان اس آواز کو سن لے تو بے ہوش ہو کر گر پڑے یا مر جائے۔(بخاری)

میت کے لیے دعا

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا. اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ. اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ(أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ)
جب نبی کریم ﷺ جنازے کی نماز پڑھتے تو یہ دعا کرتے تھے، اے اللہ! ہمارے زندہ کو معاف کر دے، ہمارے مردہ کو معاف کر دے، ہمارے حاضر کو معاف کر دے، ہمارے غائب کو معاف کر دے، ہمارے چھوٹے کو معاف کر دے، ہمارے مرد کو معاف کر دے، ہماری عورت کو معاف کر دے، اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھیے اور ہم میں سے جسے تو موت دے اسے ایمان پر موت دے، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما، اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈالیے۔

مرنے والے کے ورثاء کو صبر کی تلقین

<*> حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ

أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ: إِنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَأْتِنَا. فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جبل وَأَبِي بن كَعْب وَزيد ابْن ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ. فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا؟ فَقَالَ: هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ. فَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاء

نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی (حضرت زینب) نے آپ ﷺ کے پاس کسی کے ذریعہ سے یہ پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا دم توڑ رہا ہے اس لیے آپ ﷺ میرے پاس تشریف لے آیئے۔ آنحضرت ﷺ نے (اس کے جواب میں) سلام کے بعد کہلا بھیجا کہ جو چیز خدا نے لے لی وہ بھی اسی کی تھی اور جو چیز اس نے دے رکھی ہے وہ بھی اسی کی ہے اور اس کے نزدیک ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، حضرت زینب نے دوبارہ آدمی بھیجا اور انہوں نے آنحضرت ﷺ کو قسم دی کہ ضرور ہی تشریف لایئے چنانچہ آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے حضرت سعد بن عبادہ حضرت معاذ بن جبل حضرت ابی بن کعب حضرت زید بن ثابت اور صحابہ میں سے دوسرے لوگ آپ ﷺ کے ساتھ ہو لئے جب آپ ﷺ صاحبزادی کے ہاں پہنچے تو بچہ آپ کی گود میں دے دیا گیا جو جان کنی کی حالت میں تھا اسے دیکھ کر آنحضرت ﷺ کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں حضرت سعد نے کہا کہ یارسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ رحمت ہے جسے اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا فرمایا ہے اچھی طرح سن لو کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے صرف انہیں لوگوں پر رحمت یعنی مہربانی کرتا ہے جو جذبہ ترحم رکھنے والے ہیں۔

میت پر ماتم کرنا حرام

<*> حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا

لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

وہ شخص ہمارے راستے پر چلنے والوں میں سے نہیں ہے جو رخساروں کو پیٹے، گریبان چاک کرے اور ایام جاہلیت کی طرح آواز بلند کرے (یعنی رونے کے وقت زبان سے ایسے الفاظ اور ایسی آواز نکالے جو شرعا ممنوع ہے جیسے نوحہ یاواویلا کرناوغیرہ وغیرہ۔

میت پر چیخنا اور چلانا

<*> حضرت ابی بردہ کہتے ہیں

أُغمي على أبي مُوسَى فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ تَصِيحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: أَلَمْ تَعْلَمِي؟ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ (بخاری)

(ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ بے ہوش ہو گئے تو ان کی عورت ام عبداللہ چلا چلا کر رونے لگی جب حضرت ابوموسیٰ کو ہوش آیا تو انہوں نے کہا کہ کیا تمہیں نہیں معلوم؟ کہ چلا چلا کر رونا کتنا برا ہے چنانچہ راوی کہتے ہیں کہ پھر ابوموسیٰ ان سے یہ حدیث بیان کرنے لگے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میں اس شخص سے بیزار ہوں جو مصیبت و حادثہ کے وقت سر کے بال منڈائے چلا چلا کر روئے اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔

<*> حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ. فَقَالَ: «إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى (بخاری ومسلم)

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے قریب چلا چلا کر رورہی تھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا خدا کے عذاب سے ڈرو! (یعنی نوحہ نہ کرو ورنہ عذاب میں مبتلا کی

جاؤ گی) اور صبر کرو! اس عورت نے آنحضرت ﷺ کو پہچانا نہیں آپ کا ارشاد سن کر کہنے لگی کہ میرے پاس سے دور ہٹو، تم میرا غم کیا جانو کیونکہ تم میری مصیبت میں گرفتار نہیں ہوئے ہو۔ (جب آنحضرت ﷺ وہاں سے چلے آئے) تو اسے بتایا گیا کہ یہ نبی کریم ﷺ تھے (پھر کیا تھا) وہ (بھاگی ہوئی) آنحضرت ﷺ کے در دولت پر حاضر ہوئی اسے دروازہ پر کوئی دربان و پہرہ دار نہیں ملا (جیسا کہ بادشاہوں اور امیروں کے دروازوں پر دربان و پہرہ دار ہوتے ہیں (پھر اس نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ میری گستاخی معاف فرمایئے) میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ صبر تو وہی کہلائے گا جو ابتداء مصیبت میں ہو۔

زمانہ جاہلیت کی چار باتیں

<*> حضرت ابومالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ: الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ: النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قطران وَدرع من جرب (مُسلم)

زمانہ جاہلیت کی چار باتیں ایسی ہیں جنہیں میری امت کے (کچھ) لوگ نہیں چھوڑیں گے۔ ۱۔ حسب پر فخر کرنا، ۲۔ نسب پر طعن کرنا۔ ۳۔ ستاروں کے ذریعہ پانی مانگنا۔ ۴۔ نوحہ کرنا، نیز آپ ﷺ نے فرمایا: نوحہ کرنے والی عورت نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہیں کی تو وہ قیامت کے دن اس حال میں کھڑی کی جائے گی کہ اس کے جسم پر قطران اور خارش کا کرتا ہو گا۔

زیارتِ قبور

<*> حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِي فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تشربُوا مُسكرا (مُسلم)

پہلے میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا مگر اب تم قبروں کی زیارت کر لیا کرو، اسی طرح قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا اور اب تم جب چاہو اسے کھاؤ نیز میں نے نبیذ کو سوائے مشک کے دوسرے برتنوں میں رکھ کر پینے سے منع کیا تھا اب تم جن برتنوں میں چاہو سب میں پی لیا کرو لیکن نشہ کی کوئی چیز کبھی نہ پینا۔

قبرستان جانے کے آداب

<*> حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ (مُسْلِمٌ)

رسول کریم ﷺ مسلمانوں کو سکھایا کرتے تھے کہ وہ جب قبرستان جائیں تو وہاں یہ کہیں

(السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ)مسلم)

سلامتی ہو تم پر اے گھر والے مومنین و مسلمین سے! یقیناً ہم بھی اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تم سے ضرور ملیں گے ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے عافیت یعنی مکروہات سے نجات مانگے ہیں۔

ہر جمعہ کو قبر والدین کی زیارت کا اجر

<*> نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا:

مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا(شعب الْإِيمَان)

جو شخص ہر جمعہ کے روز یا ہفتہ میں کسی بھی دن اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کی قبر پر جائے اور وہاں ان کے لیے دعائے مغفرت و ایصال ثواب کرے تو اس کی مغفرت کی جاتی ہے اور اسے نامہ اعمال میں اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم لَعَنَ زَوَّارَاتَ الْقُبُورِ.

نبی کریم ﷺ نے قبروں پر جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔(مسند احمد، ترمذی)

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ و جبينه وظهره كلما بردت أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْإِبِلُ؟ قَالَ: وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا كَانَت لَا يفقد مِنْهَا فصيلا وَاحِدًا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أولاها رد عَلَيْهِ أخراها فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّار قيل: يَا رَسُول الله فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ: وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ. قِيلَ: يَا رَسُول الله فالخيل؟ قَالَ: الْخَيل ثَلَاثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ

وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ. فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ. وَأَمَّا الَّتِي لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ. وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ الله لأهل الْإِسْلَام فِي مرج أَو رَوْضَة فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وأوراثها حَسَنَاتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ " قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْحُمُرُ؟ قَالَ: " مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) الزلزلة. (مُسلم)

جو شخص سونے اور چاندی (کے نصاب) کا مالک ہو اور اس کا حق یعنی زکوۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کے تختے بنائے جائیں گے (یعنی تختے تو سونے اور چاندی کے ہوں گے مگر انہیں آگ میں اس قدر گرم کیا جائے گا کہ گویا وہ آگ ہی کے تختے ہوں گے اسی لئے آپ نے آگے فرمایا کہ وہ تختے دوزخ کی آگ میں گرم کیے جائیں گے اور ان تختوں سے اس شخص کے پہلو، اس کی پیشانی اور اس کی پیٹھ داغی جائے گی۔

پھر ان تختوں کو (اس بدن سے) جدا کیا جائے اور آگ میں گرم کر کے پھر لایا جائے گا (یعنی جب وہ تختے ٹھنڈے ہو جائیں گے تو انہیں دوبارہ گرم کرنے کے لیے آگ میں ڈالا جائے گا اور وہاں سے نکال کر اس شخص کے بدن کو داغا جائے گا) اور اس دن کی مقدار کہ جس میں یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا پچاس ہزار سال کی ہو گی یہاں تک کہ بندوں کا حساب کتاب ختم ہو جائے گا اور وہ شخص جنت یا دوزخ کی طرف اپنی راہ دیکھے گا۔

صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ عذاب تو نقدی یعنی سونے چاندی کے بارے میں ہو گا اونٹ کی زکوۃ نہ دینے والوں کا کیا حشر ہو گا؟ آپ نے فرمایا جو شخص اونٹ کا مالک ہو اور اس کا حق یعنی زکوۃ ادا نہ کرے، اور اونٹوں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ جس روز انہیں پانی پلایا جائے ان کا دودھ دوہا جائے تو قیامت کے دن اس شخص کو اونٹوں کے سامنے ہموار میدان میں منہ کے بل اوندھا ڈال دیا جائے گا اور اس کے سارے اونٹ گنتی اور مٹاپے میں پورے ہوں گے مالک ان میں سے ایک بچہ بھی کم نہ پائے گا یعنی اس شخص کے سب اونٹ وہاں موجود ہوں گے۔

حتی کہ اونٹوں کے سب بچے بھی ان کے ساتھ ہوں گے پھر یہ کہ وہ اونت خوب فربہ اور موٹے تازے ہوں گے تا کہ اپنے مالک کو روندتے وقت خوب تکلیف پہنچائیں چنانچہ وہ اونٹ اس شخص کو اپنے پیروں سے کچلیں گے اور اپنے دانتوں سے کاٹیں گے جب ان اونٹوں کی جماعت روند کچل اور کاٹ کر چلی جائے تو دوسری جماعت آئے گی یعنی اونٹوں کی قطار روند کچل کر چلی جائے گی تو اس کے پیچھے دوسری قطار آئے گی اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہے گا اور جس دن یہ ہو گا اس دن کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہو گی یہاں تک کہ بندوں کا حساب کتاب کر دیا جائے گا اور وہ شخص جنت یا دوزخ کی طرف اپنی راہ دیکھے گا۔

صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! گائے اور بکریوں کے مالک کا کیا حل ہو گا؟ آپ نے فرمایا جو شخص گائیوں اور بکریوں کا مالک ہو اور ان کا حق یعنی زکوۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اسے ہموار میدان میں اوندھے منہ ڈال دیا جائے گا اور اس کی گایوں اور بکریوں کو وہاں لایا جائے گا جن میں سے کچھ کم نہیں ہو گا ان میں سے کسی گائے بکری کے سینگ نہ مڑے ہوں گے نہ ٹوٹے ہوں گے اور نہ وہ منڈی یعنی بلا سینگ ہوں گی یعنی ان سب کے سروں پر سینگ ہوں گے نہ ٹوٹے ہوں گے اور سالم ہوں گے۔

تا کہ وہ اپنے سینگوں سے خوب مار سکیں چنانچہ وہ گائیں اور بکریاں اپنے سینگوں سے اپنے مالک کو ماریں گی اور اپنے کھروں سے کچلیں گی اور جب ایک قطار اسے مار کچل کر چلی جائے گی تو دوسری قطار آئے گی اور اپنا کام شروع کر دے گی اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا اور جس دن یہ ہو گا اس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہو گی یہاں تک کہ بندوں کا حساب کتاب کیا جائے گا اور وہ شخص جنت یا دوزخ کی طرف اپنی راہ دیکھے گا۔

صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! گھوڑوں کے بارہ میں کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ گھوڑے جو آدمی کے لیے گناہ کا سبب ہوتے ہیں اس شخص کے گھوڑے جنہیں اس کے مالک اظہار فخر و غرور اور مال دار اور ریاء کے لیے اور مسلمانوں سے دشمنی کے واسطے باندھے۔

چنانچہ وہ گھوڑے اپنے مالک کے لیے گناہ کا سبب بنتے ہیں اور وہ گھوڑے جو آدمی کے لیے پردہ ہوتے ہیں اس شخص کے گھوڑے ہیں جنہیں اس کے مالک نے خدا کی راہ میں کام لینے کے لیے باندھا اور ان کی پیٹھ اور ان کی گردن کے بارہ میں وہ خدا کے حق کو نہیں بھولا چنانچہ وہ گھوڑے اپنے مالک کے لیے پردہ ہیں اور وہ گھوڑے جو آدمی کے لیے ثواب کا سبب و ذریعہ بنتے ہیں اس شخص کے گھوڑے ہیں جنہیں ان کا مالک خدا کی راہ میں لڑنے کے لیے مسلمانوں کے واسطے باندھے اور چراگاہ و سبزہ میں رکھے۔

چنانچہ جب وہ گھوڑے چراگاہ و سبزہ سے کچھ کھاتے ہیں تو جو کچھ انہوں نے کھایا یعنی گھاس وغیرہ کی تعداد کے بقدر اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں یہاں تک کہ ان گھوڑوں کی لید اور ان کے پیشاب کے بقدر بھی اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں کیونکہ لید اور پیشاب بھی گھوڑے کی زندگی کا باعث ہیں اور گھوڑے رسی توڑ کر ایک یا دو میدان دوڑتے پھرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے قدموں کے نشانات اور ان کی لید جو وہ اس دوڑنے کی حالت میں کرتے ہیں کی تعداد کے برابر اس شخص کے لیے نیکیاں لکھتا ہے۔

اور جب وہ شخص ان گھوڑوں کو نہر پر پانی پلانے کے لیے لے جاتا ہے اور وہ نہر سے پانی پیتے ہیں اگرچہ مالک کا ارادہ ان کو پانی پلانے کا نہ ہو، اللہ تعالیٰ گھوڑوں کے پانی پینے کے بقدر اس شخص کے لیے نیکیاں لکھتا ہے۔

صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اچھا گدھوں کے بارہ میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا گدھوں کے بارہ میں مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں ہوا لیکن تمام نیکیوں اور اعمال کے بارہ میں یہ آیت جامع ہے

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَه وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَه(الزلزلۃ)

یعنی جو شخص ایک ذرہ کے برابر نیکی کا عمل کرے گا اسے دیکھے گا اور جو شخص ایک ذرہ کے برابر برائی کا عمل کرے گا اسے دیکھے گا۔ (یعنی مثلاً کوئی شخص کسی دوسرے کو نیک کام کے لیے جانے کے واسطے اپنا گدھا دے گا تو ثواب پائے گا اور اگر برے کام کے لیے دے گا تو گناہگار ہوگا)

<*> حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا

مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَأْخُذ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بشدقيه يَقُولُ: أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هَذِه الْآيَة: (وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ من فَضله)إِلَى آخر الْآيَة.

جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال و زر دیا اور اس نے اس کی زکوۃ ادا نہیں کی تو قیامت کے دن اس کا مال و زر گنجے سانپ کی شکل میں تبدیل کیا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے پھر وہ سانپ اس شخص کے گلے میں بطور طوق ڈالا جائے گا اور وہ سانپ اس شخص کی دونوں باچھیں پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں تیرا مال ہوں، تیرا خزانہ ہوں اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی (وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ) آل عمران:

۱۸۰) وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں یہ گمان نہ کریں اس چیز میں جو انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دی ہے۔ (بخاری)

گنجے سانپ کا مطلب یہ ہے کہ اس کے سر پر بال نہیں ہوں گے اور یہ گنجا پن سانپ کے بہت زیادہ زہریلا اور دراز عمر ہونے کی علامت ہے۔

<*> حضرت ابوذرؓ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أَتَى بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أعظم مَا يكون وَأَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاس (بخاری)

جس شخص کے پاس اونٹ یا گائے یا بکریاں ہوں اور وہ ان کا حق یعنی زکوۃ نہ دے تو کل قیامت کے دن اس کے وہ مویشی اس حال میں لائے جائیں گے کہ بہت بڑے بڑے اور فربہ شکل میں ہوں گے اور پھر وہ اس شخص کو اپنے پیروں سے روندیں کچلیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے۔

جب اسے مار کر کچل کر آخری جماعت چلی جائے گی تو پھر پہلی جماعت لائی جائے گی یعنی اسی طرح سب جانور پھر پلٹ کر روندیں گے اور ماریں گے یہ سلسلہ ایسے ہی وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ لوگوں کا حساب کتاب لے کر ان کا فیصلہ نہ کر دیا جائے گا۔

صدقۂ فطر کا حکم

<*> حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ

فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاس إِلَى الصَّلَاة (بخاری)

رسول کریم ﷺ نے مسلمانوں میں سے ہر غلام، آزاد، مرد، عورت اور چھوٹے بڑے پر زکوۃ فطر (صدق فطر) کے طور پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض قرار دیا ہے نیز

آپ ﷺ نے صدقہ فطر کے بارے میں یہ بھی حکم فرمایا ہے کہ وہ لوگوں کو عید الفطر کی نماز کے لیے جانے سے پہلے دے دیا جائے۔

محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کے لیے صدقہ

<*> حضرت عبد المطلب بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

إن هَذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ

یہ صدقات یعنی زکوۃ تو انسانوں کے میل ہیں، صدقہ نہ تو محمد (ﷺ) کے لیے حلال ہے اور نہ آل محمد (بنی ہاشم) کے لیے حلال ہے۔ مسلم)

زکوۃ کی تملیک کرنے کا طریقہ

<*> حضرت عطاء بن یسارؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ: لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِغَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِينٌ فَتَصَدَّقَ عَلَى الْمِسْكِينِ فَأَهْدَى الْمِسْكِين للغني (رَوَاهُ مَالك وَأَبُو دَاوُد)

کسی مالدار کے لیے صدقہ (زکوۃ) لینا جائز نہیں ہے، مگر پانچ طرح کے لوگ زکوۃ استعمال کر سکتے ہیں، ایک مجاہد فی سبیل اللہ، دوسرا زکوۃ وصول کرنے والا، تیسرا وہ شخص جو کسی کے قرض کا ذمہ دار بنا ہو، چوتھا وہ شخص جس نے کسی فقیر سے مال زکوۃ خرید لیا ہو، پانچواں وہ آدمی کہ اس کے پڑوس میں کوئی مسکین آدمی ہو اور وہ اس مسکین کو زکوۃ دے پھر مسکین وہ زکوۃ مالدار آدمی کو ہدیہ کر دے۔

مال بڑھانے کے لیے سوال

<*> حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ أَو لِيَسْتَكْثِرَ

جو شخص محض اضافہ ٔمال کی خاطر لوگوں کے مال میں سے کچھ مانگتا ہے تو وہ گویا آگ کا انگارا مانگتا ہے اب وہ چاہے کم مانگے یا زیادہ مانگے۔(مسلم)

اضافہ مال کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی احتیاج و ضرورت کی بناء پر نہیں بلکہ محض اس لیے لوگوں کے آگے دستِ سوال دراز کرتا ہے تاکہ اس کا مال زیادہ ہو جائے۔

آگ کے انگارے سے مراد دوزخ کا انگارہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جو اپنی حاجت پوری کرنے کے لئے نہیں بلکہ محض اضافہ ٔمال کی خاطر کسی سے کچھ مانگتا ہے تو وہ اپنی اس ہوسناکی اور حرص و طمع کی وجہ سے دوزخ کی آگ میں ڈالا جائے گا۔ کم یا زیادہ آپ ﷺ نے بطور تنبیہ ارشاد فرمایا اس کی وضاحت یہ ہے کہ بلا ضرورت لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانا دنیاوی اور اخروی اعتبار سے بہر صورت نقصان دہ اور باعث ذلت و رسوائی ہے خواہ وہ کسی حقیر و کمتر چیز کے لیے ہاتھ پھیلائے خواہ کسی قیمتی اور اعلیٰ چیز کے لیے دست سوال دراز کرے۔

پیشہ ور گداگر کا انجام

<*> حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحم

جو شخص ہمیشہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتا رہے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں ہو گا کہ اس کے منہ پر گوشت کی بوٹی نہ ہو گی۔(بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ جو لوگ بلا ضرورت محض پیشے کے طور پر بھیک مانگنے اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھرتے ہیں وہ قیامت کے روز میدان حشر میں ذلیل و رسوا کر کے لائے جائیں گے یا حقیقتاً ان کا یہ حال ہو گا کہ ان کی اس برائی اور غلط فعل کی سزا کے طور پر ان کے منہ پر گوشت نہیں ہو گا اس طرح وہ لوگ میدان حشر میں مخلوق خدا کے درمیان یہ کہہ کر بے آبرو و رسوا کیے جائیں کہ یہ دنیا میں بھیک مانگتے پھرا کرتے تھے، آج انہیں اس کی یہ سزا مل رہی ہے۔

خرچ کرنے والے کے لیے فرشتوں کی دعا

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللَّهُمَّ أطع مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تلف

روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک فرشتہ تو سخی کے لیے یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرمایعنی جو شخص جائز جگہ اپنا مال خرچ کرتا ہے اس کو بہت زیادہ بدلہ عطا فرما بایں طور کہ یا تو دنیا میں اسے خرچ کرنے سے کہیں زیادہ مال دے دے یا آخرت میں اجر و ثواب عطا فرما اور دوسرا فرشتہ بخیل کے لیے بد دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! بخیل کو تلف (نقصان) دے اور یعنی جو شخص مال و دولت جمع کرتا ہے اور جائز جگہ خرچ نہیں کرتا بلکہ بے محل اور بے مصرف خرچ کرتا ہے تو اس کا مال تلف و ضائع کردے۔ (بخاری و مسلم)

گن کر خرچ کرنے والے کو گن کر دیا جائے گا

<*> حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

أَنَفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ (بخاری ومسلم)

جس جگہ مال خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہو وہاں اپنا مال خرچ کرو اور یہ شمار نہ کرو کہ کتنا خرچ کروں اور کیا خرچ کروں نہیں تو اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں شمار کرے گا (یعنی اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارے مال میں برکت ختم کر کے تمہارا رزق کم کر دے گا بایں طور کہ اسے ایک معدود و محدود چیز کی مانند کر دے گا یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے مال و زر کے بارے میں تم سے محاسبہ کرے گا اور جو مال تمہاری حاجت و ضرورت سے زائد ہو اسے حاجت مندوں سے روک کر نہ رکھو نہیں تو اللہ تعالیٰ تمہارے حق میں اپنی زائد عطاء

وبخشش روک لے گا، نیز یہ کہ تم سے جو کچھ بھی ہو سکے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے رہو۔

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ سے روایت کی ہے کہ

أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ (بخاری ومسلم)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے اولاد آدم میری راہ میں اپنا مال خرچ کر میں تیرے اوپر خرچ کروں گا۔

اللہ کی سخت آزمائش

<*> حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ ثَلَاثَة فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَص وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَص فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ - أَوْ قَالَ الْبَقر شكّ إِسْحَق إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَص أَوِ الْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ: فَأتى الْأَقْرَع فَقَالَ أَي شَيْء أحب إِلَيْك قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ . قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ: فَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ . قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ شَاة والدا فأنتج هَذَانِ وَولد هَذَا قَالَ فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ ۔الَ: ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ

مِسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحسن وَالْجلد الْحسن وَالْمَال بَعِيرًا أتبلغ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحُقُوق كَثِيرَة فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ مَالًا فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ . قَالَ: وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ . قَالَ: وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللَّهِ لَا أجهدك الْيَوْم شَيْئا أَخَذْتَهُ لِلَّهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فقد رَضِي عَنْك وَسخط على صاحبيك

بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے، ان میں ایک ابرص (دھبوں والی بیماری) دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا تھا، اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمائش میں ڈالنے کا ارادہ کیا، اس کے بعد ان کی طرف اپنا ایک فرشتہ بھیجا، پہلے وہ ابرص کے پاس آیا، اس سے پوچھا تجھے کون سی چیز زیادہ محبوب ہے ؟ اس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی چمڑی، یہ چیز مجھ سے چھن چکی ہے، لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ اس فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کا رنگ اور اس کی چمڑی درست ہو گئی، اسے اچھا رنگ اور اچھی چمڑی دے دی گئی، فرشتے نے پوچھا کہ تجھے کون سا مال پسند ہے، اس نے کہا کہ اونٹ یا گائے، ابرص یا گنجے میں سے کسی ایک نے کہا اونٹ پسند ہے، دوسرے نے کہا گائے پسند ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اسے گابھن اونٹنی دی گئی اور اس کے لیے برکت کی دعا کی۔

راوی کہتے ہیں پھر وہ گنجے کے پاس آیا، اس سے پوچھا کہ تجھے کون سی چیز پسند ہے ؟ اس نے کہا کہ مجھے اچھے بال پسند ہیں، جب کہ میرے بال ختم ہو گئے ہیں، جس کی وجہ سے

لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں، فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اسے اچھے بال دے دیے گئے، اس نے پوچھا کہ تجھے کون سا مال پسند ہے ؟ اس نے کہا: گائے پسند ہے، چنانچہ اسے ایک گابھن اونٹنی دے دی گئی، اور کہا کہ اللہ تعالیٰ اس میں تجھے برکت دے۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا، اس سے پوچھا تجھے کون سی چیز زیادہ محبوب ہے ؟ اس نے کہا کہ مجھے یہ پسند ہے کہ اللہ مجھے میری نظر لوٹا دے تاکہ اس سے میں لوگوں کو دیکھ سکوں، فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اللہ نے اس کی نظر لوٹا دی، اس نے اس سے پوچھا تجھے کون سا مال پسند ہے ؟

اس نے کہا کہ مجھے بکری پسند ہے، چنانچہ اسے بچے دینے والی بکری دی گئی، چنانچہ ان جانوروں نے بچے جنے، ایک کے لیے اونٹوں کی وادی بھر گئی، ایک کے لیے گائیوں کی وادی بھر گئی، ایک کے لیے بکریوں کی وادی بھر گئی، پھر فرشتہ ابرص کے پاس اس جیسی صورت اور شکل میں آیا، اس سے کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں میرا ذریعۂ سفر کٹ گیا ہے، آج میرا پہنچنا آپ پر یا اللہ پر موقوف ہے، میں آپ سے اس ذات کا نام لے کر ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس نے آپ کو خوبصورت رنگ اور خوبصورت چمڑی دی ہے اور مال دیا ہے، تاکہ میں اپنا سفر مکمل کر سکوں۔

اس نے کہا کہ حقوق اور بھی بہت ہیں، فرشتے نے اسے کہا کہ میرا خیال ہے کہ میں آپ کو جانتا ہوں، کیا آپ ابرص نہیں تھے ؟ جس سے لوگوں کو گھن آتی تھی ، تو فقیر تھا، اللہ نے تجھے مال دیا، اس نے کہا کہ میں تو نسلاً بعد نسل مالدار چلا آرہا ہوں ، فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے اسی طرح کر دے جس طرح تو تھا۔

راوی کہتے ہیں کہ فرشتہ گنجے کے پاس اسی شکل وصورت میں آیا، اسے اسی طرح کہا جس طرح ابرص کو کہا تھا، اس نے بھی ابرص کی طرح کا جواب دیا، فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے اسی طرح کر دے جس طرح تو تھا۔ فرشتہ اندھے کے پاس اسی کی

شکل و صورت میں آیا، اسے کہنے لگا کہ میں مسکین آدمی ہوں، مسافر ہوں، میر اسامان سفر ختم ہو گیا ہے، آج میرے سفر کی تکمیل یا تو آپ کی وجہ سے ہے یا اللہ کوئی انتظام کر دے، میں اس ذات کے نام سے تجھ سے ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جس نے تیری نگاہ واپس کی، تا کہ اپنے سفر کو مکمل کر سکوں، اندھے نے کہا کہ واقعی میں اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے میری نظر واپس کر دی، اس لیے تو جو چاہتا ہے وہ لے لے اور جتنا چھوڑنا چاہتا ہے اتنا چھوڑ دے، اللہ کی قسم آج میں کوئی مزاحمت نہیں کروں گا جو تو اللہ کے لیے لے گا، فرشتے نے کہا کہ اپنا مال رہنے دو صرف تم لوگ آزمائے گئے ہو، اللہ تجھ سے راضی ہو گیا ہے اور تیرے دوستوں سے ناراض ہو گیا ہے۔

لیلۃ القدر

<*> حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ِاذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيل عَلَيْهِ السَّلَام فِي كُبْكُبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّونَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهَى بِهِمْ مَلَائِكَتَهُ فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِي مَا جَزَاءُ أَجِيرٍ وَفَّى عَمَلَهُ؟ قَالُوا: رَبَّنَا جَزَاؤُهُ أَنْ يُوَفَّى أَجْرَهُ. قَالَ: مَلَائِكَتِي عَبِيدِي وَإِمَائِي قَضَوْا فَرِيضَتِي عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوا يَعُجُّونَ إِلَى الدُّعَاءِ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لأجيبنهم. فَيَقُول: ارْجعُوا فقد غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ. قَالَ: فَيَرْجِعُونَ مَغْفُورًا لَهُمْ،رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت میں اترتے ہیں، ہر کھڑے یا بیٹھے بندے پر سلام کرتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہوتا ہے، جب ان کی عید کا دن ہوتا ہے یعنی عید الفطر کا دن، تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں، پھر فرماتے ہیں، اے میرے فرشتو! اس مزدور کی مزدوری کیا ہے جس

نے اپنا کام پورا کر لیا ہے ؟ فرشتے کہتے ہیں، اے ہمارے پرودگار! اس کی مزدوری یہ ہے کہ اسے پورا اجر دیا جائے، اللہ فرماتے ہیں، میرے فرشتو! میرے بندے اور میری بندی نے اپنا فرض پورا کیا ہے پھر وہ دعا کرنے کے لیے باہر نکلے ہیں، مجھے میری عزت، میرے جلال، میرے کرم، میری بلندی، اور میرے بلند مقام کی قسم ہے کہ میں ان کی دعا ضرور قبول کروں گا، پھر فرماتے ہیں، میں نے تمہارے گناہوں کو معاف کر دیا ہے اور تمہاری بدیوں کو نیکیوں کے ساتھ بدل دیا ہے، فرمایا کہ وہ آج ایسے واپس ہوں گے کہ بخشے بخشائے ہوں گے۔

رمضان میں سخاوت

<*> حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَان وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرّيح الْمُرْسلَة(بخاری ومسلم)

رسول کریم ﷺ تمام لوگوں میں خیر و بھلائی کے معاملہ میں بہت سخی تھے اور خصوصاً رمضان میں تو بہت سخاوت کرتے تھے رمضان کی ہر شب میں حضرت جبریل آنحضرت ﷺ کے پاس آتے اور آپ ﷺ ان کے سامنے تجوید کے ساتھ قرآن کریم پڑھتے چنانچہ حضرت جبریل سے ملاقات کے وقت آپ ﷺ کی سخاوت ہوا کے جھونکوں سے بھی بڑھ جاتی تھی۔

بروز محشر نبی کریم ﷺ کی دعا کا فائدہ

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي إِلَى يومِ القِيامةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا رَوَاهُ مُسلم

ہر ایک نبی کے لئے ایک دعا ہے جو قبول کی جاتی ہے چنانچہ ہر نبی نے اپنی دعا کے بارہ میں جلدی کی لیکن میں نے اپنی دعا اپنی امت کی شفاعت کی خاطر قیامت کے دن تک کے لئے محفوظ رکھی ہے پس میری یہ دعا اگر خدا نے چاہا تو میری امت کے ہر اس شخص کو فائدہ پہنچائے گی۔ جو اس حال میں مرا ہو کہ اس نے خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو۔

وسعت و فراخی میں مانگی جانے والی دعا کا فائدہ

<*> حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ

جس شخص کے لئے یہ بات پسندیدگی اور خوشی کا باعث ہو کہ تنگی اور سختی کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے تو اسے چاہئے کہ وہ وسعت و فراخی کے زمانہ میں بہت دعا کرتا رہے۔ (ترمذی)

اللہ کے لیے حج کرنے والے کا اجر

<*> حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أمه (بخاری ومسلم)

جو شخص اللہ کے لئے حج کرے اور حج کے دوران نہ ہم بستری اپنی عورت سے کرے اور نہ فسق میں مبتلا ہو تو وہ اس طرح بے گناہ ہو کر واپس آتا ہے جیسے اس دن بے گناہ تھا کہ جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا۔

رفث کے معنی ہیں جماع کرنا، فحش گوئی میں مبتلا ہونا اور عورتوں کے ساتھ ایسی باتیں کرنا جو جماع کا داعیہ اور اس کا پیش خیمہ بنتی ہیں۔ اور نہ فسق میں مبتلا ہو کا مطلب یہ ہے کہ حج کے دوران گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے اور صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کرے۔

عمرہ اور حج مبرور کا ثواب

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا

الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزاءٌ إلا الجنَّةُ

ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے ان صغیرہ گناہوں کے لئے جو ان دونوں عمروں کے درمیان ہوں اور حج مقبول کا بدلہ جنت کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔(بخاری و مسلم

<*> حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

إِنَّ عُمْرَةَ فِي رَمَضَانَ تَعدِلُ حَجَّةً

رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے ثواب کے برابر ہے۔(بخاری و مسلم)

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

اَلْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللَّهِ إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهمْ وإِنِ استَغفروهُ غَفرَ لهمْ)

حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اگر یہ اس سے دعا کریں تو وہ قبول کرے اور اگر یہ اس سے استغفار کریں تو وہ ان کو معاف کر دے۔(ابن ماجہ)

<*> حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

إِذَا لَقِيتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ فَإِنَّهُ مَغْفُورٌ لَهُ (أَحْمد)

جب تو حاجی سے ملے تو اسے سلام کر اور اس سے مصافحہ کر، اور اسے کہہ کہ وہ تیرے لیے استغفار کرے اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو، پس بے شک وہ بخشا ہوا ہے

-

لبیک کہنے والے کی سعادت

<*> حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ: مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتَّى تنقطِعَ الأَرضُ منْ ههُنا وههُنا (ترمِذِيّ وَابْن مَاجَه)

جب کوئی بھی مسلمان لبیک کہتا ہے تو اس کے دائیں اور بائیں کی ہر چیز خواہ وہ پتھر ہو یا درخت اور یا ڈھیلے سب لبیک کہتے ہیں یہاں تک کہ اس طرف سے یعنی اس کی دائیں طرف کی ساری زمین اور اس طرف سے یعنی اس کی بائیں طرف کی ساری زمین اس میں شامل ہوتی ہے۔

مکۃ المکرمہ کی فضیلت

<*> حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فتح مکہ کے بعد وہاں سے واپس ہوتے وقت مکہ کی نسبت فرمایا کہ

مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ

تو کتنا اچھا شہر ہے! اور تو مجھے بہت ہی پیارا ہے! اگر میری قوم قریش کے لوگ مجھے یہاں سے نہ نکال چکے ہوتے تو میں اس شہر کے علاوہ کہیں نہ رہتا۔ (ترمذی)

<*> حضرت عبد اللہ بن عدی بن حمراءؓ فرماتے ہیں کہ

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ وَأَحَبُّ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خرجْتُ (ترمذيٌّ)

میں نے دیکھا رسول کریم ﷺ حزورہ پر کھڑے ہوئے (مکہ کی نسبت) فرمارہے تھے کہ خدا کی قسم! تو خدا کی زمین کا سب سے بہتر قطعہ ہے، اور تو خدا کے نزدیک خدا کی زمین کا سب سے محبوب حصہ ہے۔ اگر مجھے تجھ سے نہ نکالا جاتا تو میں کبھی نہ نکلتا۔

حزورہ مکہ میں ایک جگہ کا نام ہے، آپ ﷺ نے اسی جگہ کھڑے ہو کر مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے مذکورہ بالا جملے ارشاد فرمائے۔

مدینہ منورہ کی فضیلت

<*> حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ

مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم:الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَىٰ مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ ذِمَّةُ المسلمينَ واحدةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عدل (بخاری ومسلم)

میں نے رسول کریم ﷺ کے طرف سے علاوہ قرآن اور ان باتوں کے جو اس صحیفہ میں ہیں، اور کچھ نہیں لکھا ہے! حضرت علی نے فرمایا کہ میں نے اس صحیفہ میں رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بھی لکھا ہے کہ مدینہ عیر اور ثور کے درمیان حرمت والی جگہ ہے، لہٰذا جو شخص مدینہ میں بدعت پیدا کرے یعنی ایسی بات کہے یا رائج کرے جو قرآن و حدیث کے خلاف ہو یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر خدا کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔

اس شخص کے نہ (کامل طور) فرض (اعمال) قبول کئے جاتے ہیں نہ نفل! مسلمانوں کے عہد ایک ہے جس کے لئے ان کا ادنیٰ شخص بھی کوشش کر سکتا ہے لہٰذا جو شخص کسی مسلمان کے عہد کو توڑے اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے، نہ تو اس کے فرض قبول کئے جاتے ہیں اور نہ نفل! جو شخص اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے موالات (دوستی) قائم کرے اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے، نہ تو اس کے فرض قبول کئے جاتے ہیں اور نہ نفل!

<*> حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

میری امت کا جو بھی شخص مدینہ میں سختی و بھوک پر اور وہاں کی کسی بھی تکلیف و مشقت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ (مسلم)

حلال و حرام

<*> حضرت نعمان ابن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشبهاب استبرَأَ لِدِينهِ وعِرْضِهِ ومَنْ وقَعَ فِي الشبُّهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُله أَلا وَهِيَ الْقلب(بخاری)

حلال ظاہر ہے حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے لہذا جس شخص نے مشتبہ چیزوں سے پرہیز کیا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو پاک و محفوظ کر لیا (یعنی مشتبہ چیزوں سے بچنے والے کے نہ تو دین میں کسی خرابی کا خوف رہیگا اور نہ کوئی اس پر طعن و تشنیع کریگا اور جو شخص مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہوا وہ حرام میں مبتلا ہو گیا اور اس کی مثال اس چرواہے کی سی ہے جو ممنوعہ چراگاہ کی باڑ کے قریب چراتا ہے اور ہر وقت اس کا امکان رہتا ہے کہ اس کے جانور اس ممنوعہ چراگاہ میں داخل ہو کر چرنے لگیں۔ جان لو ہر بادشاہ کی ممنوعہ چراگاہ ہوتی ہے اور یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی ممنوعہ چراگاہ حرام چیزیں ہیں اور اس بات کو بھی ملحوظ رکھو کہ انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست حالت میں رہتا ہے یعنی جب وہ ایمان و عرفان اور یقین کے نور سے منور رہتا ہے تو اعمال خیر اور حسن اخلاق واحوال کی وجہ سے پورا جسم درست حالت میں رہتا ہے اور جب اس ٹکڑے میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے یاد رکھو گوشت کا وہ ٹکڑا دل ہے

<*> حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ

جو کچھ تم کھاتے ہو اس میں سب سے بہتر وہ چیز ہے جو تمہیں کمائی سے حاصل ہوئی ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہے۔(ترمذی)

<*> حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَكْسِبُ عَبدٌ مَالَ حرَام فَتَصَدّقَ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ وَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيهِ وَلَا يَتْرُكُهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ إِلَّا كَانَ زَادَهُ إِلَى النَّارِ. إِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلَكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ إِنَّ الْخَبِيثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيثَ (أَحْمَدُ)

ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ کوئی بندہ حرام مال کما کر اس میں سے صدقہ وخیرات کرتا ہو اور اس کا وہ صدقہ قبول کر لیا جاتا ہو یعنی اگر کوئی شخص حرام ذرائع سے کمایا ہوا مال صدقہ وخیرات کرے تو اس کا صدقہ قطعًا قبول نہیں ہوتا اور نہ اسے کوئی ثواب ملتا ہے اور نہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ شخص اس حرام کو اپنی ذات اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہو اور اس میں اسے برکت حاصل ہوتی ہو یعنی حرام مال میں سے جو بھی خرچ کیا جاتا ہے اس میں بالکل برکت نہیں ہوتی۔

اور جو شخص اپنے مرنے کے بعد حرام مال چھوڑ جاتا ہے اس کی حیثیت اس کے علاوہ اور کچھ نہیں رہتی کہ وہ مال اس شخص کے لئے ایک ایسا توشہ بن جاتا ہے جو اسے دوزخ کی آگ تک پہنچا دیتا ہے اور یہ بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ برائی کو برائی کے ذریعہ دور نہیں کرتا بلکہ برائی کو بھلائی کے ذریعہ دور کرتا ہے اسی طرح ناپاک مال ناپاک کو دور نہیں کرتا یعنی حرام مال برائی کو دور نہیں کرتا بلکہ حلال مال برائی کو دور کرتا ہے۔

<*> حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نبَتَ منَ السُّحْتِ وكُلُّ لحمٍ نبَتَ منَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ أَوْلَى بِهِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ

وہ گوشت جس نے حرام مال سے پرورش پائی ہے جنت میں داخل نہیں ہو گا اور جو گوشت یعنی جو جسم حرام مال سے نشو ونما پائے وہ دوزخ کی آگ ہی کے لائق ہے.

<*> حضرت حسن ابن علی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے اس ارشاد گرامی کو خود سنا ہے اور اسے یاد رکھا ہے کہ

دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيبَةٌ

جو چیز تم کو شک میں ڈالے اس کو چھوڑ دو اور اس چیز کی طرف میلان رکھو جو تم کو شک میں نہ ڈالے کیونکہ حق دل کے اطمینان کا باعث ہے اور باطل شک وتردد کا موجب۔(احمد)

نیکی اور بدی

<*> حضرت وابصہ ابن معبد فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا

يَا وَابِصَةُ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَجَمَعَ أَصَابِعَهُ فَضَرَبَ صَدْرَهُ وَقَالَ: اسْتَفْتِ نَفْسَكَ اسْتَفْتِ قَلْبَكَ ثَلَاثًا الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ رَوَاهُ أَحْمَدُ

اے وابصہ! تم یہی پوچھنے آئے ہو ناں کہ نیکی کیا ہے اور گناہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں ان کا بیان ہے کہ یہ سن کر آپ نے اپنی انگلیوں کو اکٹھا کیا اور میرے سینے پر مار کر فرمایا کہ اپنے آپ سے دریافت کرو اپنے دل سے دریافت کرو آپ ﷺ نے یہ الفاظ تین مرتبہ فرمائے اور پھر فرمایا کہ نیکی وہ ہے جس سے انسان خود مطمئن ہو جائے اور جس سے اس کے دل کو سکون حاصل ہو جائے اور گناہ وہ ہے جس سے انسان کا وجود خلش محسوس کرے اور جس سے اس کے دل وسینہ میں شک وتردد پیدا ہو جائے اگرچہ لوگ اسے صحیح کہیں۔

دس قسم کے آدمیوں پر لعنت

<*> حضرت انس کہتے ہیں کہ

لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً: عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِي لَهَا وَالْمُشْتَرَى لَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

رسول کریم ﷺ نے شراب کے معاملہ میں ان دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے ۱۔ شراب کشید کرنے والا ۲۔ شراب کشید کرانیوالا ۳۔ شراب پینے والا ۴۔ شراب اٹھانے والا یعنی وہ شخص جو کسی کو شراب اٹھا کر دے ۵۔ شراب اٹھوانے والا یعنی وہ شخص جو کسی کو شراب اٹھالانیکا حکم دے ۶۔ شراب پلانے والا ۷۔ شراب بیچنے والا ۸۔ شراب کی قیمت کھانیوالا ۹۔ خریدوانے والا یعنی وہ شخص جو کسی دوسرے کے پینے کے لئے یا اس کی تجارت کے لئے بطریق وکالت یا بطریق ولایت ۱۰۔ شراب خریدنے خریدوانے والا یعنی وہ شخص جو کسی دوسرے سے اپنے پینے یا اپنی تجارت کے لئے شراب منگوائے۔

کشید کرنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو شراب بنانے کے لئے انگور کا شیرہ کشید کرے خواہ اپنے لئے کشید کرے خواہ دوسرے کے لئے اسی طرح کشید کرانے والا خواہ اپنے لئے کشید کرائے خواہ دوسرے کے لئے بہر صورت وہ لعنت کا مستحق ہے بیچنے والے سے مراد وہ شخص بھی ہے جو خود اپنی تجارت کے طور پر شراب بیچتا ہو اور وہ شخص بھی مراد ہے جو کسی دوسرے کی طرف سے بطور دلال یا بطور وکیل بیچتا ہو نیز جو شخص شراب کشید کرنے والے کے ہاتھ انگور بیچتا ہے اور اس انگور کی قیمت کے طور پر حاصل ہونیوالا مال کھاتا ہے وہ بھی اس لعنت کا مستحق ہے۔

چیزوں کا مہنگا ہونا

<*> حضرت انسؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

غَلَا السِّعْرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى رَبِّي وَلَيْسَ أحد مِنْكُم يطلبني بمظلة بِدَمٍ وَلَا مَالٍ)

ایک مرتبہ رسول اللہ کے زمانہ میں غلہ کا نرخ مہنگا ہو گیا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لئے نرخ مقرر فرما دیجئے یعنی تاجروں کو حکم دیدیجئے کہ وہ اس نرخ سے غلہ فروخت کیا کریں۔ نبی کریم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی نرخ مقرر کرنے والا، اللہ ہی تنگی پیدا کرنے والا اللہ ہی فراخی دینے والا اور اللہ ہی رزق دینے والا ہے۔ میں اس بات کا امیدوار اور خواہشمند ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں کہ مجھ پر تم میں سے کسی کے خون اور مال کا کوئی مطالبہ نہ ہو۔(ترمذی)

اللہ ہی نرخ مقرر کرنے والا ہے کا مطلب یہ ہے کہ گرانی اور ارزانی اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے نرخ جسکا ظاہری سبب بنتا ہے چنانچہ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو کبھی تو نرخوں میں کمی اور ارزانی کے ذریعے لوگوں کے رزق میں وسعت و فراخی پیدا کرتا ہے اسی کو بعض لوگ نرخ آسمانی سے تعبیر کرتے ہیں لہذا جب گراں بازاری کا دور ہو اور نرخوں میں اضافے ہو جائیں تو اللہ کی طرف رجوع کیا جائے اور اسی سے مدد مانگی جائے اپنے عقائد و اعمال میں درستی اور اصلاحی کر کے خدا کی رضا و خوشنودی کا سامان کیا جائے تا کہ وہ اپنے بندوں سے خوش ہو اور ان پر ارزانی و وسعت رزق کی رحمت نازل فرمائے۔

ذخیرہ اندوزی

<*> حضرت ابن عمرؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ

مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللَّهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ

جو شخص غلہ روک کر گراں نرخ پر مسلمانوں کے ہاتھ فروخت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جذام وافلاس میں مبتلا کر دیتا ہے۔(ابن ماجہ)

جذام کوڑھ کی بیماری، ایسی بیماری جس میں اعضا کٹ کٹ کر جسم سے الگ ہوتے جاتے ہیں۔

<*> حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا يُرِيدُ بِهِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللَّهِ وَبَرِئَ اللَّهُ مِنْهُ» . رَوَاهُ رَزِينٌ

جس شخص نے مہنگا ہونے کے ارادہ سے چالیس دن تک ذخیرہ اندوزی کی، پس وہ اللہ سے بری ہے اور اللہ اس سے بری ہے۔

<*> حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ: إِنْ أَرْخَصَ اللَّهُ الْأَسْعَارَ حَزِنَ وَإِنْ أَغْلَاهَا فَرِحَ (شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَزِينٌ فِي كِتَابِهِ)

بدترین ذخیرہ اندوز بندہ وہ ہے کہ اگر اللہ نرخوں کو سستا کر دے تو وہ پریشان ہو جاتا ہے اور اگر اللہ اسے مہنگا کر دے تو وہ خوش ہو جاتا ہے۔

<*> حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ كَفَّارَةً(رزين)

جس نے چالیس روز تک ذخیرہ اندوزی کی، پھر اس نے اس کا صدقہ کر دیا تو یہ اس کا کفارہ نہیں بنے گا۔

کسی کی ایک بالشت زمین ظلماً ہتھیانا

<*> حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سبع أَرضين»

جس نے کسی کی ایک بالشت زمین ظلماً لی پس بے شک اسے قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

<*> حضرت سالمؓ نے اپنے والد سے روایت کی ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سبع أَرضين

جس نے کسی کی زمین اس کے حق کے بغیر لی، اسے قیامت کے دن سات زمینوں تک اندر دھنسایا جائے گا۔ (بخاری)

<*> یعلیٰ بن مرہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ أَنْ يَحْمِلَ تُرَابَهَا الْمَحْشَرَ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ

جس نے کسی زمین کو اس کے حق کے بغیر لیا اسے قیامت کے دن اس بات کا مکلف کیا جائے گا کہ اس کی مٹی کو اٹھائے۔

<*> یعلیٰ بن مرہ کی دوسری روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا:

أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَحْفِرَهُ حَتَّى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرَضِينَ ثُمَّ يُطَوَّقَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاس

جس آدمی نے ایک بالشت زمین پر ظلماً قبضہ کیا تو اللہ اسے مکلف بنائیں گے کہ وہ اس کی کھدائی کرے یہاں تک ساتویں زمین کے آخر تک پہنچ جائے، پھر قیامت کے دن اسے طوق بنایا جائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے۔ (مسند احمد)

گمشدہ چیز کا حکم

<*> حضرت عیاضؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ أَوْ ذَوِي عَدْلٍ وَلَا يَكْتُمْ وَلَا يُغَيِّبْ فَإِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيَرُدَّهَا عَلَيْهِ وَإِلَّا فَهُوَ مَالُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ» . (أَحْمَدُ)

جسے کوئی گری پڑی چیز ملے اسے چاہیے کہ وہ کسی عادل شخص کو گواہ بنالے ،اس چیز کو چھپائے بھی نہیں اوراسے غائب بھی نہ کرے ،اگراس کامالک مل جائے تواسے واپس کر دے اوراگراس کامالک نہ ملے تو یہ اللہ کامال ہے جسے چاہتاہے دیتاہے۔

<*> حضرت جارودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

مسلمان کی گمشدہ چیز جہنم کی آگ میں جھلسناہے۔

کاروبار میں شراکت

<*> زہرہ ابن معبد (تابعی) کے بارے میں منقول ہے کہ

أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ، فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ، فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَيَقُولاَنِ لَهُ: «أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ» (بخاری)

ان کو ان کے دادا حضرت عبداللہ بن ہشام بازار لے جایا کرتے تھے جہاں وہ غلہ خریدا کرتے تھے چنانچہ (جب وہ غلہ خرید لیتے تو) وہاں انکو حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر ملتے اور وہ دونوں ان سے کہتے کہ ہم کو اپنا شریک بنالو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے تمہارے لئے برکت کی دعا کی ہے (حضرت زہرہ کہتے ہیں کہ میرے دادا انکو شریک کر لیا کرتے تھے اور آنحضرت ﷺ کی دعا کی برکت سے انکو بلا کسی نقصان وخسارہ کے ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر غلہ کا فائدہ ہوتا تھا جسے وہ اپنے گھر بھیج دیا کرتے تھے۔ اور انکے حق میں آنحضرت ﷺ کی دعا کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن ہشام کی والدہ انہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئیں تو آپ ﷺ نے ان کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور ان کے لئے برکت کی دعا کی۔

<*> حضرت ابوہریرہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد بیان کرتے ہیں کہ

آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَإِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا(ابوداؤد)

اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں دو شریکوں کے درمیان ایک تیسرا نگہبان ہوں جب تک کہ ان میں سے کوئی اپنے دوسرے شریک کے ساتھ خیانت نہیں کرتا۔ اور جب وہ خیانت وبددیانتی پر اتر آتے ہیں تو میں ان کے درمیان سے ہٹ جاتا ہوں (ابوداؤد)

اور رزین نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں کہ اور پھر ان کے درمیان شیطان آجاتا ہے۔

میں دو شریکوں کے درمیان ایک تیسرا ہوں کا مطلب یہ ہے کہ شرکاء جب تک دیانت امانت اور ایمان داری کے ساتھ باہم شریک رہتے ہیں میری محافظت وبرکت کا سایہ ان پر رہتا ہے بایں طور کہ میں انہیں ہر نقصان وتباہی سے محفوظ رکھتا ہوں ان کے مال پر کوئی آفت نازل نہیں کرتا ان کے رزق میں وسعت بخشتا ہوں ان کے معاملات میں خیر وبھلائی برقرار رکھتا ہوں ان کے مال پر کوئی آفت نازل نہیں کرتا ان کے رزق میں وسعت بخشتا ہوں ان کے معاملات میں خیر وبھلائی برقرار رکھتا ہوں اور ہر موقع پر ان کی مدد ونصرت کرتا ہوں۔

ان کے درمیان سے ہٹ آتا ہوں کا مطلب یہ ہے کہ جب شرکاء میں بددیانتی کے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ خیانت کرنے لگتے ہیں تو میری محافظت وبرکت کا سایہ ان سے ہٹ جاتا ہے اور اس کے بجائے شیطان اپنا تسلط جمالیتا ہے جس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ شرکاء مکمل نقصان وتباہی کے کنارے پہنچ جاتے ہیں اور ان کے مال ورزق سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاملات بطور خاص تجارت وغیرہ میں شرکت مستحب ہے کیونکہ اس کیوجہ سے کاروبار اور مال وسرمایہ میں اللہ تعالیٰ کی وہ برکت نازل

ہوتی ہے جو تنہا کاروبار کرنے والے کو حاصل نہیں ہوتی اس لیے کہ جب کسی کاروبار میں دو آدمی شریک ہوتے ہیں تو ان میں سے ہر ایک اپنے دوسرے شریک کے مال کی حفاظت و نگرانی میں کوشاں رہتا ہے اور یہ معلوم ہی ہے کہ کوئی بندہ جب تک اپنے مسلمان بھائی کی مدد اور خیر خواہی میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد اسکے شامل حال رہتی ہے۔

نکاح اور شادی کا فائدہ

<*> حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ (مسلم)

اے جوانوں کے گروہ! تم میں سے جو شخص مجامعت کے لوازمات (یعنی بیوی بچوں کا نفقہ اور مہر ادا کرنے) کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ نکاح کرلے کیونکہ نکاح کرنا نظر کو بہت چھپاتا ہے اور شرم گاہ کو بہت محفوظ رکھتا ہے (یعنی نکاح کر لینے سے اجنبی عورت کی طرف نظر مائل نہیں ہوتی اور انسان حرام کاری سے بچتا ہے) اور جو شخص جماع کے لوازمات کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ رکھنا اس کے لئے خصی کرنے کا فائدہ دے گا (یعنی جس طرح خصی ہو جانے سے جنسی ہیجان ختم ہو جاتا ہے اسی طرح روزہ رکھنے سے بھی جنسی ہیجان ختم ہو جاتا ہے۔ (بخاری)

کنواری اور بیوہ عورت سے شادی

<*> حضرت جابر فرماتے ہیں کہ

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بعرس قَالَ: تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: أَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ؟ قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ: فَهَلَّا بِكْرًا تلاعبها وتلاعبك . فَلَمَّا قدمنا لِنَدْخُلَ فَقَالَ: أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عشَاء لِكَي تمتشط الشعثة وتستحد المغيبة (بخاری،مسلم)

ایک جہاد میں ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے چنانچہ جب ہم (جہاد سے) واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میری نئی شادی ہوئی تھی (کہ میں جہاد میں چلا گیا اب اگر حکم ہو تو میں آگے چلا جاؤں تاکہ اپنے گھر جلد سے جلد پہنچ سکوں) آپ ﷺ نے فرمایا تم نے نکاح کیا ہے میں نے عرض کیا کہ ہاں، آپ ﷺ نے پوچھا بیوی کنواری تھی یا بیوہ تھی؟ میں نے عرض کیا کہ بیوہ تھی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو تم نے کنواری سے کیوں نکاح نہیں کیا؟ تاکہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی پھر جب ہم مدینہ پہنچ گئے اور ہم سب نے اپنے اپنے گھروں میں جانے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی ٹھہر جاؤ ہم رات میں (یعنی شام کے وقت) گھروں میں داخل ہوں گے تاکہ جس عورت کے بال پراگندہ ہوں وہ کنگھی چوٹی کرلے اور وہ عورت جس کا خاوند موجود نہیں تھا (بلکہ ہمارے ساتھ جہاد میں گیا تھا) اپنے زائد بال صاف کرلے۔

<*> حضرت عبدالرحمن بن سالمؓ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ

تم کنواری لڑکیوں کے ساتھ شادی کو لازم پکڑو، کیونکہ وہ منہ کی بہت میٹھی ہوتی ہیں، رحم کے لحاظ سے زیادہ صاف ہوتی ہیں (شارحین کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ زیادہ بچے جنتی ہے) اور تھوڑی سی چیز پر راضی ہو جاتی ہیں۔ (ابن ماجہ)

نکاح سے ایمان و دین کی تکمیل

<*> حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّينِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي

جب بندے نے شادی کرلی تو اس نے آدھا دین مکمل کرلیا، پس اسے چاہیے کہ وہ باقی آدھے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب النکاح)

جو شادی کا پیغام بھیجے

<*> حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِنْ لَا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتَنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

جب تمہاری طرف کوئی ایسا شخص نکاح پیغام بھیجے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس کو نکاح کر دو، اگر تم ایسا نہیں کروگے تو اس سے زمین میں فتنہ اور بہت زیادہ فساد پھیل جائے گا۔

لوگ دین اور اخلاق کو ترجیح دینے کی بجائے مال اور حسن وجمال کی تلاش میں رہیں گے تو اس طرح ان کی لڑکیاں اور لڑکے شادیوں کے بغیر ہی رہ جائیں گے اور برائیوں میں پڑ جائیں گے۔

زیادہ بچے جننے والیوں کی وجہ سے فخر

<*> حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَم» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

بہت زیادہ محبت کرنے والی، بہت زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے شادی کرو تاکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں۔

اولاد کی شادی و نکاح

<*> حضرت ابو سعید اور حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَأَدَبَهُ فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ إِثْمًا فَإِنَّمَا إثمه على أَبِيه(مشكوٰة المصابيح)

جس کو اللہ تعالیٰ اولاد عطاء فرمائے ،اسے چاہیے کہ اس کا اچھا نام رکھے ،اسے آداب سکھائے، پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دے، پس اگر وہ بالغ ہو جائے اور اس نے اس کی شادی نہیں کی تو وہ گناہ میں مبتلا ہو گا،اس کے گناہ کا وبال اس کے والد پر ہو گا۔

<*> حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبٌ: مَنْ بَلَغَتِ ابْنَتُهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَأَصَابَتْ إِثْمًا فَإِثْمُ ذَلِكَ عَلَيْهِ (شُعَبِ الْإِيمَانِ،مشكوٰة المصابيح)

تورات میں لکھا ہوا ہے کہ جس کی بیٹی بارہ سال کی ہو جائے اور باپ نے اس کی شادی نہ کی اور اس لڑکی نے گناہ کا ارتکاب کیا تو اس کے گناہ کا وبال اس کے باپ پر ہو گا۔

نکاح پر نکاح کا پیغام دینا

<*> حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَو يتْرك(بخاری ومسلم)

کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ دے، یہاں تک کہ وہ شادی کر لے یا وہ اس رشتے کو چھوڑ دے۔

نکاح کا اعلان ودف

<*> حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَعْلِنُوا هَذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالدُّفُوفِ (التِّرْمِذِيُّ)

نکاح کا اعلان کیا کرو اور نکاح کو مسجد میں منعقد کیا کرو، اعلان نکاح کے لیے دف بجایا کرو۔

ازواج مطہرات کا مہر

<*> حضرت ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کا کتنا مقرر مقرر فرمایا تھا،اس پر انہوں نے فرمایا کہ

كَانَ صداقه لأزواجه اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشٌّ قَالَتْ: أَتَدْرِي مَا النَّشُّ؟ قُلْتُ: لَا قَالَتْ: نِصْفُ أُوقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

آنحضرت ﷺ نے اپنی ازواج کے لیے بارہ اوقیہ اور ایک نش کا مہر مقرر فرمایا تھا۔ پھر حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ جانتے ہو نش کسے کہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں انہوں نے فرمایا کہ ایک نش آدھے اوقیہ کے برابر ہوتا ہے اس طرح بارہ اوقیہ ایک نش کی مجموعی مقدار پانچ سو درہم کے برابر ہوئی کیونکہ ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہوتا ہے

۔

یہاں صرف ایک بیوی کا مہر ذکر ہے، دوسری روایات کے مطابق دوسری بیویوں کا مہر کی مقدار اس کے علاوہ ہے۔

بھاری مہر نہیں ہونا چاہیے

<*> حضرت عمر بن خطاب کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا:

أَلَا لَا تُغَالُوا صَدُقَةَ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرَ مِنَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ

خبر دار! عورتوں کا بھاری مہر نہ باندھو اگر بھاری مہر باندھنا دنیا میں بزرگی وعظمت کا سبب اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تقوی کا موجب ہوتا تو یقینا نبی کریم ﷺ اس کے زیادہ مستحق تھے (آپ ﷺ بھاری سے بھاری مہر باندھتے) مگر میں نہیں جانتا کہ رسول کریم ﷺ نے بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر پر اپنی ازواج مطہرات سے نکاح کیا ہو یا اس سے زیادہ مہر پر اپنی صاحبزادیوں کا نکاح کرایا ہو۔

ولیمہ کی اہمیت

<*> حضرت انس کہتے ہیں کہ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» قَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ: «بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ (بخاری ومسلم)

ایک دن رسول کریم ﷺ نے عبدالرحمن بن عوف کے بدن یا کپڑے پر زعفران کا زرد نشان دیکھا تو پوچھا کہ یہ کیا ہے عبدالرحمن نے کہا کہ میں نے ایک نواۃ سونے کے عوض ایک عورت سے نکاح کیا ہے، آنحضرت ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مبارک کرے تم ولیمہ کرو یعنی کھانا پکوا کر کھلاؤ اگرچہ وہ ایک بکری کا ہو۔

<*> حضرت انس کہتے ہیں کہ

مَا أَوْلَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أولم على زَيْنَب أولم بِشَاة (بخاری ومسلم)

رسول کریم ﷺ نے اپنی کسی بھی زوجہ مطہرہ کا اتنا بڑا ولیمہ نہیں کیا جتنا بڑا ولیمہ حضرت زینب کے نکاح کے وقت کیا تھا، آنحضرت ﷺ نے ان کے نکاح میں ایک بکری کا ولیمہ کیا تھا۔

<*> حضرت انسؓ کی ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ شب زفاف گزارنے کے بعد ولیمہ کیا اور اس ولیمہ میں لوگوں کا پیٹ گوشت اور روٹی سے بھر دیا (بخاری)

☆☆☆☆

خاتمۃ الکتاب

الحمدللہ ثم الحمدللہ: اللہ تعالیٰ کی مدد، نصرت اور دستگیری سے یہ بہترین کتاب جس میں آقائے نامدار، تاجدارِ مدینہ، سرور قلب وسینہ ﷺ کے نورانی ارشادات کا ایک خوب صورت گلدستہ جمع کیا گیاہے، رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ ۲۰ جولائی ۲۰۱۲ کو شروع کی گئی تھی، رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں میں دیگر دینی مصروفیات سمیت اس پر بھی تھوڑا تھوڑا کام ہوتا رہا، آج ۲۳ شوال ۱۴۳۳ھ بروز منگل ،۱۱ ستمبر ۲۰۱۲ کو مکمل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی عالی بارگاہ میں قبول اور منظور فرمائے، اسے ہماری نجات کا ذریعہ بنائے، اس پر ہم سب کو عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

خادم اسلام

محمود الرشید حدوٹی (کان اللہ لہ)

کاشانہ فقیر۔ حدوٹ، تحصیل مری، ضلع راولپنڈی

☆☆☆☆

الحمدللہ ثم الحمدللہ : آج یکم مارچ ۲۰۱۴ء بروز ہفتہ کلام نبوی کی کرنیں پر اضافہ مکمل کیا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔

محمود الرشید حدوٹی، مدینہ ہاؤس لاہور

☆☆☆☆

الحمدللہ آج مؤرخہ ۲۴ مارچ ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ، علی الصبح سوا چار بجے بوقت تہجد اس کتاب کی کمپیوٹر سیٹنگ میں درستگی مکمل کی گئی ہے، اب اسے نیٹ کے لیے تیار کر کے پی ڈی ایف فائل کے ذریعے دنیا بھر کے قارئین کے لیے پیش کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

فقیر۔ محمود الرشید عباسی حدوٹی،

غوث گارڈن فیز ۲، مناواں لاہور کینٹ

مولانا محمود الرشید حدوٹی عباسی

فاضل اسلامی یونیورسٹی جامعہ اشرفیہ لاہور،

سابق استاذ جامعہ اشرفیہ لاہور

(۱) اسلامی نظام حیات

(۲) اسلام کا معاشی نظام

(۳) اسلامی عبادات

(۴) اسلامی عقائد

(۵) تقابل ادیان

(۶) اسلام اور مسیحیت

(۷) اسلام اور یہودیت

(۸) اسلام اور ہندومت

(۹) کلام ربانی کی کرنیں

(۱۰) سفید سمندر کے ساحل تک

(۱۱) تپتے صحرا (سفر نامہ ٹمبکٹو)

(۱۲) کاروان حرمین (سفر نامہ)

(۱۳) سلگتے ریگزار (سفر نامہ نیجر)

(۱۴) دریائے نیل کے ساحل تک

(۱۵) جزیروں کے دیس میں

(۱۶) تاریخ عزیمت

(۱۷) فضائل مصطفی ﷺ

(۱۸) کلام نبوی کی کرنیں

(۱۹) معارف الفرقان (جلد اول)

(۲۱) شاتم رسول ﷺ کی شرعی سزا

(۲۱) خطبات دعوت

(۲۲) آخری دس سورتوں کی تفسیر

(۲۳) عبرت ناک زلزلہ

(۲۴) اسلام اور عورت

(۲۵) اسلام میں عورت کا مقام

(۲۶) اسلام اور نوجوان

(۲۷) دعوت و تبلیغ

(۲۸) مطالعہ اسلام

(۲۹) اہل سنت والجماعت

(۳۰) دیوار چمن سے زنداں تک

(۳۱) گستاخ دین صحافی

(۳۲) الدرر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ

(۳۳) حدیقۃ الحضارہ فی العربیۃ المختارہ

(۳۴) مصباح الصرف

(۳۵) مصباح النحو

(۳۶)رشوت ستانی

(۳۷)بت شکن

(۳۸)بسنت کا تہوار

(۳۹)موت کا سوداگر

(۴۰) ایمان کے ڈاکو

(۴۱)بحر ظلمات کے ساحل تک

(۴۲) اسلام اور پیغمبر اسلام

(۴۳) غازی عبد الرشید شہیدؒ

(۴۴) فضائل مسجد

(۴۵)بے غبار تحریریں (کالم)

(۴۶) مسلمان کون ہوتا ہے؟

(۴۷)امیر عزیمت کی داستان حیات

(۴۸)مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ

(۴۹)درد دل (کالموں کا مجموعہ)

(۵۰)روزہ (قرآن وسنت کی روشنی میں

(۵۱)زکوۃ، صدقات، خیرات

(۷۰)حضرت سیدنا علی المرتضیٰ

(۷۱)حضرت سیدنا حسین

(۷۲)حضرت سیدنا امیر معاویہ

(۷۳)نغمہ زنداں (جیل کی تقریریں)

(۷۴)معارف الحدیث (مجلدات)

(۷۵) نماز کتاب

(۷۶) فیضان حقانی (تبصرے)

(۷۷) مجلس ذکر

(۷۸)شان امت محمدی

(۷۹)نقوش (اداریے)

(۸۰)رمضان المبارک

(۸۱) قربانی

(۸۲) معراج النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(۸۳) چہار شنبہ کی شرعی حیثیت

(۸۴)زاد محمود فی فضائل درود

(۸۵)علماء کرام کا مقام

(۸۶)بیت المقدس

(۸۷)ختم نبوت

(۸۸)زادالصالحین

(۸۹) عربی زبان

(۹۰)ارمغان مقیم

(۹۱)سنت مصطفے ﷺ

(۹۲)تزکیہ نفس

(۹۳)جہیز کی شرعی حیثیت

(۹۴)ذوق خطابت

(۹۵) مضامین فی سورۃ یاسین

(۹۶)ختم بخاری شریف(بیان مدرسۃ البنات خانپور ضلع ہری پور)

(۹۷)مضامین بخاری شریف(بیان جامعہ سیف الرحمٰن میدان ایبٹ آباد)

(۹۸) غیرت مسلم(بیان جامعہ دارالقرآن علیوٹ مری)

(۹۹)فکر آخرت(بیان کوٹلہ پیر عبدالرحمان لاہور)

(۱۰۰)پیغام توحید(بیان جامعہ اشاعت اسلام نیو مری)